ناتن

لیسنگ کے ناٹک "ناتن در وائزے" کا اصل جرمن سے اُردو ترجمہ

از

منشي فاضل محمد نعیم الرحمٰن، ایم اے، ایم آر اے ایس

لیکچرر عربي و فارسي الہ آباد یونیورسٹي

الہ آباد

ہندوستانی ایکاڈیمي، یو - پي -

۱۹۳۰

Published by
The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.

First Edition.

Price, Rs. 2. 8 As.

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

اطلاع

هندوستاني ايكيڈيمي نے منجملہ دوسري علمي اور ادبي خدمات کے یہ ارادہ کیا ہے کہ صوبہ کے اہل قلم کي اعانت اس طریقہ پر کرے کہ ان کے علمي اور ادبي کارناموں کو جو کسي وجہ سے شائع نہیں ہو سکے ہیں لیکن ان کے شائع ہونے سے علم اور ادب کي ترقي کي اُمید ہے ' اپنے صرفے سے طبع کرائے -

چنانچہ اس غرض سے سال گذشتہ سنہ ۱۹۲۷-۲۸ع میں ایک رقم اس مد کے لئے علیحدہ کي گئي اور اخباروں کے ذریعہ سے اہل قلم کو دعوت دي گئي کہ اپني تصانیف دفتر میں بھیجیں -

اس اعلان کے بعد جو نسخے دفتر میں موصول ہوئے اور ان میں سے جو کتابیں

طبع اور اشاعت کے لئے منظور کی گئیں ان
میں "ناتن" بھی شامل ہے -

اصل کتاب جرمن زبان کے مشہور ڈرامہ نگار
لیسنگ کی تصنیف ہے - اس کا ترجمہ مولوی
نعیم‌الرحمن صاحب ایم اے لکچرار عربی و فارسی
یونیورسٹی الہ‌آباد نے براہ راست جرمنی زبان سے
اُردو میں کیا ہے -

اُمید ہے کہ ایکیڈیمی کی یہ کارروائی اہل
ملک پسند کرینگے -

فروری سنہ ۱۹۳۰ء　　　　تارا چند
　　　　　　　　　　جنرل سکریٹری

مضامین

باسمہ الرحمان

دیباچہ

آج کل ہمارے ملک میں جو فتنہ برپا ہے
اس کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ
آپس میں لڑنے والے ایک دوسرے کے مذہبی عقیدوں
سے ناواقف ہیں، اور ہر فریق حماقت تعصب اور
تنگ نظری سے کام لے رہا ہے. بدقسمتی سے انگریز
بھی ایسا کھیل رہا ہے جو ایک کو دوسرے سے
دست و گریباں رکھنے میں مدد دے رہا ہے. اگر
دونوں طرف معقولیت خوشی اور رواداری سے کام لیا
جاتا، تو معلوم ہو جاتا کہ حق سب جگہ اور سب
کے پاس ہے. ہمارے ملک کی یہ حالت کوئی
انوکھی نہیں ہے. یورپ میں بھی عیسائی اور
مسلمان ایک دوسرے کے دشمن تھے. لیکن جب ہر
ایک نے اپنی اپنی جگہ پر غور کیا، تو دونوں نے
اپنی تنگ نظری کا اعتراف کیا. یہ نہیں ہو
سکا، اور نہ ہو سکتا ہے، کہ جنت کا دروازہ بند ہو
جائے. مگر یورپ نے معقولیت اختیار کر لی. اس

معاملے میں "ناتن" جیسے ناٹکوں نے ابتدا کي۔ میں بھي اسي سے شروع کر رھا ھوں. نیک نیتي کا اجر خدا کے ھاتھ ھے. مجھے امید ھے کہ جو کچھ "ناتن" نے یورپ میں کیا، وھي ھندوستان میں بھي کریگا.

مجھے جو کچھ بھي کہنا ھے وہ "ناتن" کے عنوان میں کہ چکا ھوں. صرف اتنا کہنا اور باقی رہ گیا ھے کہ میں نے اس ناٹک کو براہ راست جرمن سے ترجمہ کیا ھے. یورپ کي زبانوں میں اس کے ترجمے ھو چکے ھیں. انگریزي میں بھي ھوا. مگر میں پورے یقین سے کہتا ھوں کہ میرا ترجمہ انگریزی ترجمہ سے ضرور بہتر ھے. زیادہ وضاحت کے لئے میں نے اس کے آخر میں نوٹ بڑھا دیئے ھیں، جو اس کے سمجھنے میں بہت زیادہ مددگار ھونگے.

کاش میرے اھل وطن اس سے وھي فائدہ اُٹھائیں جو یورپ نے اُٹھایا ھے!

بیلي روڈ - الہ آباد — محمد نعیم الرحمن

اگست سنہ ۱۹۲۸ ع

لیسنگ

ملک جرمنی کے صوبه سیکسنی کے شہر کامنتس * کو یه قابل رشک شرف حاصل ہے که اُس نے ۲۲ جنوری سنه ۱۷۲۹ عیسوی کو لیسنگ سا نامور شخص پیدا کیا . اُس کا پورا نام گوت ہولڈ افرایم لیسنگ † ہے . کلیمنس لیسنگ ، ‡ جس کا نام برّ اعظم یورپ کی نہفت مذہبی میں خاص وقعت اور اہمیت رکھتا ہے ، اُس کے اجداد میں سے تھا .

لیسنگ کی پیدائش کے وقت اُس کا باپ یوہان گوت فریڈ § ، کامنتس کے موقر اور ذی اثر پادریوں میں سے تھا . اپنی عالی ہمتی ، ادائے فرائض میں جانفشانی اور غریبوں مسکینوں پر کمال شفقت کی

Kamenz *

Gotthold Ephraim Lessing †

Clemens Lessing ‡

Johann Gottfried §

وجه سے اُس نے اپنے شہر کے باشندوں کے دلوں میں
گھر کر لیا تھا . وتن برگ * کي یونیورستی میں
اُس نے مذهبیات کا مطالعه کیا ' اور اپنی حیات
هی میں ایک صحیح الفکر مصنف هونے کی شہرت
حاصل کر لی تھی .

گوت فریڈ کے بارہ بچے هوئے . اُن میں سے
صرف دو ایسے تھے جو شیرخوارگي سے صحیح سلامت
نکل کر پروان چڑھے . ان هي خوش نصیبوں میں
ایک افرائم لیسنگ بھي تھا . لیسنگ بچپن
هي سے نہایت خوش باش ' تندرست اور هشاش
بشاش تھا ' اور اسي سن سے اُس میں پڑھنے لکھنے
کا نمایاں شوق پایا جاتا تھا . اُس کی تعلیم
کامنتس کے لاطینی مدرسے میں شروع هوئی . بعد
میں سنه ۱۷۴۱ میں اُسے مائسّن † کے مدرسے
سینٹ آفرا ‡ میں بھیجا ' کیونکہ یہاں اُسے مفت
تعلیم دینے کا اهتمام کیا گیا تھا . اس مدرسے میں
رهنے کے دوران میں اُس نے علوم قدیمه اور ریاضي

---

* Wittenberg

† Meissen

‡ St. Afra

میں اس قدر نمایاں ترقي کي کہ اُس کا نام تمام
مدرسے میں ضرب المثل ہوگیا . چھہ سال کے بعد
سنہ ١٧٤٦ میں لائپتسیگ * یونیورستي میں
دینیات کي تعلیم حاصل کرنے کي غرض سے داخل
ہوا . مگر اس مضمون میں اُس کا جي نہ لگا '
اور وہ صرف علوم قدیمہ اور فلسفہ کے مطالعہ میں
منہمک ہوگیا . چند ہی دنوں میں اپني لڑکپن
کي جھینپ کو خیر باد کہ کر اپنے ہم‌سبق دوستوں
سے ارتباط بڑھانے اور ایک آزادمنش اور شایستہ
دنیادار بننے کی کوشش کرنے لگا . اُس کے خاص
خاص دوستوں میں وائسے † اور میلیوس ‡ قابل
ذکر ہیں ' جنھوں نے بعد میں علم و حکمت کي دنیا
میں نام پیدا کیا . اُسي زمانہ میں نائبر ¶ نامي ایک
مشہور اور پختہ کار ایکٹریس لائپتسیگ میں رہتی
تھي ' جس کي رفاقت اور حلقۂ اثر میں شہر کے چند
معزز افراد بھي شامل تھے . لیسنگ اور وائسے اس کے

Leipzig *
Weisse †
Mylius ‡
Neuber §

تماشوں میں اکثر شریک هوتے تھے . لیسنگ نے
سینٹ آفرا هي میں " نوجوان عالم " * کے نام سے
ایک بزمیہ ناٹک لکھنا شروع کیا تھا ، وہ اب پورا
کیا ؛ اور نہ صرف یہ کہ نائبر نے اُسے نہایت
خوشي سے لیا ، بلکہ بہت جلد مقبول عام ناٹکوں
کي فہرست میں شامل هو گیا .

جیسا کہ اهل دنیا کا قاعدہ هے ، لوگوں نے
لیسنگ کے اس طرز عمل کو آوارگي اور بدخیالي
پر محمول کیا ، اور آهستہ آهستہ رائي کا پہاڑ
بننے لگا . باپ نے خبر سني تو پریشان هو کے بیٹے
کو کامنٹس واپس طلب کر لیا . گھر کے چند
هي ماہ کے قیام سے والدین پر اُس کي پاکبازي
اور نیک چلني ثابت هو گئي ، اور اُسے اِس شرط
پر دوبارہ لائپتسیگ جانے کي اجازت ملي کہ وہ
وهاں پہنچ کر علم طب کا مطالعہ شروع کرے .
چنانچہ لائپتسیگ واپس آکر وہ کچھ عرصہ تک
طب کے درس میں شریک رها . مگر کیسا علم
طب : اُسے یہ دھن تھي کہ میں ناٹک لکھنے

---

* Der Junge Gelehrte

والوں میں نام پیدا کروں . نتیجہ یہ هوا کہ جب
تک نائبر کا تھیٹر زندہ رها اُس کا تقریباً تمام
وقت ناتک اور تماشے هي میں صرف هوتا رها .
آخر جب سنہ ۱۷۴۸ میں ناتک کي کمپني کے توت
جانے سے لائپتسیگ میں لیسنگ کي دلچسپي کا
سامان بھي ختم هو گیا ، تو وہ وهاں سے وتن برگ
گیا ؛ اور وهاں سے برلن پہنچا . یہاں اُس کے دوست
میلیوس نے اُسے اخبار نویسي میں لگا دیا . چنانچہ
وہ اپنے اِسي علمي ذریعۂ معاش کے بل پر تین سال
تک وهاں مقیم رها . وهیں رہ کر اُس نے رولنِ *
کي تاریخ کا ترجمہ کیا ، چند ناتک لکھے (جو
اُس کے شروع شروع کے ناتکوں میں سے بہترین
شمار کئے جاتے هیں) ، اور میلیوس کي شرکت
میں ایک رسالہ شائع کرنا شروع کیا جس میں
ناتک اور اُس کے متعلقات سے بحث هوتي تھي .
مگر یہ رسالہ جلد هي بند هو گیا . سنہ ۱۷۵۱
میں اُسے فوس گزت † میں نقاد کا عہدہ ملا . اس
حیثیت میں اُسے چند اعلي درجے کي جرمن

---

* Rollin

† Voss Gazette

اور فرانسیسي علمي کتب کے دیکھنے کا اتفاق ھوا .
اسي زمانے میں اور اِن ھي اسباب کي بدولت
اُسے وُلتر * اور اُس کے خیالات سے واقف ھونے کا
بھی موقع ملا . مگر اُس کا باپ اُس کي اِس طرز
زندگي سے خوش نہ تھا ؛ اور ابھي ایک سال بھي پورا
نہ ھوا تھا کہ لیسنگ کو وتن برگ جاکر تعلیم کي
تکمیل کا حکم ھو گیا . چنانچہ وہ با دل ناخواستہ
سال کے آخري حصے میں دوبارہ وتن برگ کو روانہ
ھوا . اس مرتبہ وہ وھاں ایک سال کے قریب رھا ·
اور ایم اے کي ڈگري حاصل کرنے کے بعد برلن کو
واپس ھوا . اِس کے بعد کے تین سال اُس کي
زندگي کا نہایت مصروف زمانہ ھے . پہلے اُس نے
کتب فروشوں کے لئے بہت سي کتابوں کے ترجمے
کئے . پھر کچھ عرصہ تک ناٹک کے متعلق ایک
رسالہ نکالتا رھا ؛ اور غالباً اسي دوران میں اپنے
جرمن اور لاطیني اشعار کا ایک مجموعہ شایع کیا .
ان اشعار کے تخیل کي بلندی اس کے ادب کے
حسن اور موسیقیت کے سحر نے نقادان فن کو

Voltaire *

اپنا مسخر کر لیا . جرمن طالب‌علم تو ان هي اشعار کي وجه سے آج تک لیسنگ کے گرویده هیں . دنیاے ادب میں اتني شهرت حاصل کرکے وه ایک مرتبه پهر فوس گزت میں نقاد کے عهدے پر مامور هوا ؛ اور اس مرتبه اس نے چند نهایت جید علمي مضامین لکهے . اُن کي ضخامت کا اندازه اس سے هوسکتا هے کہ اُس نے ان میں سے چیده چیده مضامین اور اشعار کو چهه جلدوں میں شایع کیا ' اور علماء وقت کے گروه میں ایک بلند رتبه اور قابل فخر مقام حاصل کر لیا . اسی مجموعے میں اُس کے خطوط کا ایک سلسله بهي هے . جرمن ادبیات میں اس طرز و انداز اور اس آزادانه صراحت کے ساتهه علمي مضامین پر بحث کي گئي . ان دنوں کي تصانیف میں ایک اور اهم چیز اُس کے وه مضامین هیں جن کا مجموعي نام " نجات " * هے ' اور جن کا مقصد یه تها کہ هوریس † شاعر کو اُس کے بدزبان نقادوں کے

---

* Rettungen

† Horace

اِس بیجا اعتراض اور ایراد سے بچایا جاے کہ وہ
شہوت پرست اور بزدل تھا . اس کے علاوہ ایک
اور مجموعے میں عیسائي مذہب کے متعلق مضامین
ہیں . ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اِن ہی میں
سے ایک پرزور مضمون میں لیسنگ حضرت رسول
عربي (صلعم) پر اعتقاد و ایمان کا اظہار اور اسلام
کي حمایت کرتا ہے . اسي میں تین تازہ ناتک
"آزاد خیال" * — "یہود" † اور "عورتوں کا دشمن" ‡
بھي شامل تھے ' جو اُس وقت کے بزمیہ ناتکوں
میں بہترین سمجھے گئے ہیں . اُن ناتکوں کے
مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف پر فرانسیسي
بزمیہ کا رنگ غالب ہے . سنہ ۱۷۵۵ میں ایک اور
ناتک "مس سارہ سمپسن" § شایع ہوا . گو اُس
میں سقم ہے ; لیکن اس ناتک نے سب سے بڑا
کام یہ کیا کہ اُس زمانے کے جرمن مصنفوں پر یہ
ثابت کر دیا کہ ایک آلمیہ ناتک کے لئے صرف "بڑے

Der Friedenker *

Die Juden †

Der Misogyn ‡

Miss Sara Simpson §

بڑے آدمیوں " کي حیات هي سے نہیں ' بلکہ معمولي هستیوں کے واقعات زندگي سے بھي بڑے بڑے وقائع اور حوادث اخذ کئے جا سکتے هیں . سنہ ۱۷۵۵ کے آخري زمانے میں ایک مرتبہ پھر اُس نے برلن کو خیرباد کہ کر لائپتسیگ کا راستہ لیا ' اور وهاں پنہچ کر اس نے اپنے دوست موس مندل سون * کی شرکت میں " پوپ ما بعدالطبیعیات کے عالم کي حیثیت میں " † کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا ' جس میں یہ ثابت کیا کہ ایک شاعر اور ایک فلسفي میں صحیح طور پر مقابلہ اور موازنہ نہیں هو سکتا .

سنہ ۱۷۵۶ کے موسم سرما میں وہ برلن کے ایک سوداگر کے همراہ انگلستان کي سیاحت کے لئے روانہ هوا . لیکن " جنگ هفت سالہ " نے اُسے امسٹرڈام سے آگے نہ بڑھنے دیا . ناچار اُسے لائپتسیگ کو واپس هونا پڑا . ان ایام میں اُس نے چند انگریزي کتابوں کا ترجمہ کیا . کچھ عرصے

Moss Mendelssohn *
Pope ein Metaphysiker †

کے بعد حالات کچھہ ایسے بدلے کہ لیسنگ کو پھر برلن واپس جانا پڑا .

برلن کي اس تیسري اقامت کے دوران میں اُس نے اپنے تنقیدي " خطوط علمي " * شایع کرکے علمي دنیا میں اور زیادہ شہرت حاصل کي . اِن " خطوط " کا زور بیان ، صحت خیال اور جدت آفریني آج بھي ویسي هي تازہ ھے جیسي کے اُس زمانے میں تھي . سنہ ۱۷۵۹ میں اُس کا ایک المیہ ناتک فلوتس † ، چند اور قصے اور حکایات شایع هوئے . ان هي کے ساتھہ ساتھہ اُس نے حکایات ، رزم اور ناتک پر نہایت پر زور بحث اور تنقید کي ھے . تنقید کي حیثیت سے یہ قصے اُس کي بہترین تحریروں میں شمار هوتے هیں ؛ اور اخلاقي نتائج پیدا کرنے میں وہ جرمن زبان سے تمام اخلاقي قصوں پر فائق هیں . اصل یہ ھے کہ یہ فوقیت محض مصنف کے پر زور الفاظ اور برجستہ طرز ادا نے پیدا کي ھے .

Literaturbriefe *

Philotus †

سنه ۱۷۶۰ میں اپنے مسلسل علمي شغل سے گھبرا کر محض تبدیل افکار کے خیال سے وہ برسلاؤ * گیا ، جہاں اُسے جرنیل تاؤاِنتسائن † (پرشیا کيِ افواج کے سپہ سالار اور گورنر) کي معتمدي کا عہدہ مل گیا . تقریباً پانچ سال کے بعد ، سنہ ۱۷۶۵ میں وہ اس عہدہ سے مستعفي ہوا ، اور کامنتس میں اپنے مفلوک الحال والدین سے ملتا اور لائپتسیگ ہوتا ہوا پھر برلن پہنچا . سنه ۱۷۶۶ میں اُس کي زبردست کتاب "لاؤکُون" ‡ اور سنه ۱۷۶۷ میں مشہور ناتک "منا فون بارن‌ہلم" § شائع ہوئے . اسي سال (۱۷۶۷) میں وہ ھامبورگ ‖ پہنچا ، اور اپنے ایک دوست ، بودے ¶ کي شرکت میں ایک تھئیتر اور ایک مطبع قائم کیا ، جن سے اُس کي آئندہ زندگي کي بہت سي امیدیں وابستہ تھیں . مگر نہ تھئیتر نے

---

* Breslau
† Tauenzein
‡ Laocoon
§ Minna von Barnhelm
‖ Hamburg
¶ Bode

اس سے وفا کي ' نه مطبع نے ساتھ دیا : دونوں هي اُس کے سر پر قرض کا بار عظیم ڈال کے ختم هو گئے . هامبورگ کے قیام میں بھي اُس کا قلم بند نہیں رها . چنانچه اُس کي کتاب "ناتک کے اُصول" * ان هی دنوں کي تصنیف هے . اس کتاب میں هامبورگ کے تھئیٹر کے پیش کئے هوئے ناتکوں کی تنقید هے . اس نے سب سے بڑا کام یه کیا کہ جرمني کے ناتک لکھنے والوں کو همیشه کے لئے فرانسیسي اَلمیه ناتکوں کي غلامي سے آزاد کر کے یونان اور انگلستان — بالخصوص شیکسپیر — کے حقیقي مُعجزنما اَلمیه طرز کي طرف پھیر دیا .

سنه ۱۷۷۰ میں لیسنگ نے وُلفَن بوئتّل † کے کتب خانے میں ناظم کا عہده حاصل کیا ' اور زندگي کا باقي حصه اسي حال میں بسر کر دینے کا تہیه کر لیا . مگر هامبورگ کے زمانے کے قرض ' احباب کے فراق اور صحت کے ضعف سے وه روز

---

* Hamburgische Dramaturgie

† Wolfenbüttel

بروز زیادہ مضمحل ' پریشان اور بددل رهنے لگا .
آخر کار ان تکلیفوں سے تنگ آ کر وہ سنہ ۱۷۷۵
میں تفریح طبع کے خیال سے گھر سے نکلا اور
کامل نو مہینے تک اٹلي میں سیر و سیاحت کرتا
رها . سنہ ۱۷۷۶ میں اُس نے هامبورگ کے ایک
سوداگر کي بیوہ ایوا کینیگ * سے نکاح کیا . مگر
اُس نے دو هي سال کے بعد اُسے همیشہ کے لئے
داغ مفارقت دیا .

اِن مصیبتوں کے زمانے میں بھي اُس نے دنیا
کو اپنے علمي جواهر باري سے مالامال کئے رکھا ؛
خصوصاً دینیات کے متعلق چند نہایت پر زور
مضامین شایع کئے . سنہ ۱۷۷۲ میں اُس کا
" ایمیلیا گالوتي " † نامي اَلمیہ ناٹک نکلا ' جو
اپني سلاست ' رواني اور زور کے سبب سے بہت مشہور
هے . مزید برآں اُس نے وُلفن بوئٹل کے کتب خانے سے
کما حقہ فائدہ اُٹھایا ' اور سنہ ۱۷۷۳ میں اُس

Eva König *
Emilia Galotti †

کي تحريروں کا ايک مجموعه "تاريخ و ادبيات" * کے نام سے شايع هونا شروع هوا ' اور سنه ۱۷۷۸ تک جاري رها . اس کے بعد متعدد مضامين اور خطوط نکلے ' جن کا خاص موضوع عيسائي دينيات کي تشريح اور تنقيد تها . سنه ۱۷۷۸ اور ۱۷۷۹ کا سب سے بڑا کارنامه "دانشمند ناتن" † هے ' جس کا ترجمه في الحال همارا مقصد هے . اس کے بعد سنه ۱۷۸۰ ميں "تربيت انسان" ‡ شايع هوئي ' جس کا پهلا حصه هامبورگ کے مجموعے ميں سنه ۱۷۷۷ هي ميں نکل چکا تها . مبصرين کي راے هے کہ يه ليسنگ کي آخري بهترين تصنيف تهي . اس کا خلاصه اِن اصول کي صورت ميں بيان کيا جا سکتا هے کہ (۱) هر ايک بڑے دين نے انسان کي روحانيت کي بلندي اور ارتقاء ميں برابر کا حصه ليا هے ؛ (۲) تاريخ کا مطالعه کرنے سے معلوم هوتا هے کہ ترقي کے خاص خاص قانون هيں ' جن کے مطابق وه رونما هوتي هے ' اور يه ضروري هے کہ دنيا اپنے مقصد کے

Zur Geschichte und Literatur *

Nathander Weise †

Die Erziehung des Menschengeschlechts ‡

حاصل کرنے کے دوران میں کبھي کبھي تنزل بھي
کیا کرے !

لیسنگ کے آخري دنوں کي ایک اور قابل قدر
تصنیف "آرنست اور فالک" * (سنہ ۱۷۷۷ تا ۱۷۸۰)
گو بظاهر تحریک فري‌میسن کے متعلق ھے ' مگر
حقیقت میں مذھبي تعصب اور تنگ نظري کے
لئے ایک سخت تازیانہ ھے . سنہ ۱۷۸۰ میں دماغي
مشغلوں کي کثرت اور طرح طرح کے فکروں نے اُس
کي صحت کو کچھہ ایسا بگاڑا کہ رفتہ رفتہ تھوڑي
سي علالت کے بعد اُس نے سنہ ۱۷۸۱ عیسوي میں
۲۲ جنوري کو برونزوک † میں انتقال کیا . کان اللہ لہ .

لیسنگ میانہ قد ' مضبوط و توانا ' بظاهر ترش
مگر حقیقت میں حلیم ' مبصر ' نقاد ' فلسفي '
ڈراما نویس اور عالم دینیات شخص تھا . وہ اپني
بے باکي ' بے خوفي ' پاک نفسي ' آزاد منشي اور
صدق نیت میں لوتھر سے کچھہ کم نہ تھا . ایک

Ernst und Falk *
Brunswick †

ایسے زمانے میں ' کہ جب ہر اہل قلم نے اپني اپني
الگ جماعت قائم کر رکھي تھي ' یہ شخص بےخوف
و خطر اپنے خیالات کي اشاعت میں مصروف تھا .
نہ اُسے اپنے خلاف سازش کي پروا تھي ' نہ
قبولیت عام کا خبط . اُس کي کامیابي کي ایک
واضح اور روشن دلیل یہ ہے کہ اُس کي زندگي
ہی میں اُس کے ملک (جرمنی) کے نوجوان
مصنف اور اہل علم نے اُس کي پیروي شروع
کر دي تھي . مشہور جرمن مصنف یعقوبی * اُس کے
بارے میں کہا کرتا تھا کہ "وہ اہل دماغ کا
بادشاہ ہے" . اُس کی موت پر خود گوئٹے † نے
یہ لکھا تھا کہ "اُس کي موت سے ہم کو جس
قدر بے حد و نہایت نقصان پہنچا ہے ' ہم اُس
کا کسي طرح صحیح اندازہ نہیں کر سکتے" . وہ
جرمني کے اُن آئندہ اہل قلم اور اہل دماغ کا
پیش رو اور اُن کے خیالات کا حقیقي بانی تھا '
جن کے دم سے جرمني نے علم و فضل میں افضلیت کا

---

* Jacobi

† Goethe

درجہ حاصل کر لیا . نقد و فکر اُس کا خاص فن تھا ؛ اور گو اُس نے کبھی اپنے آپ کو کسی خاص فلسفی کے پیرووں میں شمار نہیں کیا ، تاهم جس خوبی اور کمال سے اُس نے فن تنقید کو نباها ، علم و حکمت میں اُس کے اصول قائم کئے ، اور فنون لطیفہ ، شعر ، ناٹک ، اور مذهب پر جس انداز سے اُس نے بحث کی ، سچ یہ هے کہ وہ اُسی کا حصہ هیں . گو آج اُن خیالات اور حالات کی عمومیت کے لحاظ سے ، وہ جدت نہ رکھتے هوں ؛ لیکن اُس کی حیات میں وہ یقیناً سب پر فائق اور افضل ثابت هو چکے هیں . بے تعصب نگاہ سے دیکھا جائے تو آج بھی اُن کی لطافت اور تازگی اُسی طرح باقی هے جیسے اُس زمانہ میں تھی .

طرز تحریر

طرز تحریر کے لحاظ سے لیسنگ بر اعظم یورپ کے بہترین اور بر ترین مصنفوں میں شمار هوتا هے . اس کے فقروں کی ساخت سلیس ، صاف اور واضح ، دقیقہ‌رس اور راسخ هوتی هے . اپنے بیانات میں وہ دلسچپ (گو بعض وقت دور از کار) تلمیحوں اور فطری تصویروں کے

حسن سے ، پڑھنے والوں کے دماغ کو تر و تازہ اور اُن کي توجہ کو جذب کئے رکھتا ھے . چھوٹے چھوٹے چٹکلوں سے تحریر میں لطافت اور نزاکت پیدا کر دیتا ھے . بعض موقعوں پر اُس طرح طلسم بندي کرتا ھے کہ پڑھنے والے کو شبہہ ھونے لگتا ھے کہ مصنف اصلي مضمون اور مقصد سے بھٹک گیا ھے ، حالانکہ چند ھي لمحوں کے بعد معلوم ھو جاتا ھے کہ معاملہ اس کے برعکس ھے . انگلستان کے زبردست ادیب اور مبصر کارلائل * کي لیسنگ کے متعلق یہ رائے تھي کہ " ایک شاعر ، نقاد ، فلسفي اور مقرر کي حیثیت سے سلنیر کي تحریر کا انداز انگریزوں کے حال اور مزاج کے لئے نہایت مناسب ھے . وہ مُوجز بیان ، جادونگار اور فصیح‌گو ھے ؛ بالکل خاموشي سے گفتگو کرتا ھے . اُس کے فقروں میں نہ کسی طرح کا اشتعال ھے . نہ اختلاف ھے : اُن میں محاورہ پورے کمال کے ساتھ نگینہ کي طرح جڑا ھوتا ھے ، بےجا مُوشگافي کا نام تک نہیں ھوتا .

Carlyle *

اُس کي تحرير پرزور ' آئينے کي طرح صاف شفاف
اور معني‌خيز هوتی هے ." مختصر يه کہ ليسنگ
ايک جادو رقم ' نازک خيال اور سرور آفرين
مصنف هے .

علوم و فنون کي مستقل اور پاينده ترقی کے
لئے منجملہ اور اسباب و ذرائع کے
سب سے بڑا معاون سبب اور ذريعہ
ملک کي حکومت اور ارباب حکومت کے
وجود ميں مُضمر هوتا هے . اُس زمانے تک خود
شاهاں جرمني کا يه حال تها کہ اُن کو بجائے اس
کے کہ اپني مُلکي ناٹکوں سے لگاؤ هوتا ' وه اٹلي کے
ناٹکوں اور تماشوں پر جان ديتے تهے . اِس لئے وه
عموماً اُن هي کي سرپرستي کرتے اور وهيں
کے ايکٹروں کو سرفراز کرتے تهے . ملک کے باشندوں
کے حال اور مذاق کا اندازه اسي سے هو سکتا هے کہ
وه اٹلي کے کس قدر دلداده نه هونگے ! حالانکہ
خود اٹلي کے بڑے بڑے مشتاق ايکٹر ايک بهانڈ يا
نقال سے زياده حيثيت نه رکهتے تهے ' مگر اپنے خود
ساخته ' بهونڈے اور بهدے تماشوں سے کسي نه کسی

جرمن ڈراما
اور ليسنگ

طرح اپنے تماشائیوں کو خوش کرنے اور خوش رکھنے میں کامیاب ہو جاتے تھے ۔ اُن سب میں بہترین شخص ولتن * سمجھا جاتا ہے ' جس نے اپنے معمولي ناتکوں میں فرانس کے زبردست ڈراما نویس مولیر † کے ناتکوں کے بعض حصے نہایت خوبی سے شامل کر رکھے تھے ۔ ممکن ہے کہ یہي شخص جرمني میں فرانس کے ناتکوں کي مقبولیت کا سبب ہوا ہو ؛ کیونکہ بہت عرصے تک جرمن ناتک پر فرانس کا رنگ خصوصیت کے ساتھ غالب رہا ہے ۔ چنانچہ سترھویں صدي تک جرمن ناتک میں خود جرمني کے ادبیات کي خصوصي اور شخصي کیفیت کا شائبہ تک نہ تھا : اور شاید یہي وجہ تھی کہ اُس زمانے کے کلیسائی اُسے اس قدر حقیر اور ناکارہ سمجھتے تھے کہ اُنھوں نے اُسے ممنوع اور حرام تک قرار دے رکھا تھا ۔

ولتن کے بعد وي‌لاند ‡ اور کلوپ شتوک § سے

---

* Velthen
† Moliere
‡ Wieland
§ Klostock

جرمن ناتک کے صحیح زمانے کا آغاز ہوتا ہے .
گو لیسنگ اِن ہی کے فوراً بعد کا شخص ہے ' لیکن
اِن دونوں میں بھی قدامت کا جو رنگ پایا جاتا
ہے اُس سے وہ بہت دور ہے . حق یہ ہے کہ گوئٹے سے
قبل کے مشاہیر میں صرف یہی ایک شخص ہے
جس کی تحریریں اہل جرمنی آج بھی اپنے
خیالات سے قریب اور اپنی ضروریات کے لئے مناسب
پاتے ہیں .

لیسنگ کے تخیل کی کارفرمائی کا بہترین
اندازہ اُس کے ناتکوں سے ہی ہوتا ہے . اِن میں
اُس کے ناتک " منا فون برن‌ہلم " * " ایمیلیا گالوتی " †
اور " ناتان در وائزے " ‡ خاص طور پر ذکر کے قابل
ہیں . اُس کے ناتکوں کے افراد کی صاف اور واضح
تصویریں ' کیفیتوں کا باقاعدہ اور فطری سلسلہ '
اور تقریروں کی وضاحت ' تازگی ' روانی اور دلکش
تسلسل ایسے امور ہیں کہ اُن کی بدولت اُسے اگر

---

* Minne von Bernhelm

† Emilia Galotti

‡ Nathan der Weise

تمام دنیا کے نہیں تو کم از کم جرمنی کے بہترین
ناتک لکھنے والوں کی اول صف میں ضرور جگہ
دینی چاہئے . ایک طرف تو اُس کی سخت
مگر بجا ، معقول اور پرزور تنقیدیں ، دوسری طرف
اُس کے یہ ناتک — ان سب نے مل کر لوگوں کے
دماغوں کو ایک صحیح اصول کی طرف پھیر دیا ،
اور ڈراما نویسوں کو اٹلی اور فرانس کی تخیلی
غلامی سے آزاد کر دیا .

ناتن

لیسنگ کا ناتک "دانشمند ناتن" جسے هم اوراق ما بعد میں "ناتن" کے نام سے هدیۂ ناظرین کر رهے هیں، سنه ۱۷۷۹ کے اوائل میں شائع هوا تها . گو اپنے وقت اشاعت سے بہت پہلے اس کا خاکه مصنف کے ذهن میں موجود تها، اور سنه ۱۷۷۶ میں وہ اس کے خاکے اور مضمون پر اپنے چند احباب سے بحث اور مشورہ بهي کر چکا تها ؛ مگر چند امور ایسے پیش آئے که یه سنه ۱۷۷۹ سے پہلے شائع نه هو سکا .

اس کتاب کي اشاعت سے کم و بیش دس سال پیشتر سے لیسنگ مذهبي مباحث میں نہایت سرگرمي سے حصه لے رها تها . ان مباحث میں اُس نے متعدد پرزور رسائل لکھے، جو Wolfenbüttel Fragments کے نام شائع هوئے . یه رسائل اُس کي مکمل ترین اور بہترین تصانیف میں سے چند هیں، اور اهل مغرب کے مذهبي

خیالات اور عقائد کے ارتقاء میں اُنہوں نے بہت کچھہ مدد دي هے . ان رسالوں میں اُس نے عیسائي مذهب کے خصوصي مسئلوں سے شروع کر کے رفتہ رفتہ مذهب پر ایک عمومي نظر ڈالي هے ' اور نہایت وسعت نظر سے مذهبوں کا مقابلہ اور موازنہ کر کے زوردار دلائل اور اقوال سے نہایت راسخ طور پر یہ امور ثابت اور قایم کئے هین کہ :

(۱) روحاني زندگي میں قوت حاسہ سے زیادہ کام لینا چاهئے ۔ آدمي کو کسي طرح یہ ضرور محسوس کرنا چاهئے کہ روح کا وجود هے . انسانوں کے باهمی روحاني تعلقات کي کیفیتوں کو اسي حس کے ذریعے سے سمجھنا چاهئے . ظاهري حالات ' واقعات یا اقوال کي بناء پر اس کا اندازہ کرنا صحیح نہیں هے . جب تک ایسا نہ کیا جائیگا ' تب تک نہ تو "دل را بہ دل رهي است" کا مفہوم سمجھ میں آ سکیگا ' اور نہ اس کي صداقت کا یقین هو سکیگا .

(۲) یہ ممکن هے کہ کوئي مذهب بالکل ' کامل طور پر ' یا هر ایک زمانے کے لئے سچا

اور مناسب ثابت نہ ہو سکے ؛ لیکن یہ بہت ممکن ہے کہ وہي مذہب کم از کم ایک خاص زمانے اور مدت کے لئے کسي قوم اور ملک کي ضروریات کے واسطے صحیح ، کافي اور مناسب ثابت ہو ۔ لہذا یہ بالکل غلط اور نامناسب امر ہے کہ اُس مذہب کو سرے ہي سے غلط اور بیکار سمجھ لیا جائے ۔ ایسي رائے قائم کرنے سے پہلے ، جس قوم نے اُس مذہب کو اختیار کیا ہو اُس کے ملک اور وطن (اور خصوصاً اُس مذہب کے شیوع اور عروج کے زمانے) کے حالات کا غور سے مطالعہ کرنا اور ان کو اچھي طرح سمجھنا چاہئے ۔

(۳) اس میں شک نہیں کہ دنیا کي عام تاریخ اور تاریخ مذہب میں ہم کو ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں ایک (مذہبي) عمل کے رد عمل سے بہت کچھ فتنہ و فساد برپا ہوا ہے ۔ لیکن تاریخ ہي کے مطالعہ سے یہ بھي ثابت ہوتا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ایک ایسي عالمگیر تحریک کي طرف بڑھتا چلا جاتا ہے جس میں عام اخلاقي اور ذہني ترقي پوشیدہ ہے ؛ اور وہ

اُسے ایک دن حاصل کرکے رهتا هے . اس لئے ایک دوسرے کي عیب گیري کرنے کي جگه بهتر یه هے کہ هم اس تحریک کي ترقي میں ایک دوسرے کي ایسي مدد کریں کہ وه خوش آئند اور مبارک وقت جلدي هي آ جائے کہ جب صرف ایک ملک هي نهیں بلکہ کل روے زمین کے انسان ایک زبردست برادري کے افراد بن جائینگے !

(۴) خوش خلقي ' شرافت ' بزرگي کسي خاص قوم یا کسي خاص مذهب والوں کا حصه نهیں هے ' بلکہ هر دین ' هر مذهب ' هر عقیدے کے لوگوں میں یه خوبیاں موجود هو سکتي هیں ' اور حقیقت میں هوتی بهی هیں . ظاهر هے کہ ایسي صورت میں کسی خاص مذهب یا عقیدے کے پیرو کو هرگز یه حق حاصل نهیں هے کہ وه دوسرے مذهب یا عقیدے کے پیرو کو ان خوبیوں سے خالي سمجهہ کر اُس پر بے جا سختی کرے یا اُس سے نفرت روا رکهے . بلکہ هر فرد اور هر قوم کو چاهئے کہ هر دوسرے فرد اور هر دوسري قوم کے عقیدے اور مذهب کے لوگوں کے ساتهہ رواداري برتے اور اُسے صحیح طور پر سمجهنے کي کوشش کرے ' تاکہ

آپس کي غلط فهمي دور هو جاے ' اختلاف کي جڑ کت جاے اور سب کے دل مل کے ایک هو جائیں .

منجمله اِن چاروں امور کے یهي آخري اِمر "دانشمند ناتن" میں سب سے زیاده اور اس درجه نمایاں هے کہ اکثر اهل راے ناظرین اُس کي صرف اِسی ایک صداقت سے ایسے مسحور هو گئے هیں کہ وہ تمام خوبیاں اور لطافتیں ' جو لیسنگ نے اس ناتک میں پیدا کي هیں اُن کي نگاه سے اوجهل هو گئیں ' اور اگر کوئی اثر باقی رہ گیا تو اِن هی مذکوره بالا یا اُن میں سے آخري امر کي صداقت کا . اسي بناء پر مجهے یقین هے کہ میرے ملک کے ناظرین پر بهي یهي کیفیت طاری هوگی اور اُن کے دلوں میں بهي یهي آخری تصویر پوري طرح جاگزین هو جائیگي . میں نے اسي خیال ' بلکہ یقین ' کو مد نظر رکهہ کر اس ترجمه کی زحمت اُتهائي هے . اگر میرے اهل وطن پر اس ناتک کا یهي اثر نه هوا ' تو مجهے حسرت رهیگي کہ میري محنت رائگاں گئی .

میں اس کو تسلیم کرتا هوں کہ بعض لوگ

"دانشمند ناتن" کو لیسنگ جیسے مصنف کا شاہ کار نہیں کہینگے . مگر انصاف کو نہیں چھوڑا جا سکتا . میں ' اور میں کیا ہر صاحب نظر ' اس کو محسوس کریگا کہ ممکن ہے کہ اس میں کچھ کمزوریاں ہوں ' اور غالباً اس کو اسٹیج پر پیش کرنے میں دقتیں پیش آئیں ؛ باوجود اِس کے اِس میں ہرگز مبالغہ نہیں ہے کہ یہ ناٹک جس مقصد سے لکھا گیا ہے اُس میں مصنف کو نہایت خوبي سے قابل رشک کامیابي ہوئي ہے . اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یہ ناٹک یورپ کے اٹھارویں صدي کے بہترین اور کامیاب ترین ناٹکوں میں سے ہے . صرف ایک ناتن یہودي ہی کي شخصیت پر غور کرکے دیکھئے کہ مصنف نے کس خوبي اور لطف کے ساتھ اِس بدنام قوم کے ایک فرد کو فطرت کے عظیم الشان اصول کا نمونہ بناکر دکھایا ہے ' اور بتایا ہے کہ انسان کو محض چند مذہبي مسائل کی زنجیروں میں نہ جکڑ جانا چاہئے ' بلکہ ایک بے غرض ' بے لوث ' بے لگاؤ ' آزاد انسانیت کي خصوصیتوں کو اپنے آپ میں پیدا کرنا چاہئے ؛ کیونکہ آزادي کے

ساتھ پاک نفسي ' بے باک صداقت ' بے لوث محبت
هي نہ صرف انسان کو حیوان سے ممتاز کرتي ہے '
بلکہ یہي خوبیاں انسانیت کي جان ' انسانیت کا
جوهر هیں اور اِن هی سے انسان کي برادري کي
اصلي شان نکل اور نکھر کر فطرت کي وحدت کا
مقصد پورا کرتي ہے . اس ناتک کے هر فرد کي
کیفیت بیان کي جاے تو بہت طول هو جائیگا ؛
مختصر یہ کہ اگر دوسرے افراد کو بھي دیکھئے
تو معلوم هوگا کہ مصنف کے سحر طراز قلم نے ان
میں کیا کیا جوهر پیدا کئے هیں . ایک دفعہ
نہیں ' بار بار ایسي عبارتیں اور تقریریں آپ کي
نظر سے گزرتي هیں ' جو آپ کے دماغ اور ذهن پر
قابض اور حاوي هو جاتي هیں ' اور آپ کو تسلیم
کرنا پڑتا ہے کہ اُن میں سے هر ایک میں ایک
گہرائي اور فطري پہنائي موجود ہے . جو شخص
خود فطرت سلیم نہ رکھتا هو وہ صحیح فطرت انساني
کو نہیں سمجھ سکتا ' اور جو اس کو نہ سمجھے
وہ اچھا ناتک لکھنے والا نہیں هو سکتا ؛ اور جو
شخص واقعي جادو نگار نہ هو اُس سے یہ سحر کاري
نہیں هو سکتي . کسي معمولي صاحب قلم کے

بس کا تو یہ ررگ ہرگز نہیں ہے !

یہ بھي صحيح ہے کہ جو شہرت اور قبوليت اس ناتک کو بعد ميں حاصل ہوئي وہ اِس کے شايع ہونے اور استيج پر پيش کئے جانے کے وقت نہيں ہوئي . اس کے دو سبب بتائے جاتے ہيں . ايک سبب يہ تھا کہ اس کے شايع ہونے سے پہلے ليسنگ عيسائيت کي تنگ نظري کے خلاف خصوصاً اور مذہبي رواداري کي حمايت ميں عموماً کئي پرزور مضامين لکھ چکا تھا ' جن کي وجہ سے اُس وقت کے اکثر عيسائی عالم (اور اُن کے اثر سے عام لوگ) اُس کے خلاف ہوگئے تھے . ليسنگ کي تنقيد اور جرح سے لوگوں کو اُس سے نفرت ہوگئي تھي ' اور اُس سے ڈرتے بھي تھے . ليکن يہ شير مرد ' جس کے بارے ميں کہا جاتا ہے کہ خود لوتھر بھي بےباکي اور آزادي ميں اس کے سامنے گرد تھا ' اُسي طرح اپنی رائے پر قائم رہا اور بالکل بے خوف ہو کر اُس کا اظہار کرتا رہا . ظاہر ہے کہ ايسي حالت ميں جس استيج پر " دانشمند ناتن " جيسا مذہبي رواداري کا سبق ديا جا رہا ہو شروع شروع ميں اُس کي طرف رخ کرنے کی

کس کو همت هو سکتي تهي . دوسرا سبب یه تها کہ ابتدا میں جو ایکٹر اِس ناتک کو کرتے اور دکھاتے تهے ' وہ چونکہ اس کے فلسفیانہ خیالات اور اُن کے مفہوم اور مقصد کو نہیں سمجھتے تھے اِس لئے وہ اپنے لہجے ' طرز اور حرکت کے ذریعے سے لوگوں پر وہ اثر نہیں پیدا کر سکے جو حقیقت میں اُس سے مدنظر تها . اس کا لازمي نتیجه یه هوا کہ کُل تماشا لوگوں کو بے لطف اور بے معني معلوم هوتا تها . اور وہ جلدی سے اُکتا جاتے تهے لیکن آفتاب کي آب و تاب کبهي چهپا نہیں کرتي . کچھ عرصے کے بعد جب اُس کي صحیح رائیں لوگوں کے دلوں میں گهر کر گئیں اور ایکٹر بهي ایسے پیدا هونے لگے جو حقیقت میں صاحب کمال اور ماهرفن تهے اور جن کي ایک ایک حرکت اور ادا فطرت کا آئینه هوتي تهي ' تو "ناتن" کے جوهر کُهلے اور اسے ایسا قبول عام ' ایسي شهرت اوو اس قدر هردلعزیزي حاصل هوئي کہ اُس وقت سے آج تک جرمن قوم اس کي دلدادہ اور مسحور اور اُس پر فریفته اور مفتون هے !

لیسنگ کا طرز تحریر بهت سادہ هے ; "ناتن"

میں تو اُس نے جس زبان کا استعمال کیا ہے
وہ بالکل صاف ، شستہ ، بامحاورہ (جرمن) ہے .
شروع سے آخر تک نہایت سادگي کے ساتھہ روز مرہ
میں اپنا مطلب ادا کیا ہے . شکوہ الفاظ اور
طمطراق نام کو نہیں ، تعقید اور گنجلک کا تو
کیا ذکر ہے . یہي وجہ ہے کہ اُس نے خاص و عام
سب کے دلوں کو یکساں مسخر کر لیا . میں نے
یہ کوشش کي ہے کہ لیسنگ کي خوبي اور شان
اردو تحریر میں باقي رہے ، گو اُس کا سا اثر
پیدا کرنا میرے مان کا نہیں . اتنا ضرور ہے کہ
اگر لباس کي تبدیلي سے دل و دماغ نہیں بدلتے
تو زبان کي تبدیلي سے اثر کیوں بدلیگا . لیسنگ
کي روح بہرحال کارفرما رهیگی . جس شخص
کي تحریر ایک مرتبہ تمام یورپ کي کایا پلٹ
چکي ہے ، اُس کا زور اور اُس کا اثر جُوں کا تُوں
باقي ہے . اگر یورپ میں ایسے دل موجود تھے
جنھوں نے خوبیوں کو اخذ کیا ، تو میرے وطن
میں بھي چشم بینا کي کمی نہیں . وهاں اگر
قرون مظلمہ کا اثر باقي تھا تو یہاں بھي چند
روز سے دلوں پر ایک پردہ پڑ گیا ہے — غنیمت

هے کہ وہ باریک هے ! وهاں اگر ایک اکیلے لیسنگ
کي روح کي روشنی سے تاریکي رفع هوئي اور
گوئٹے ، شلرّ * اور کانت † جیسے جرمني کے مایۂ
ناز فرزندوں کے لئے راستہ صاف هو گیا ، تو کیا
میرے وطن کے مایۂ صدفخر رشیوں اور مُنیوں کي
ارواح کے ساتھہ لیسنگ کی روح مل کر میرے
ملک کے سچے سپوتوں کو اُس بلند مقام تک نہ
پہنچا دیگي جہاں سے بیٹھہ کر اُنھوں نے دیکھ
اور پالیا تھا کہ انساني جذبات میں بدترین
چیز ضد اور تعصب هے ؟ اُسي بلندي پر تو بیٹھہ
کر اُنھوں نے عہد کیا تھا کہ وہ بھارت‌ورش کو
فضائل انساني سے معمور کر دینگے . گھٹائیں چھٹ
رهي هیں ؛ روشنی نظر آ رهی هے . وہ وقت
دور نہیں هے کہ لیسنگ جیسے مسیحا نفس کي
برکت سے آفتاب اپني پوري تابش کے ساتھہ جلوہ
گر هو جائے . آمیں !

---

* Schiller

† Kant

"ناتن" کے اشخاص

سلطان صلاح الدین ایوبي ۔

شاهزادي ستلا : سلطان کي بهن ۔

ناتن : یروشلم کا ایک مالدار یهودي ۔

ریشع : ناتن کي لے پالک بیٹي ۔

دایلا : ایک عیسائي عورت جو ناتن کے گهر میں رهتی هے ،
اور ریشع کي محافظ هے ۔

ایک نوجوان نائٹ تمپلر ۔

حافي : ایک مسلمان درویش ۔

یروشلم کا بطریق ۔

یروشلم کے ایک خانقاہ کا برادر راهب ۔

سلطان صلاح الدین کا ایک امیر ۔

سلطان کے خادم ۔

اِس ناتک کے نظاروں کي جائے وقوع یروشلم هے ۔

ناتَن

پہلا ایکٹ

پہلا سین : ناتن کے مکان کا دیوان خانہ ۔

[ناتن ابھي سفر سے واپس آیا ھے ۔ دایہ اُس سے ملتي ھے ۔]

دائیہ

آھاّ ، یہ تو وہ ھے ! ارے یہ تو ناتن ھے !!

[ناتن سے]

شکر ھے خدا کا کہ آخر اُس نے تمھیں ھم تک پنھچا ھي دیا ۔

ناتن

ھاں دایہ ، سچ ھے ، خدا کا شکر کرو ۔ مگر یہ تم نے "آخر" کیوں کہا ؟ کیا تمھارا یہ مطلب

هے کہ میں اس سے پہلے آنا چاهتا تھا یا آ سکتا تھا؟ یہ سمجھو کہ جس راستے سے مجھے دائیں بائیں پھیر کھاکے آنا پڑا هے، اُس مسافت کے لحاظ سے بابل، یروشلم سے پورے دو سو میل هے۔ اور قرضوں کا وصول کرنا کچھہ کھیل تو هے نہیں کہ کوئي سوداگر جلدي جلدي یہ کام کر لے؛ یہ کوئی هتھیلي پر سرسوں جمانا تھوڑا هي هے ؟

دایہ

هے هَے، ناتن؛ تم یہاں هوتے تو تم پر نہ جانے کیا گزرتي! تمہارے مکان میں —

ناتن

آگ لگ گئي، آیں؟ — یہ تو میں سن چکا هوں. مرضي خدا کي. — یہ بد خبري تو میں پہلے هي سن چکا هوں.

دایہ

اُفوہ! وہ تو سارے کا سارا فرش بھي خاک سیاہ هو جاتا!

ناتن

خیر دایہ ؛ جو ایسا ہوتا تو ہم ایک اور نیا مکان بنا لیتے : بلکہ اِس سے بھی اچھا بناتے ۔ کیوں ؟

دایہ

ہاں، ٹھیک ہے ۔ بڑی خیریت ہوئی کہ ہماری ریشع بچ گئی ۔ بال بال بچی، نہیں تو راکھ کا ڈھیر ہی ہوتی ۔

ناتن

راکھ کا ڈھیر ؟ — کون ؟ میری ریشع ؟ ہائے، ریشع ! یہ بات تو میں نے نہیں سنی ۔ جو خدا نہ کرے ایسا ہوتا، تو بھلا مجھے مکان ہی کی کیا ضرورت تھی ۔ بال بال بچ گئی ! — نہیں دایہ، دیکھو سچ سچ بتاؤ ۔ نہیں، وہ ضرور جل گئی ہے ۔ لے بس اب کہہ بھی ڈالو ۔ مجھے چاہے مار ڈالو، مگر خدا کے لئے تڑپاؤ مت ۔ ہائے وہ ضرور جل کے خاک ہو چکی ہے !

دایہ

اور جو ایسا ہوتا بھي ، تو کیا یہ بات تم
بس میرے ھي مُنہ سے سنتے ؟

ناتن

پھر تم کیوں مجھے صدمہ پر صدمہ دے رھي ہو ؟
آہ ریشع ! میري ریشع !!

دایہ

تمہاري ؟ خاص تمہاري ریشع ؟

ناتن

ھاں ، ھاں . خدا نہ کرے کہ میں اپني زبان
کو اُسے اپنا بچہ کہنے سے روکوں .

دایہ

مگر تم نے اپني کسي اور چیز کو بھي اِسي
دعوے سے اپنا کہا ھے ؟

ناتن

هاں ' سچ تو ھے . مگر کسي اور چیز پر میرا اِتنا حق بھي تو نہیں ھے . جو کچھ بھي میرے پاس ھے ' وہ یا تو خدا کي دي ھوئي ھے یا تقدیر سے مل گئي ھے . مگر مجھے اپني نیکیوں کے بدلے میں تو صرف ایک وھي (ریشع) انعام میں ملي ھے .

دائیہ

ناتن ' تم اپنے احسانوں کي مجھ سے کس قدر قیمت دلوا رھے ھو ! جو وہ سب احسان اِسي نیت سے تھے ' تو خبر نہیں اُنھیں احسان کہنا بھي چاھئے یا نہیں .

ناتن

" اِسي " نیت سے ؟ وہ کیا نیت ھے ؟

دائیہ

میرا ضمیر —

ناتن

دایہ ' پہلے ذرا تم مجھ سے یہ تو سن لو کہ —

دایه

میں کہتی ہوں کہ میرا ضمیر —

ناتن

اچھا؛ مجھ سے ذرا یہ تو سن لو کہ میں بابل سے تمہارے واسطے کیسی عمدہ سوغاتیں لایا ہوں ۔ دیکھو تو کیسی کیسی نفیس اور لاجواب چیزیں ہیں! میں سچ کہتا ہوں کہ خود ریشع کے لئے بھی میں ایسی اچھی چیزیں نہیں لایا ۔

دایه

ناتن، اب اِس سے کیا فائدہ ہے؟ اب میرا ضمیر چپ نہیں رہ سکتا ۔

ناتن

میں تو یہ دیکھنے کے لئے بے چین ہوں کہ تم یہ هنسلی اور چھلا اور گوشوارہ اور مالا پسند کرتی ہو یا نہیں ۔ یہ سب چیزیں میں نے دمشق سے گزرتے ہوئے تمہارے لئے خریدی تھیں ۔

دایہ

ھاں وہ تو تمھاري عادت ھي ھے کہ مجھہ نگوڑي کے اُوپر تحفوں پر تحفے لادتے رھتے ھو ۔

ناتن

میں تمھیں دئے جاتا ھوں ، تم لئے جاؤ ؛ بولو مت ۔

دایہ

کیا ؟ کیا کہا ؟ بولو مت ؟ — ناتن ! بھلا تمھیں کون نہیں جانتا کہ تم فیاضي اور نیکي کي مُورت ھو ؟ پھر بھي —

ناتن

ھو آخر یہودي ۔ — تم یہي کہنا چاھتي تھیں نہ ؟

دایہ

میں جو کہنا چاھتي ھوں وہ تم خود ھي اچھي طرح جانتے ھو —

ناتن

اچھا بس اب اِس قصہ کو جانے دو .

دایہ

خیر ' تم یہاں جو کچھہ کرتے ہو وہ خدا کے ہاں ضرور سزا کے قابل هے . میں نہ اُسے بدل سکتي هوں ' نہ روک سکتي هوں . خدا کرے اس کا وبال تمھیں پر توتے !

ناتن

مجھہ هي پر وبال توتے ! — اچھا یہ تو بتاؤ کہ وہ هے کہاں ؟ وہ کہاں گئي ؟ دایہ ' تم نے کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا ؟ بھلا اُسے خبر بھي هو گئي هے کہ میں آ گیا هوں ؟

دایہ

کیا پوچھتے هو ' اُس کا تو اب تک خوف کے مارے بند بند لرز رها هے ! اُس کے دماغ کا یہ حال هے کہ اُسے هر چیز میں آگ هي آگ نظر آتي هے . اُس کي روح سوتے میں جاگتي هے ' اور جاگتے میں

سوتي هے . کیا کہوں ! — کبھي تو جانور سے بدتر معلوم هوتي هے ' اور کبھي فرشتے سے بڑھ کر .

ناتن

هائے ري میري بچي ! — انسان بھي کیا چیز هے !!

دایه

آج صبح وہ بڑي دیر تک اِس طرح آنکھیں میچے پڑي رهي جیسے ' خدا نه کرے ' کوئي مُردہ هوتا هے . پھر ایک دم سے چونک کے کہنے لگي " وہ دیکھو ' ابّا کے قافلے کے اُونٹ چلے آ رهے هیں . سنو ' ابّا کي پیاري پیاري آواز آ رهي هے ! " اتنے میں پھر اُس کي آنکھیں پتھرا گئیں . هاتھ سر کے نیچے سے نکل گیا ' اور سر بھد سے تکیه پر آ رها . — اُفوہ — بس میں جلدي سے دروازے کي طرف لپکي . دیکھا تو تم سچ مُچ چلے آ رهے هو ! کیا خدا کي شان هے ! اتني دیر تک اُس کي جان برابر تم میں اور اُس میں هي پڑي رهي .

ناتن

اُس میں، کس میں ؟

دایه

اَے اُسي میں، جس نے اُسے آگ میں سے نکالا تھا.

ناتن

کون ؟ کون تھا وہ ؟ وہ کہاں ھے جس نے میري ریشع کي جان بچائي ھے ؟ وہ ھے کہاں، دایه ؟

دایه

کوئي نوجوان ٹمپلر تھا. کچھ دن ھوئے وہ یہاں قید ھو کے آیا تھا. صلاح الدین نے اُسے ترس کھا کے چھوڑ دیا تھا.

ناتن

کیا کہا ؟ ٹمپلر ؟ اور وہ بھي ایسا کم صلاح الدین نے اُس کي جان بخشي کي تھي ؟ کیا ریشع کے بچانے کے لئے اتنے بڑے معجزے کي ضرورت تھي ؟ — الٰهي !

دایہ

وہ تو کہو وہ بچارہ اِس طرح دوسری زندگی پا کے بھی ایسی ہمت سے جان دئے دے رہا تھا، نہیں تو ریشع مَری برابر تھی۔

ناٹن

دایہ، بتاؤ تو وہ ہے کہاں؟ وہ تو کوئی بڑا بہادر اور شریف آدمی معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہے کہاں؟ بس تم مجھے اُس کے قدموں تک پہنچا دو۔ تم نے اُسے اُسی وقت وہ سارا مال اسباب دے دیا ہوگا جو میں یہاں تمہارے پاس چھوڑ گیا تھا؟ سب کچھ دے دیا ہے نہ؟ بلکہ یہ کہو کہ اور بھی بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے — کیوں؟

دایہ

بھلا ہم یہ کیسے کر سکتے تھے؟

ناٹن

تو ایسا نہیں کیا تم نے؟

دایہ

لے اب کیا معلوم وہ کہاں سے آیا تھا ، نہ جانے
کہاں گیا ، کہاں نہیں گیا . اُسے بھلا ھمارے گھر
کي کیا خبر تھي . وہ تو خالي آواز ھي سن کے
ایک دم سے بھاگا ھوا آیا ، اور دیکھا — بس اپنے
چُغہ میں لپٹ لپٹا کے دھوئیں اور آگ کو چیرتا
پھاڑتا وھیں پہنچا جہاں ریشع چیخ چیخ کے لوگوں
کو پکار رھي تھي . ھم تو سمجھے تھے کہ اس بھلے
مانس کا بھي خاتمہ ھو گیا . مگر واہ رے بہادر !
ذرا ھي سي دیر میں وہ آگ کي لپٹوں سے نکلا ، اور
ھماري پیاري بچي کو اپنے مضبوط بازوؤں پر اُٹھائے
ھمارے سامنے آ کھڑا ھوا ! — خدا جانے کیسا روکھا
سوکھا سا آدمي ھے . ھم خوشي کے مارے چلاتے اور
اُس کا شکریہ ادا کرتے رھے : مگر اُس نے ذرا بھي
تو پروا نہیں کي . بس ریشع کو لٹا یہ جا وہ
جا کہیں غائب ھو گیا ، اور ھم کھڑے تکتے کے تکتے
رہ گئے .

ناتن

خدا کرے ھمیشہ کے لئے نہ گیا ھو .

دایہ

وہ سامنے ہمارے نبي کي قبر کے اُوپر کچھ کھجور کے پیڑ سایہ کئے کھڑے ہیں نہ ؟ اچھا ، تو پہلے کچھ دنوں وہ اِن پیڑوں میں آتا جاتا دکھائي دیتا تھا . میں بے اختیار اُس کے پاس جاتي تھي ، جیسے کسي نے مجھ پر جادو کر دیا ہو : اُس کي بلائیں لیتي تھي ، اُس کي بہادري کو سراہتي تھي ، اور کیسي کیسي منت سماجت کرتي تھي کہ خدا کے لئے ، زیادہ نہیں تو ایک ہي بار ، ذرا اِس معصوم بچي کي صورت دیکھ لو . جب تک وہ تمہارے قدموں میں گرکے اور آنسو بہا کے اپنے دل کي بھڑاس نہیں نکال لیگي اُسے چین نہین آویگا .

ناتن

ہاں ، پھر ؟

دایہ

پھر کیا ، ساري محنت اکارت گئي . اُس نے ایک نہ سني ، بلکہ اُلٹا مجھي کو بنانے لگا کہ ـــ

ناٹن

کہ تم ڈر کے بھاگیں، آیں ؟

دایہ

اَے نہیں، بھلا ایسا بھي کیا تھا . میں اُس سے روز ملتي تھي؛ اور روز نت نئے فقرے سنتي تھي . ہے ہے، میں نے اُس کي کون سي بات نہیں سہي : اور ایسی کون بات تھي جو میں ہنسي خوشي نہ سہتي ! پر اب تو وہ ان کھجور کے پیڑوں میں بھی گھومنے گھامنے نہیں آتا . کسي کو خبر نہیں کہ وہ کہاں جا چھپا ہے . — یہ تم چونکے کیوں ؟ تم تو جیسے کچھ سوچنے لگے، آیں ؟

ناٹن

کچھ نہیں ؛ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اِس واقعہ نے ریشع جیسي بچي کے دل پر کیا کچھ اثر نہ کیا ہوگا کہ ایک شخص، جس کي وہ قدر کرنے پر مجبور ہے، اُس سے ایسي بے رخي برتتا ہے . اُدھر سے یہ بیزاري، اور اِدھر دل ہے کہ

کھنچا جاتا ھے! قسم ھے، اُس کے دل اور دماغ میں کشمکش سي ھو رھي ھوگي، اور کچھ بھي سمجھ میں نہ آتا ھوگا کہ کون سا جذبہ غالب ھے: طیش اور نفرت، یا افسوس اور حسرت! اکثر ایسا ھوتا ھے کہ دونوں میں سے کوئي بھي غالب نہیں آتا، اور تخیل اس جنگ میں شریک ھوکر انسان پر ایک خواب کي سي کیفیت طاري کر دیتا ھے. کبھي اُس کا دل، دماغ کا روپ بھرتا ھے، اور کبھي دماغ، دل کا — اُف، کیا مصیبت ھے! اگر میں اپني ریشع کے مزاج سے غلط واقف نہیں ھوں، تو یقیناً اُس کا بھي یہي حال ھے. وہ بھي کچھ ایسي ھي خواب کي سي حالت میں ھے!

دایہ

اے وہ تو بڑي بھولي بالي اور پیاري لڑکي ھے!

ناٹن

خیر کیسي ھي ھو. اب تو وہ دل کے ھاتھوں دیواني ھے.

دایہ

اب تم اُسے چاہے جو کہو، اُس کے دل میں تو یہ بات بیٹھ گئي ہے کہ وہ ٹمپلر نہ آدم زاد تھا، نہ اِس دنیا کا رہنے والا تھا، بلکہ کوئي فرشتہ تھا – یہ تو تم جانتے ھي ھو کہ بچپن ھي سے اُس کے ننھے سے دل میں یہ بات جمي ھوئي ھے کہ ایک فرشتہ ھر وقت اُس کي چوکسي کرتا ھے۔ وہ سمجھتي ھے کہ یہ فرشتہ بادلوں میں چھپا ھوا آگ میں اُس کے آس پاس منڈلا رھا تھا، اور ایک دم سے ٹمپلر بن کے اُس کے سامنے آ کھڑا ھوا۔ — مسکراؤ مت۔ کیا خبر، ایسا ھي ھو۔ — خیر، تم چاھے ھنس لو؛ مگر اُسے تو اِس مزیدار وھم کا مزا اٹھا لینے دو۔ آخر یہ کچھ بري بات تو ھے نہیں۔ عیسائي، مسلمان، یہودي سب ھي ایسا سمجھتے ھیں۔

ناٹن

ھاں، مجھے بھي یہ وھم بہت عزیز ھے۔ اچھا دایہ، شاباش، تم ذرا جا کے دیکھو تو سہي

وہ کیا کر رہي ہے . میں اُس سے باتیں کرنا چاہتا ہوں . پھر میں اُس کے وحشي' من کے موجي محافظ فرشتے کو کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈھ نکالونگا . اگر وہ اب تک اِس دنیا میں ہے اور اپني شان کے خلاف نائٹ بنا پھرتا ہے' تو تم یقین جانو میں اُسے ضرور ڈھونڈھ کے چھوڑونگا' اور یہاں لے کے آؤنگا .

دایہ

تم بہت بڑے کام کا بیڑا اُٹھا رہے ہو .

ناٹن

پھر تو اِس پُرلطف وہم کي حقیقت نظر آئیگي' جو اِس سے بھي زیادہ پرلطف ہوگي . اور دایہ یقین رکھو کہ انسان کے دل کو انسان' فرشتہ سے بھي زیادہ بھاتا ہے — ہاں' تو اگر اِس طرح تم یہ دیکھ لو کہ وہ فرشتہ کي متوالي اچھي ہو گئي ہے' تب تو تم مجھے لعنت ملامت نہیں کروگي . خفا تو نہیں ہوگي ؟

دایہ

تم بڑے اچھے آدمي ھو، مگر شریر بھي بڑے ھو! اچھا میں جاتي ھوں . مگر وہ دیکھو تو — وہ خود ھي آرھي ھے .

[ریشع آتي ھے .]

دوسرا سین

ریشع، اور وھي پہلے سین کے افراد

ریشع

اخّاہ! آبّا، یہ تو سچ مُچ تم ھي ھو . میں تو سمجھي تھي تم نے خالي اپني آواز ھي کو اپنے آنے کي خبر دینے کے واسطے آگے آگے بھیج دیا ھے . اب تم کہاں ھو؟ کیا اب بھي پہاڑیوں، جنگلوں اور ندیوں نے ھمیں اور تمھیں الگ کر

رکھا ھے ؟ ابّا ، اب تو ھم تم سب ایک ھي گھر
میں بیٹھے ھوئے ھیں : پھر بھي تم جلدي سے اپني
بیٹي کو گلے نہیں لگاتے . تمھاري مُنّي سي ریشع
تو جلنے سے بال بال بچي : بس جلنے والي
ھي تھي . — نہیں نہیں ، ابّا ڈرو مت جلنے
والي تھي ، جلي تو نہیں . ھائے کیسي بري موت
ھے آگ میں جلنا ! اُف !

ناتن

بیٹي ، میري پیاري بیٹي .

ریشع

تم تو فُرات ، دِجلہ ، اُردن اور خدا جانے کون
کون سے دریا پار کر کے آئے ھوگے . آے ھے ، ابھي
جو میں جل کے مرتي مرتي بچي ھوں ، اُس
سے پہلے میرے دل میں تمھاري طرف سے طرح
طرح کے وھم آتے تھے ، — میں کانپ کانپ
اُٹھتي تھي ، ابا . مگر سچ کہتي ھوں ، جل
کے مرنے سے پاني میں ڈوب کے مرنا مجھے اچھا

لگنے لگا ھے . اُس میں ٹھنڈک سي تو ھوگي .
آدمي خوش خوش هلکا پھلکا سا لگتا ھوگا ،
آیں ؟ پھر بھي — دیکھو ، نه تم ڈوبے ، نه میں
جلي . اب ھم مزے میں رھینگے ، اور خدا کا شکر
کیا کرینگے . میں تو یہي کہونگي کہ خدا پاک
نے اَن دیکھے فرشتوں ھي کو بھیجا ھوگا جنھوں نے
تمھیں اور تمھاري اُس کشتي کو اپنے پروں پر لے کے
پار اُتار دیا . اُسي خدا نے میرے فرشتہ کو حکم
دیا ھوگا کہ آدمي کي صورت میں آکے ، سفید
سفید بگلے کے سے پروں پہ اُٹھا کے مجھے مزے میں
آگ سے باھر نکال لائے —

ناتن

[دل میں]

سفید سفید بگلے کے سے پر ! — ھاں ٹھیک تو
ھے : اِس کا مطلب اصل میں ٹمپلر کے سفید لباس
سے ھے .

ریشع

وہ سب کے سامنے اپنے پروں پر اُٹھا کے مجھے

جلتي آگ سے نکال کے لایا ھے۔ ابّا، میں نے فرشتہ
کو اپني آنکھ سے دیکھا ھے — اور وہ وھي میرا
محافظ فرشتہ تھا۔

ناتن

ھاں، اِس میں کیا شک ھے: ریشع ایسي
ھي ھے کہ فرشتہ اُس کي خدمت میں آئے؛ اور
جیسے ریشع نے اُسے پسند کیا ھے، ویسے ھي اُسے
بھي ریشع پسند آئي ھوگي۔

ریشع

[کچھہ مُسکراتے ھوے]

ابّا، ابّا، یہ تم کس کي تعریفیں کر رھے ھو؟
فرشتے کي کہ اپني؟

ناتن

بیٹي، تم چاھے کچھہ کہو، اصل یہ ھے کہ اگر
وہ ایسا ھي کوئي معمولي انسان ھوتا جیسا ھم روز
دیکھا کرتے ھیں، تب بھي وہ تمھاري ایسي ھي

خدمت کرتا، اور تمھیں وہ فرشتہ ھي نظر آتا —
اور واقعي اُسے فرشتہ کہنا بھي چاھئے .

ریشع

معمولي آدمي نہیں ابّا، فرشتہ، سچ مُچ کا فرشتہ
ابّا — اور تم نے آپ ھي تو مجھے یہ سکھایا ھے کہ
فرشتے بھي ھوا کرتے ھیں، اور جو لوگ ھمارے آسماني
باپ کے بھگت ھیں اُن کي خاطر وہ فرشتوں سے بڑے
بڑے انوکھے کام لیتا ھے . میں بھي تو آخر اُسي
آسماني باپ کو پیار کرتي ھوں .

ناتن

ھاں، اور خدا بھي تمھیں پیار کرتا ھے . وہ
ھر وقت تمھارے اور تم جیسے بچوں کے لئے
طرح طرح کے معجزے دکھایا کرتا ھے : اور ازل
ھي سے دکھاتا آ رھا ھے .

ریشع

یہ باتیں مجھے بہت اچھي لگتي ھیں .

ناتن

اچھا فرض کرو تمھیں کسي ٹمپلر ھي نے بچایا ۔
پھر چاھے یه بات کیسي ھي معمولی ھو اور ھر روز
ھوتي بھي ھو، مگر ھم تم سے یه پوچھتے ھیں کہ
ایک ٹمپلر کا تمھیں اِس طرح آ کے بچا لینا بھي
کیا کچھ کم معجزہ ھے ؟ میں تو کہتا ھوں کہ سب
سے بڑا معجزہ یہي ھے ۔ بات یه ھے کہ ھم روز روز
بہت سے اصلي اور سچے معجزے دیکھتے دیکھتے
اُنھیں معمولي بات سمجھنے لگتے ھیں ۔ اگر یه روز
مرہ کے معجزے نه ھوتے، معجزہ کا نام کسي
عقلمند کي زبان پر نه ھوتا، بلکه صرف بچوں کے
مُنه سے سنائي دیتا جو غیر معمولي اور انوکھي
چیزوں کو مُنه پھیلائے تکا کرتے ھیں ۔

دایه

[ناتن سے]

ذرا سوچو تو سہي ۔ تو کیا اب تمھاري یه
مرضي ھے کہ تم ایسي اینچ پینچ کي باتیں

کرکے اس بیچاری کے پریشان دماغ کو اور بھی
پریشان کر دو ؟ —

ناتن

سنو تو — اچھا یہ بتاؤ کہ میری ریشع کے
واسطے بھلا یہ کچھ کم معجزہ ہے کہ اُسے ایک ایسے
آدمی نے بچایا ہے جو اُس سے پہلے خود بھی
معجزہ کی وجہ سے چھوٹ کے آیا تھا . اور پھر
معجزہ بھی کیسا زبردست معجزہ ! ذرا یہی سوچو
کہ اِس سے پہلے بھی صلاح الدین نے کبھی کسی تمپلر
کی جان بخشی کی ہے ؟ یا کسی تمپلر نے اُس
سے رحم کی التجا یا توقع کی ہے ؟ یا اپنی جان
بچانے کے لئے کبھی اپنی تلوار کے پرتلے یا برچھے
سے زیادہ کوئی چیز پیش کی ہے ؟

ریشع

ابّا جان ، یہ تو وہی بات ہوگئی جو میں کہہ
رہی ہوں . بھلا اِس سے کیا یہ نہیں معلوم ہوتا
کہ اصل میں وہ تمپلر ومپلر کچھ نہیں تھا ،
خالی صورت ہی ایسی تھی . سمجھنے کی بات

ھے کہ جب کوئي قیدي ٹمپلر اپني جان کے ڈر کے مارے یروشلم کے پاس بھي نہیں پھٹک سکتا، جب کسي خدا کے بندے کي اتني مجال نہیں کہ یہاں بے کھٹکے مزے میں گھوما کرے — تو پھر یہ کیسے ھوا کہ ایک ٹمپلر اُس رات یوں ھي پھرتا پھراتا آ گیا اور میري جان بچا گیا ؟

ناتن

بھئي کیا بات دماغ سے اُتاري ھے ! لے اب بولو، دایہ، کیا کہتي ھو؟ تم نے ھي تو مجھے بتایا تھا کہ وہ یہاں گرفتار ھو کے آیا تھا . مجھے یقین ھے کہ تمہیں اُس کا کچھ اور حال بھي معلوم ھے .

دایہ

ھاں، لوگ کہتے تو ایسا ھي ھیں . بلکہ یہ بھي کہتے ھیں کہ سلطان نے بس ایک اِسي ٹمپلر کي جان بخشي کي تھي، اور وہ بھي اس واسطے کہ سلطان کا کوئي بڑا عزیز بھائي تھا، اور اِس ٹملپر کي شکل اس سے بہت ملتي تھي . اتني

بات تو ضرور ھے کہ سلطان کے اُس بھائي کو
مرے ھوئے کوئي بیس برس ھو چکے ھیں . نہ
تو ھمیں اُس کے نام کي خبر ھے ' نہ یہ معلوم
کہ وہ کس میدان میں مرا . اس واسطے مجھے
اس سارے قصہ کا یقین نہیں آتا : سب من گھڑت
سي کہاني معلوم ھوتي ھے .

ناتن

کیوں ' دایہ ! اس میں یقین نہ کرنے کي کیا
بات ھے ؟ آخر تم اور لوگوں کي طرح اِس سیدھي
سادي سي بات کو جھوٹ ٹھیرا کے کوئي اور ایسي
بات فرض کر لینے سے رھیں جس کا اور بھي یقین
نہ آئے . — صلاح الدین کو اپنے رشتہ داروں سے بہت
محبت ھے . تو پھر یہ کون سے اچنبھے کي بات ھے
کہ اُسے اپني جواني میں اپنے کسي بھائي سے خاص
محبت ھو ؟ دنیا میں کیا دو آدمیوں کي صورتیں
نہیں ملا کرتیں ؟ کیا بہت سا زمانہ گزر جانے سے
آدمي کسي کو بھول بھي جاتا ھے ؟ اور یہ کب
سے ھونے لگا کہ کسي سبب کا کوئي نتیجہ ھي

پیدا نہ ہو؟ آخر اِس میں کس بات کا تمھیں یقین نہیں آتا؟ دایہ! تم تو بڑي عقلمند ہو: تمہارے لئے تو اِس میں کوئي بھي انوکھي بات نہیں ہو سکتي. اور تم نے جو معجزہ بیان کیا ہے اس میں بس اتني سي کسر ہے کہ اُسے عقل نہیں مانتي.

دایہ

تم تو پھر ہنسي کرنے لگے!

ناتن

ہاں، اِس واسطے کہ تم بھي تو میرا مزاق اُڑا رہي ہو. — خیر بھئي، جو کچھ ہو، مگر ریشع! تمہارا بچ نکلنا معمّا ہي ہے. یہ خدا ہي کا کام ہے، جو بادشاہوں کے بڑے سے بڑے جوڑ توڑ اور اُن کے مضبوط سے مضبوط منصوبوں کو ایک کچے دھاگے سے قابو میں کئے ہوے ہے. یہ خدا کا مذاق — نہیں، اُس کي قدرت کے کھیل ہیں.

ریشع

اچھا ابّا جان، میري هي غلطي سهي . مگر تمهیں خوب معلوم هے کہ میں جان بوجھ کے غلطي نهیں کیا کرتي !

ناتن

هاں، مجھے خوب معلوم هے : بلکہ تم تو همیشہ یهي چاهتي هو کہ صحیح بات معلوم هو . دیکھو، کسي قدر محراب نما پیشاني، ایک خاص وضع کي تراشي هوئي ناک، پتلي لکیر سي بھویں اور اُن کے نیچے اُبھري هوئي ذرا چپٹي سي هڈي، ایک تحریر، ایک خم، ایک خط، ایک ذرا سا گڑھا، ایک تِل — ایک طرف تو یورپ کے ایک وحشي* کے چهرے میں ان سب باتوں کا جمع هونا، اور دوسري طرف ایشیا میں تمهارا آگ سے اس طرح بچنا ! میں تو عجیب باتوں کے ڈھونڈھنے والوں سے یہ پوچھتا هوں کہ یهي بات کیا کم اچنبھے کي هے ؟ پھر اِس کي کیا ضرورت هے کہ خواہ مخواہ کسي فرشتے هي کو کھینچ کھانچ کے اس میں لایا جائے .

دایه

اچھا ناتن، جو تم مجھے بولنے دو تو میں یہ پوچھوں کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہي سچ سہي : پر یهي سمجھ لینے میں کون سا حرج ہے کہ اُسے فرشتے هي نے بچایا هے، کسي معمولي انسان نے نہیں بچایا؟ — بلکہ ایسا سمجھنے میں یہ خوبي هے کہ همیں یہ معلوم ہونے لگتا هے کہ هم اپنے اس سب سے پہلے نجات دینے والے سے نزدیک هو گئے هیں جس کي تھاہ کو پہنچنا مشکل هے .

ناتن

یہ غرور هے، خالي غرور، اور کچھ نہیں . یہ تو ایسا هي هے کہ جیسے لوهے کي هنڈیا چاندي کي بننا چاهے تو وہ یہ کہے کہ مجھے چولھے پر سے چاندي کے چمٹے سے اُٹھاؤ . تم پوچھتي هو اِس میں کیا حرج هے؛ اور میں تم سے یہ پوچھتا هوں کہ ایسا سمجھنے میں خوبي کیا هے؟ تمہارا یہ سمجھنا کہ تم ایسا سمجھ کے خدا سے اور زیادہ قریب هو جاؤگي، یا تو بیوقوفي هے یا بے ادبي! — اور سچ پوچھو تو

اِس سے نقصان هي هوتا هے ۔ اچھا، جو کچھ میں کہتا هوں اُسے کان دھر کے سنو اور سچي سچي خدا لگتي بات کہو ۔ — جس شخص نے اُس کي جان بچائي هے، اب چاهے وہ کوئي هو، میرا خیال هے کہ، تم اور تم سے زیادہ ریشع یہ چاهتي هوگي کہ اِس شخص کي کچھ خدمت کي جائے ۔ اگر وہ فرشتہ هي هے، تو یہ بتاؤ کہ اُس کي کیا خدمت کر سکتي هو ؟ — شاید اُس کا شکریہ ادا کروگي ؛ یا اُس کے سامنے ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھروگي، اس سے التجائیں کروگي ؟ یا شاید یہ کرو کہ اُس کا خیال هي کر کر کے بڑي عقیدت کے ساتھ اپنے آپ کو گُھلا ڈالوگي ؛ یا نہیں تو، اُس کے تیوهار کے دن روزہ رکھوگي اور اُس کے نام سے خیرات دوگي ۔ — اور یہ سب بے فائدہ ! میرا خیال تو یہ هے کہ تمھاري پرهیزگاري سے خود تمھیں اور تمھارے پڑوسیوں کو جتنا فائدہ هوتا هے اُتنا اُسے هرگز نہیں هوتا ۔ تمھارا فرشتہ نہ تو تمھارے روزوں سے موٹا هوتا هے، نہ تمھاري خیراتوں سے امیر ؛ نہ تمھاری عقیدتمندي کے جوش اور ولولے

ي کچھ شان بڑھتي هے، اور نه تمهاري
ایمانداري سے وه زیاده مضبوط هوتا هے . — کیوں، هے
یا نهیں ؟ اور اگر وه آدمي هے، تو کیسا زمین
آسمان کا فرق هے !

دایه

هاں ! میں مانتي هوں، جو وه انسان هوتا تو همیں
شکریه ادا کرنے کا زیاده موقع دیتا . خدا هي جانتا
هے همارا کیسا کیسا جي تڑپا هے کہ هم بهي اُس
کے ساتھ کچھ سلوک کرتے . پر اُس نے تو هم سے
کچھ چاها هي نهیں : اور نه اُسے کچھ ضرورت
تهي . وه تو ایسا تها جیسے اُسے دنیا کي کسي چیز
سے واسطه هي نهیں اور اُس کي نیت بالکل بهري
هوئي هے . وه تو فرشتوں کي طرح کسي چیز کي
پرواه هي نهیں کرتا . بس اپنے حال میں مگن
هے . اور فرشتے ایسے هي هو بهي سکتے هیں .

ریشع

اور جب وه آخر هماري نظروں سے غائب
هوگیا، تو —

ناتن

غائب هو گیا ؟ اخر کیسے ؟ — کھجوروں کے
نیچے ؟ — پھر نہیں دکھائي دیا ؟ یه بات کیا
ھے ؟ — معلوم هوتا ھے تم لوگوں نے اُسے کہیں اور
بھي تلاش کیا ھے —

دایه

نہیں هم نے تو نہیں کیا .

ناتن

نہیں تلاش کیا ! دایه ، ایسا بھي هو سکتا
ھے ؟ اب ذرا اپنے اُن واهیات خوابوں کي بیہودگي
دیکھو. تم لوگ بھي عجیب خبطي هو . تمہیں
بھي کیا کیا مزے کے خواب دکھائي دیا کرتے هیں !
اور جو تمہارا فرشته بیمار پڑا کُڑھ رها هو تو
کیا هو ؟

ریشع

بیمار !

دایه

نهیں، یه نهیں هو سکتا، هرگز نهیں .

ریشع

میرا تو جیسے سارا بدن کانپ رها هے . دایه، میں تو سُن هوئي جا رهي هوں . میرا ماتها تو دیکهو . ابهي ابهي گرم تها : اتني سي دیر میں ٹهنڈا برف هو گیا .

ناٹن

وه کوئي فرنگي هے . همارے گرم ملک میں رهنے کي اُسے عادت نهیں هے . ابهي عمر بهي کم هے : تکلیف اُٹهانا نهیں جانتا، اور اپنے فرقه کے روزوں اور راتوں کي عبادتوں کي بهي اُسے عادت نهیں هے .

ریشع

بیمار هے ! بیمار !!

دایه

نهیں بیٹا ! ناٹن کا مطلب یه هے که ایسا

هونا ممکن بھي ھے .

ناتن

ھاں ھاں، وہ پڑا ھوا ھے . نہ اُس کے پاس کوئي دوست آشنا ھے اور نہ اتنا روپیہ ھے کہ کہیں سے کوئي دوست کرایہ ھي پر لے آئے .

ریشع

اے ابّا ! اب کیا ھوگا ؟

ناتن

وہ بیچارا یوں ھي پڑا ھے . نہ کوئي دیکھنے بھالنے والا ھے، نہ ھمدرد ھے نہ مددگار - وہ مصیبت کا اور موت کا شکار ھے .

ریشع

کہاں، کہاں ؟ کون ؟

ناتن

وھي جو ایک ایسي لڑکي کے واسطے آگ میں کُود

پڑا تھا، جسے اُس نے کبھي دیکھا بھي نہ تھا —

دایہ

ناٹن، بس اب بچاري لڑکي پر رحم کرو.

ناٹن

جو خدا کي اُس بندي سے، جسے اُس نے بچایا تھا، بات بھي نہیں کرتا، اُس کي طرف آنکھہ اُٹھا کے بھي نہیں دیکھتا — صرف اِس واسطے کہ کہیں اُسے شکریہ نہ ادا کرنا پڑے —

دایہ

ناٹن! بس اب اِس بچاري پر رحم کرو.

ناٹن

نہ اُسے پھر کبھي دیکھنا چاھتا ھے، بجز اِس کے کہ اُسے پھر کسي اور مصیبت سے بچائے. اب تمہیں کہو کہ. وہ سوا انسان کے اور کون ھو سکتا ھے؟

دایه

ذرا سنو تو سہی . ذرا دیکھو تو ـــ

ناٹن

اور اب اپنے مرتے دم ' سوا اس کے کہ اُسے اپنے نیک کام کا علم هے اور کوئي چیز اُسے آرام دینے والي نہیں هے !

دایه

بس جانے دو . تم تو اِس بچاري کو مارے ڈالتے هو !

ناٹن

اور تم اُس بچارے کو مارے ڈالتي تھیں : بلکہ شاید مار بھي ڈالا هو . ریشع ' ریشع ! سنو ' میں نے تمھیں یه دوا دي هے ' زهر نہیں دیا . یقین رکھو وہ زندہ هے . ـــ ذرا سنبھلو . ـــ غالباً وہ بیمار نہیں هے : بالکل نہیں .

ریشع

ابّا، تمھیں یقین ھے کہ وہ — مَرا نہیں ؟ بیمار بھي نہیں ، آیں ؟

ناتن

ھاں، یقیں جانو نہیں مرا . خدا اِس دنیا میں بھي آدمیوں کو اُن کي نیکیوں کي جزا دے دیا کرتا ھے . — اچھا بیٹا، اب تم جاؤ . مگر سنو، میں تمھیں ایک بات بتاتا ھوں : اور وہ یہ ھے کہ عقیدت کے جوش میں آ جانا بہت آسان ھے، مگر نیک کام کرنا بہت مشکل ھے . سست اور کمزور بندوں کي عادت ھے، چاھے انھیں اس کا احساس نہ ھو، کہ وہ جوش عقیدت سے جھومنے لگتے ھیں، اور اِس بہانے سے نیک کام کرنے کي تکلیف سے بچ جاتے ھیں .

ریشع

ابّا جان ! اب مجھے کبھي اکیلا مت چھوڑنا . — تو کیا تمھارا خیال ھے وہ کہیں اور چلا گیا ؟

ناتن

ہاں! اور نہیں تو کیا؟ اچھا اب تم جاؤ —
جاؤ . — مگر ہاں، وہ مسلمان آدمی کون ہے، جو
اِس طرح حیران ہو ہو کے میرے لدے پھندے اُونٹوں
کو دیکھ رہا ہے؟ تم اِسے جانتی ہو؟

[ریشع چلی جاتی ہے .]

دایہ

ہائیں! بھول گئے؟ یہ وہی تمہارا درویش ہے .

ناتن

وہ کون؟

دایہ

اَے تمہارا وہی درویش، جو تمہارے ساتھہ
شطرنج کھیلا کرتا تھا . ہاں، وہی تو ہے .

ناتن

حافی*؟ یہ تو وہ نہیں ہے .

دایه

هاں، بات یه هے نه کم وہ اب سلطان کا خزانچي هو گیا هے.

ناتن

حافي؟ — اب پھر تم اپنے وهي خواب دیکھنے لگیں. — هاں، هاں یه تو سچ مچ وهي هے — لو وہ تو اِدھر آ رها هے. جاؤ، جلدي اندر چلي جاؤ. دیکھیں کیا خبر لایا هے.

تیسرا سین

ناتن اور درویش

درویش

هاں ذرا خوب اچھي طرح آنکھیں پھاڑ کے دیکھو.

ناتن

ارے میاں یہ تم هي هو یا کوئي اور هے ؟ — درویش اور یہ ٹھاٹھ !

درویش

پھر کیوں نہ هوں ؟ کیا درویشوں سے دنیا کا اور کوئي کام لیا هي نہیں جا سکتا هے ؟

ناتن

هاں ، شاید . — مگر بھئي ، میرا تو یہي خیال هے کہ اصلي درویش کو کبھي یہ خیال نہ آتا هوگا کہ اُس سے اور کچھہ بھي کام لیا جائیگا .

درویش

قسم هے رسول کي ؛ ممکن هے میں اصلي درویش نہ هوں : مگر جب کوئي مجبور هو جائے تو —

ناتن

مجبور هو جائے ! درویش ؟ — درویش ، اور

مجبور هو جائے! کوئي مجبور هي کیوں هو؟ اور پهر خاص کر ایک درویش ؟ اچها ؛ تو وہ کس بات پر مجبور هو جائے ؟

درویش

اِس پر کہ اُس سے کسي کام کو کہا جائے — بلکہ خوشامد کي جائے — اور وہ یہ بهي سمجهتا هو کہ کام اچها هے ' تو وہ درویش ایسا کام کرنے پر مجبور هے .

ناٹن

هاں ' یہ تو تم سچ کہتے هو — آؤ میاں ' آؤ . ذرا تمهیں سینے سے لگا لوں — تم اب بهي میرے دوست هو ؟

درویش

میاں پہلے یہ کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ اب میں کیا هو گیا هوں .

ناٹن

اُنہہ . چاهے تم کچهہ هي هو گئے هو !

درویش

اچھا اگر میں سلطنت کا چھوٹا موٹا سا خادم ہو گیا ہوں ، اور اِس وجہ سے تم میری دوستی کو پسند نہ کرو ، تو کیسا ؟

ناتن

اگر تمہارا دل اب بھی درویش ہے ، تب تو مجھے کوئی فکر نہیں ، کسی طرح نباہ ہی لونگا . رہا تمہارا عہدہ : میری نگاہ میں تو اُس کی قدر اُتنی ہی ہے جتنی تمہارے اِس لباس کی ، بس .

درویش

اور جو تمہیں اُس عہدے کا ادب کرنا پڑے ، تب ؟ بھلا بوجھو تو وہ کیا عہدہ ہے ؟ کیوں ، کیا سوچنے لگے ؟ — اچھا ، یہ بتاؤ کہ اگر تم بادشاہ ہوتے ، تو میں تمہارے دربار میں کیا ہوتا ؟

ناتن

درویش ہوتے اور کیا ہوتے . یا زیادہ سے زیادہ تم میرے — باورچی ہوتے !

درویش

بجا ھے ، تا کہ جناب کے پاس رہ کے سیکھا سکھایا بھي بھلا دیتا . —— باورچي ، چہ خوش ! آپ نے خانساماں ھي کیوں نہ کہ دیا ؟ —— میں سچ کہتا ھوں آپ سے زیادہ تو صلاح‌الدین میري قدر کرتا ھے . میں اُس کا خزانچي ھو گیا ھوں .

ناقن

تم ؟ —— سلطان کے ھاں ھو ؟

درویش

میرا مطلب یہ ھے کہ میں اُس کے ذاتي خزانے کا داروغہ ھوں . بیت‌المال اب بھي اُس کے باپ کے قبضے میں ھے —— میں فقط اُس کے گھر کا خزانچي ھوں .

ناقن

اُس کا گھر بھي تو خاصہ بڑا ھے .

درویش

بلکہ جتنا تم سمجھتے ہو اُس سے بھي بڑا .
وہ ہر فقیر کو اپنے گھرانے میں سمجھتا ھے .

ناتن

مگر ' صلاح‌الدین کو تو ان کمبختوں سے اتني
نفرت ھے --

درویش

کہ اُس نے قسم کھا لي ھے کہ ان کو سرے سے
مٹا ھي کے چھوڑونگا -- چاھے ایسا کرنے میں میاں
صاحب خود بھي فقیر ھو جائیں .

ناتن

ھاں ' یہي میں بھي کہنے کو تھا .

درویش

بلکہ یوں کہو کہ وہ ابھي سے کنگال ھو گیا ! ہر
روز شام تک اُس کا خزانہ خالي ' بلکہ خالي سے

بھي بدتر، هو جاتا هے. صبح کے وقت جو ایک
جوار بھاٹا سا آتا هے، وہ دوپہر تک اُتر اُترا کے
ختم بھي هو جاتا هے۔

ناتن

کیونکہ اُس کے ایک حصے کو نہریں چوس
جاتي هیں، جن کو روکنا اور بند کرنا بالکل
ناممکن هے.

درویش

ٹھیک!

ناتن

میں سب جانتا هوں!

درویش

اول تو یہي بُرا هے کہ بادشاہ گِدھوں کي طرح
مُردوں پر جا پڑیں. مگر یہ اس سے بھي دس
گُنا زیادہ بُرا هے کہ وہ خود هي گِدھوں کے سامنے
مُردار بن جائیں.

ناتن

نہیں درویش ' اب ایسا بھي نہ کہو ۔

درویش

صاحب ' یوں کہ دینا تو بہت آسان ہے ۔ چلئے ' اگر میں اپنے عہدہ سے استعفا دے دوں اور آپ کو اپني جگہ کرا دوں ' تو بتائیے آپ مجھے کیا دینگے ؟

ناتن

اچھا ' تمہیں آمدني کیا ہوتي ہے ؟

درویش

مجھے ؟ کچھ زیادہ نہیں ۔ مگر تم تو اس سے موتے ہو جاؤگے ' کیونکہ جب اُس کا صندوق خالي ہوجائے — اور ایسا اکثر ہوتا ہے — تو تم مزے میں اپني تھیلیوں کا مُنہ کھول دینا ۔ خوب دھڑا دھڑ قرض دینا ' اور سود در سود میں جتنا چاہنا پیٹ بھر کے وصول کر لینا ۔

ناتن

سود در سود کے نفع پر بھي سود، آیں ؟

درویش

ھاں، اور کیا ۔

ناتن

اور اِس طرح ھوتے ھوتے میري ساري پونجي سود در سود کا ایک زبردست انبار ھو جائیگي ۔

درویش

للچاتے تو ضرور ھوگے، دوست! اور اگر واقعي تم نہیں چاھتے تو اِسي وقت دوستي کے ختم ھو جانے کي دستاویز لکھہ دو ۔ ناتن، مجھے تم پر بڑا بھروسہ تھا !

ناتن

یہ کیا؟ درویش، تمھارا مطلب کیا ھے ؟

درویش

مطلب یہ ھے کہ میں سمجھے بیٹھا تھا کہ

بس اب میرا کھاتہ تمہارے ہاں کُھل جائیگا ' اور
اِس طرح مجھے اپنے فرائض کے انجام دینے میں
پوري مدد ملیگي ۔ — مگر تم سر ہلاتے ہو ۔

ناتن

دیکھو بھئي ' اب کوئي غلط فہمي نہ رہنا
چاہئے ' اور اِس بات کو خوب سمجھ لینا چاہئے
کہ — کہ ناتن کے پاس جو کچھ ہے اُسے درویش
حافي ہر وقت اپنے کام میں لا سکتا ہے ۔ — مگر
ہاں وہ حافي ' وہ صلاح الدین کا ملازم ' جو — جو —

درویش

ہاں ہاں ' یہ تو میں خوب سمجھتا اور جانتا
ہوں کہ تم جتنے عقلمند ہو اُتنے ہي نیک بھي
ہو ۔ تم نے جن دو حافیوں کا فرق بتایا ہے ' وہ
بہت جلد ایک دوسرے سے الگ ہو جائینگے ۔ دیکھو
میرے عہدے کي یہ وردي مجھے صلاح الدین نے
دي ہے ۔ یاد رکھو کہ ابھي اِس کا رنگ اُترنے بھي
نہ پائیگا اور یہ پھٹنے بھي نہ پائیگي — اور

درویش کا لباس ایسا ھي ھونا بھي چاھئے — کہ یہ یروشلم میں کسي کھونٹي پر ٹنگي ھو گي ' اور میں ھلکے پھلکے کپڑے پہنے ننگے پاؤں اپنے گروؤں کے ساتھہ یہاں سے دور ھندوستان میں گنگا جي کي جلتي بلتي ریت میں پھرتا نظر آؤنگا . سمجھے ؟

ناتن

تم سے ایسي ھي امید ھے .

درویش

بلکہ اُن کے ساتھہ شطرنج بھي کھیلونگا .

ناتن

اس سے بڑھ کے تمھیں اور کیا نعمت چاھئے !

درویش

اچھا ' اب یہ سوچو کہ اِس عہدے کو قبول کرنے میں مجھے لالچ کیا تھا . تم سمجھتے ھو گے کہ میں نے دولت کے واسطے ایسا کیا ' کہ پھر مجھے کسي

سے بھیک نہ مانگنی پڑے اور دوسرے فقیروں میں
امیر بن کے رهنے لگوں ، اور مجھے اتنی طاقت
حاصل هو جائے کہ کسی غنی فقیر کو ایک
دم سے محتاج امیر بنا دوں ؟

ناتن

نہیں ، میں یہ تو نہیں سمجھتا تھا کہ تمہاری
یہ نیت هوگئی .

درویش

هاں ، بات کچھ اور هی هے ؛ اور اس سے بھی
زیادہ نامعقول هے . اصل میں هوا یہ کہ آج تک
میں کسی کی خوشامد کے دَم میں نہیں آیا .
مگر اب جو صلاح الدین ایک خبط میں مبتلا هو گیا ،
تو اُس کی اِس نیک نیتی نے مجھے پھُلا دیا —

ناتن

وہ کیا ؟

درویش

صلاح الدین نے کہا کہ " ایک فقیر هی خوب

بتا سکتا ھے کہ فقیر بیچارے کس مصیبت میں مبتلا رھتے ھیں، اور اُسے یہ بھي تجربہ ھوتا ھے کہ فقیروں پر کس طرح جي کھول کر بخشش کرني چاھئے. تجھ سے پہلے جو شخص میرے ھاں خزانچي تھا وہ بڑا ھي روکھا پھیکا، خشک اور سخت سا آدمي تھا، جب کبھي روپیہ دیتا بھي تھا تو بہت ھي بد تمیزي سے. ھر شخص کا حال کھود کھود کے پوچھتا تھا. کسي کي حاجت معلوم کر کے اُس کي تسلي ھي نہیں ھوتي تھي، بلکہ حاجت کا سبب بھي پوچھتا تھا تاکہ اُس کے مطابق سنبھل کے اور ناپ تول کے دے. مگر — حافي ایسا نہیں کر سکتا، اور اُس کي وجہ سے صلاح‌الدین ایسا سخت دل اور کنجوس بھي نہیں معلوم ھوگا. وہ کچھ پاني کا رکا ھوا نل تھوڑا ھي ھے کہ اندر صاف صاف پاني جاتا ھے، مگر نکلتا ھے تو گندا ھوکے اور رک رک کے. حافي میري ھي طرح سوچتا ھے، اور میري ھي سي حس بھي اُس میں ھے.“ — تو، سمجھے بھي؟ یوں چڑیمار نے بانسري بجاتے بجاتے آخر چڑیا کو پھانس ھي

لیا . — میں بھي کیسا احمق ھوں ! ایک احمق کے ھاتھوں احمق بن گیا .

ناتن

تھہرو ، ٹھہرو ، یہ کیا بک رھے ھو ؟

درویش

اور کیا جي ! لے اب یہ پرلے درجے کي حماقت نہیں تو اور کیا ھے کہ آدمي ھزاروں پر ظلم توڑے ، تباہ کر کے رکھہ دے ، لوٹ کھائے ، اُن کا ستیاناس کر دے ، ناحق کو ستائے — اور یہ سب صرف اس لئے کہ چند آدمي اُسے بڑا مخیر سمجھیں ! تم ھي کہو کہ یہ حماقت اور لغویت ھے یا نہیں کہ آدمي خواہ مخواہ بھي اللہ کے فضل و کرم کي نقّالي کرے . اُس کا فضل تو اچھے برے سب کے لئے عام ھے . وہ دھوپ کي کرنوں اور مینہ کے چھینٹوں سے آبادی ویرانے ، سب ھي جگہ کو فیض پہنچاتا ھے . یہ تو آدمي جب کرے کہ اُس کا خزانہ بھي خدا کے خزانے کي طرح بھرپور ھو . یہ حماقت نہیں تو اور کیا ھے کہ —

ناتن

اچھا بس اب رھنے دو ' ختم کرو .

درویش

نہیں ' ذرا مجھے اپني بیوقوفي تو بتا لینے دو . یہ حماقت نہیں تو اور کیا ھے کہ میں ایسي ایسي حماقتوں میں خوبیاں ڈھونڈتا پھروں ' اور پھر خوبیوں کے لئے ان حماقتوں میں خود بھي شریک ھو جاؤں . — کیوں ! اب اِس کا کیا جواب ھے ؟

ناتن

حافي ! دیکھو میں بتاؤں . تم سے جتني جلدي ھو سکے اپنے صحرا کا راستہ لو . مجھے ڈر ھے کہ تم انسانوں میں رھتے رھتے کہیں انسانیت سے بھي نہ جاتے رھو .

درویش

ھاں بھئي ' تم ٹھیک کہتے ھو . مجھے بھي یہي ڈر تھا . اچھا رخصت !

ناتن

بھلا اب ایسي بھي کیا جلدي ھے ؟ حافي ! تھہرو تو سہي . ارے میاں ، صحرا بھاگا جاتا ھے کیا ؟

[اپنے آپ سے]

وہ سُن بھي رھا ھے کہ نہیں — ارے میاں ھوت !! — وہ تو چلا بھي گیا . افوہ ، کیسي چُوک ھوئي ھے : میں نے اِس سے اپنے اُس تمپلر کا حال بھي نہ پوچھا اُسے ضرور اُس کا حال معلوم ھوگا .

چوتھا سین

[دایہ جلدي جلدي گھبرائي ھوئي ناتن کے پاس آتي ھے .]

دایہ

ناتن ! ناتن !

ناتن

ھاں ، کیا ھے ؟ کیا چاھتي ھو ؟

دایه

آے وہ پھر دکھائي دیا ھے . وہ پھر وھاں آیا ھے !

ناتن

کون، دایه ؟ کون ؟

دایه

وہ ! وہ !

ناتن

وہ — وہ — وہ تو بہت سے مارے پھرتے ھیں . آخر کچھہ معلوم بھي ھو کون ؟ مگر ھاں، میں سمجھا : تمہارا "وہ" تو ایک ھي ھے . — یہ نہیں ھو سکتا . چاھے وہ فرشتہ ھي ھو، ایسا نہیں ھو سکتا .

دایه

وہ پھر کھجوروں کے نیچے آ کے ٹہل رھا ھے، اور کبھي کبھي کھجوریں بھي توڑتا ھے .

ناتن

اور کھاتا بھي ھے ؟ — تمپلر ھو کے بھي ایسا

کرتا ھے !

دایه

تم مجھے ناحق کیوں دق کرتے ہو ؟ لڑکي کي للچائي ہوئي آنکھ نے اُسے پہلے ھي کھجوروں کے اُس جھنڈ میں بھانپ لیا ھے : اور وہ جہاں جاتا ھے اُسي کو تکتي رھتي ھے . وہ تم سے بڑي خوشامد سے قسمیں دلا کے کہتي ھے کہ تم ابھي اِسي وقت اُس کے پاس چلے جاؤ . ذرا جلدی کرو . وہ کنتھرے میں سے تمھیں اشارہ سے بتا دیگي کہ وہ اب بھي وھیں پھر رہا ھے یا اُدھر کھیتوں کي طرف نکل گیا ھے . ناتن ، جلدي کرو ، ذرا جلدي !

ناتن

ابھي تو میں اونٹ سے اترا ھي ھوں کیا یوں ھي چلا جاؤں ؟ یه بھي کوئي ڈھنگ ھے ؟ تم خود ھي کیوں نه چلي جاؤ اور اُس سے کہ دو کہ میں واپس آ گیا ھوں . یقین جانو وہ گبھرو میرے گھر سے اسي واسطے بچا بچا پھرتا ھے کہ میں ، گھر کا مالک ،

یہاں نہیں تھا . اور اب کہ ریشع کا باپ اُسے اِس طرح بلا رہا ہے ' وہ خوشی خوشی آ جائیگا . — جاؤ جا کے اُس سے کہہ دو کہ میں بلا رہا ہوں ' اور دل سے چاہتا ہوں کہ وہ آ جائے .

دایہ

اِس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا . وہ تمہارے پاس کبھی جو آئے . — صاف ہی کیوں نہ کہوں کہ وہ کسی یہودی کے ہاں نہیں جاتا : بس ؟

ناتن

پھر بھی ' تم جاؤ تو سہی . اور کچھ نہیں تو اُسے ذرا وہاں ٹھہرا ہی لو . اور جو یہ بھی نہیں کم سے کم اُسے اپنی نگاہ ہی میں رکھو . — جاؤ ' میں بھی تمہارے پیچھے ہی پیچھے آتا ہوں .

[ناتن مکان کے اندر جاتا ہے ' اور دایہ باہر .]

پانچواں سین

ایک کشادہ مقام جس پر کھجور کے درخت سایہ کئے ہوئے ہیں۔ ایک ٹمپلر کھجوروں میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے۔ خانقاہ کا ایک غریب راہب برادر اُس کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلہ سے چلا آتا ہے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ٹمپلر سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔

ٹمپلر

[دل میں]

ظاہر ہے کہ یہ شخص محض وقت کاٹنے کے لئے میرے پیچھے نہیں پھر رہا ہے — یہ میرے ہاتھوں کو کس طرح کَن انکھیوں سے دیکھ رہا ہے ! —

[برادر سے]

بھائی صاحب ! ...... یا شاید یوں کہنا چاہئے کہ بابا صاحب — آیں ؟

برادر

نہیں صاحب، صرف برادر — بلکہ محض ایک غریب راہب برادر. فرمائیے، ارشاد ؟

تھپلر

ہاں تو بھائي صاحب، بھلا میرے پاس کیا دھرا ہے؟ خدا جانتا ہے، میرے پاس کچھ بھي نہیں ہے.

برادر

خیر، میں پھر بھي آپ کا دلي شکریہ ادا کرتا ہوں. آپ جو کچھ دیتے ہوں خدا آپ کو اُس سے ہزار گنا زیادہ دے. سخي کے لئے دل چاھئے، پھر سخاوت کي کیا حقیقت ہے. — اور مجھے حضور کے پاس خیرات مانگنے کے لئے بھیجا بھي نہیں گیا ہے.

تھپلر

تو کیا آپ کو بھیجا گیا ہے ؟

برادر

جي هاں، خانقاه سے .

تمپلر

جہاں سے مجھے ابھي امید تھي کہ زائرین کي ذرا مرا سي خوراک مل جائیگي .

برادر

بات یہ هے کہ دسترخوان پہلے هي سے گھر گیا تھا . مگر آپ اب میرے ساتھ واپس چلیئے .

تمپلر

وہ کیوں ؟ یہ تو صحیح هے کہ مجھے گوشت چکھے هوئے ایک زمانہ هوگیا هے . مگر خیر، حرج هي کیا هے . اب تو کھجوریں بھي پک گئي هیں .

برادر

جناب، آپ اِس پھل کي طرف سے اگر محتاط هی رهیں تو بہتر هے . زیادہ کھایا جائے

تو اِس سے اُلٹا نقصان ھي ھوتا ھے. یہ طحال کو بڑھاتا ھے، اور خراب خون پیدا کرتا ھے.

تھپلر

فرض کیجئے مجھے سوداویت ھي پسند ھو، تو پھر؟ مگر صاحب، یہ تو ظاھر ھے کہ آپ کو میرے پاس اِس احتیاط کي تاکید کرنے کي غرض سے نہیں بھیجا گیا تھا!

برادر

جي نہیں، مگر مجھے آپ کا پتہ لگانے اور سُن گن لینے کے لئے بھیجا گیا ھے.

تھپلر

اور آپ مجھ ھي سے ایسا کہہ بھي رھے ھیں، خوب!

برادر

کیوں نہ کہوں؟

تمپلر

[دل میں]

یہ بھي کوئي بڑا ھي مکار راھب معلوم ھوتا ھے .

[برادر سے]

تو کیا آپ کي خانقاہ میں آپ جیسے اور حضرات بھي ھیں ؟

برادر

مجھے نہیں معلوم . مگر جناب ' آخر مجھے حکم کي تعمیل تو کرني ھي ھے .

تمپلر

تو کیا آپ بے چون و چرا تعمیل کرتے ھیں ؟

برادر

جناب بندہ ' اگر چون و چرا کروں تو پھر تعمیل ھي کیا ھوئي ؟

تھپلر

[دل میں]

دیکھا نہ ! آخر سادگی ھي کي جیت رھتي ھے . —

[برادر سے]

دیکھیئے آپ مجھ پر اعتبار کیجیئے اور یہ بتا دیجیئے کہ وہ کون بزرگ ھیں جو اِس طرح میرے حال کي چھان بین کر رھے ھیں ؟ — اور یہ تو میں قسم کھا کے کہ سکتا ھوں کہ آپ خود وہ شخص نہیں ھیں .

برادر

بھلا ایسي بات میرے لئے مناسب ھے ؟ یا مجھے اِس سے کچھہ فائدہ ھوسکتا ھے ؟

تھپلر

پھر وہ ھے کون جس کے لئے ایسا کرنا بھي مناسب ھے اور اُسے اِس سے فائدہ بھي ھے ؟ آخر اُسے میرے بارے میں اتنا تجسس کیوں ھے ؟ وہ ایسا کون شخص ھے ؟

براد‌ر

میرے نزدیک تو ایسا شخص بطریق ہے . اُسي نے مجھے آپ کے تعاقب میں بھیجا ہے .

ٹمپلر

بطریق ! کیا اُسے یہ بھي معلوم نہیں ہے کہ اِس سفید عبا پر اِس سرخ صلیب کے کیا معني ہیں ؟

براد‌ر

جي ہاں' یہ تو میں بھي جانتا ہوں !

ٹمپلر

خیر بھائي صاحب' یوں ہي ہے' تو لیجئے سنیئے . میں ایک ٹمپلر ہوں' اور قیدي ہوں . بلکہ یہ بھي بتائے دیتا ہوں کہ میں تبنین میں گرفتار ہوا تھا' یعني اُس قلعہ میں جسے ہم عارضي صلح کے بالکل آخري وقت میں فتح کرنے کے خواہشمند تھے' اور اُس کے بعد صور پر دھاوا کرنے والے تھے . —— اچھا' اتنا اور بھي کہے دیتا ہوں کہ میں

بیسواں قیدي تھا، اور سلطان صلاح الدین نے صرف
میري ھي جان بخشي کي تھي. اب تو آپ کا
بطریق جو کچھ معلوم کرنا چاھتا ھے معلوم ھو گیا
نہ ؟ — بلکہ کہیئے کہ اُس کي خواھش سے بھي زیادہ
معلوم ھو گیا !

برادر

مگر یہ تو اُس سے زیادہ نہیں جتنا وہ پہلے سے
جانتا ھے. — اور اب وہ یہ معلوم کرنا چاھتا ھے کہ
اِس کي کیا وجہ ھے کہ صلاح الدین نے صرف آپ ھي
کي جان بخشي کي؛ اُسے کسي اور پر کیوں رحم
نہ آیا ؟

تمپلر

میں خود ھي نہیں جانتا، بتاؤں کیا ؟ — سوا
یہ کہ میں اپني گردن ننگي کر کے اپني عبا پر دو
زانو بیٹھا ھوا خنجر کے وار کا منتظر تھا کہ صلاح الدین
نے مجھے غور سے دیکھنا شروع کیا. پھر یکبارگي
جست کر کے میرے پاس آ کے کھڑا ھو گیا، اور مجھے

اشارہ کیا ۔ مجھے اُٹھا لیا گیا اور میري بیڑیاں توڑ دي گئیں ۔ میں نے شکریہ ادا کرنا چاھا ۔ دیکھتا کیا ھوں کہ اُس کي آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رھے ھیں، اور وہ بھي میري طرح گُم صُم کھڑا ھے ۔ — وہ چلا گیا، اور میں زندہ سلامت رہ گیا ۔ — اب اِس معمے کا جو کچھہ بھي مطلب ھو : اسے بطریق خود ھي سلجھا سکتا ھے ۔

برادر

وہ اس سے یہ نتیجہ نکالتا ھے کہ خدا نے آپ کو کسي بڑے اور ضروري کام کے لئے بچا لیا ھے ۔

تمپلر

جي ھاں، بڑے ضروري کام کے لئے ! ایک یہودي کي لڑکي کو آگ میں سے نکالنے کے لئے، زائروں کے قافلے کو کوہ سینا پر پہنچانے کے لئے، اور اسي طرح کے اور کرتبوں کے لئے — اور کیا ؟

برادر

ابھي تو وہ بڑے بڑے کام ھونے والے ھیں صاحب !

اور اُس وقت تک یہ بھي کچھہ برا نہیں ھے جو آپ کر چکے ھیں . —— غالباً بطریق نے خود آپ کے لئے کوئي اھم کام تجویز کر رکھا ھے .

تمپلر

برادر ، کیا واقعي آپ کا یہ خیال ھے ؟ معلوم ھوتا ھے کہ وہ اس بارے میں کچھہ کہ چکا ھے . کیوں !

برادر

جي ھاں : مگر پہلے مجھے آپ کي آزمائش کرني ھے کہ اپ اُس کي گَوں کے آدمي ھیں بھي کہ نہیں .

تمپلر

بہت اچھا ، تو لگے ھاتھہ آزمائش کر ھي ڈالئے !

[دل میں]

میں بھي تو دیکھوں یہ کیسے آزمائش کرتا ھے . —— جي ھاں !

برادر

نہایت آسان ترکیب یہ ھے کہ میں بطریق کا

منشا آپ پر ظاهر کر دوں .

تمپلر

جي !

برادر

بات یه هے کہ وہ آپ کے ذریعه سے کوئي خط بهیجنا چاهتا هے .

تمپلر

میرے ذریعه سے ؟ میں کوئي هرکارہ تو هوں نهیں . بس یهي مقصد تها ؟ یهي وہ زبردست مقصد تها ' جو ایک یهودي کي لڑکي کو آگ میں سے نکال لانے سے بهي زیادہ شاندار هے ؟

برادر

اور کیا ' ایسا هي هوگا . بطریق کهتا هے کہ یه خط تمام عیسائي دنیا کے لئے نهایت اهم هے . اُس کا قول هے کہ جو شخص اسے حفاظت کے ساتھ لے جائیگا خدا اُسے جنت میں ایک نهایت خوبصورت

تاج پہنائیگا . — اچھا ' اور وہ یہ بھي کہتا ھے کہ آپ سے زیادہ اور کوئي شخص اس قابل نہیں ھے -

تھپلر

مُجھ سے ؟

برادر

بطریق کہتا ھے کہ اِس تاج کو حاصل کرنے کي لیاقت آپ سے زیادہ کسي شخص میں نہیں .

تھپلر

مُجھ سے ؟

برادر

آپ آزاد ھیں ' اور سب سے بڑي بات یہ ھے کہ آپ ھر جگہ پھر سکتے ھیں . آپ سمجھ سکتے ھیں کہ شہروں پر کس طرح دھاوا کیا جائے اور کس طرح اُنھیں بچایا جائے . اچھا ' پھر بطریق یہ کہتا ھے کہ صلاح‌الدین نے یہ اندر والي ' یعني دوسري ' دیوار جو ابھي بنائي ھے اُس کي مضبوطي یا کمزوري کي

حالت کا اندازہ یا اُس کا بیان آپ سے بہتر کوئي شخص نہیں کر سکتا . اور یہ ضروری ھے کہ جو بہادر خدا کي راہ میں جانیں دینے کو آئے ھیں اُن کو یہ باتیں معلوم ھو جائیں .

تمپلر

اچھے بھائي ! کیا میں آپ سے یہ بھي پوچھ سکتا ھوں کہ اس خط میں اور کیا کیا لکھا ھے ؟

برادر

اصل یہ ھے کہ یہ تو مجھے بھي اچھي طرح معلوم نہیں . اتنا ضرور جانتا ھوں کہ یہ خط بادشاہ فلپ* کے ھاتھوں تک پہنچنے کے لئے ھے . معلوم ایسا ھوتا ھے کہ بطریق کو — مجھے اکثر تعجب ھوا کرتا ھے کہ یہ کیا بات ھے کہ ایک ایسا مقدس آدمي ، جس کي زندگي خدا اور جنت ھي کے لئے ھو ، اس دنیا کي باتوں سے جو اُس کے مرتبے سے بہت کم ھیں ایسي اچھي طرح واقف ھو —

تھپلر

ھاں تو ، بطریق کو — ؟

برادر

تھیک تھیک معلوم ھے اور اچھي طرح معلوم ھے کہ اگر اجنگ پھر چھڑ جائے تو صلاح الدین کس طرح ، کہاں ، کتنے آدمیوں کے ساتھہ ، اور کس طرف سے لڑائي شروع کریگا .

تھپلر

تو اُسے یہ معلوم ھے !

برادر

جي ھاں . اور وہ یہ چاھتا ھے کہ بادشاہ فلپ کو بھي اطلاع ھو جائے کہ حالات کي صورت کیا ھے ، تا کہ وہ خطرے کا اندازہ کر کے یہ فیصلہ کر سکے کہ جس طرح بنے صلاح الدین سے پھر ایک دفعہ عارضي صلح کي جائے ، جسے آپ کي جماعت نے ایسي دلیري سے توڑ ڈالا تھا .

تمپلر

آپ کے یہ بطریق صاحب بھي خوب چیز ھیں ! -- ھاں ' یہ بات ھے ! یہ بزرگوار مجھے معمولي سا ھرکارہ ھي نہیں بلکہ -- جاسوس -- بنایا چاھتے ھیں . -- اچھا ' تو بھائي صاحب ! آپ اپنے بطریق سے یہ کہ دیجئے کہ جہاں تک آپ میري آزمائش کر سکے ھیں آپ نے یہ فیصلہ کیا ھے کہ میں اِس کام کے قابل نہیں ھوں . میں اب بھي اپنے آپ کو قیدی سمجھتا ھوں ' اور ایک تمپلر کا فرض یہي ھے کہ وہ بہادري کے ساتھ لڑے . اُس کا یہ فرض نہیں ھے کہ وہ جاسوسي کرتا پھرے .

برادر

میں بھي یہي سمجھتا تھا ! -- اور مجھے آپ کے جواب سے کوئي شکایت بھي نہیں . -- ھاں ' ابھي اور سنئے : بڑي بات تو رہ ھی گئي . بطریق نے کسي طرح ایک قلعہ کي ٹوہ لگا لي ھے اور یہ معلوم کر لیا ھے کہ قلعہ کا نام کیا ھے اور وہ لبنان میں

کس جگہ واقع ھے . اس میں وہ خزانہ ھے جس کے بل پر صلاح‌الدین کا دور اندیش باپ اپني فوجوں کا انتظام کرتا ھے اور اپني تمام جنگوں کا خرچ چلاتا ھے . معلوم ایسا ھوتا ھے کہ صلاح‌الدین کبھي کبھي کچھہ آدمیوں کو ساتھہ لے کے پوشیدہ راستوں سے اس پہاڑي قلعہ کو جایا کرتا ھے . — آپ میرا مطلب سمجھہ گئے نہ ؟

تمپلر

مطلق نہیں !

برادر

ذرا سوچئے تو کہ ، صلاح‌الدین پر نرغہ کر کے اس کا کام تمام کردینے کے لئے اس سے اچھا موقع کبھي ھاتھہ آ سکتا ھے ؟ — ھائیں ، آپ ڈرتے کیوں ھیں ؟ — آپ کو معلوم بھي ھے کہ چند خداپرست ماروني اس کام کے لئے تیار بیٹھے ھیں ؟ اب ضرورت صرف اس بات کي ھے کہ اس مہم کو سر کرنے کے لئے کوئي بہادر آدمي اُن کا سردار ھو .

تمپلر

اور آپ کے بطریق صاحب نے اس بہادر شخص کي جگہ کے لئے مجھے ھي چُنا ھے ؟

برادر

اُس کا خیال یہ ھے کہ فلپ اس کام میں مدد دینے کے لئے اگر طولمي سے حملہ کرے تو بہت اچھا ھوگا .

تمپلر

اور برادر صاحب ، آپ مجھ ھي سے یہ کہہ رھے ھیں ، مُجھ سے ؟ اور آپ نے کیا مُجھ سے یہ نہیں سنا — ابھي تو سنا ھے — کہ میں صلاح‌الدین کا کس قدر احسانمند ھوں ؟

برادر

جي ھاں ، یہ تو میں نے سنا ھے .

تمپلر

اور پھر بھي آپ ایسا کہتے ھیں ؟

برادر

جي هاں ' بطریق کا خیال یه هے کہ -- یه بهت اچهي بات هے . مگر خدا اور آپ کي جماعت --

تهپلر

خیر ' اِن دونوں کے نام سے تو کوئي فرق نهیں پڑتا . نه یه خدا کا حکم هے اور نه میری جماعت کا منشا هے کہ میں بدمعاشي کا کام کروں .

برادر

نهیں ' هرگز نهیں . بطریق کا خیال یه هے کہ -- کہ جس کام کو انسان برا سمجهتا هے وہ خدا کے نزدیک برا نهیں هوتا .

تهپلر

صلاح الدین نے تو مجهے دوبارہ زندگي دي : اور میں اُسي کي جان کا لاگو بن جاؤں ؟

برادر

توبہ توبہ ! — مگر بطریق کا کہنا یہ ہے کہ — کہ صلاح الدین ' کچھ بھي ہو ' عیسائیت کا دشمن ہے ' اور یہ ممکن ھي نہیں کہ اُسے کبھي یہ حق حاصل ہو کہ وہ آپ کي دوستي کا دم بھرے !

ٹمپلر

خیر دوست نہ سہي ؛ مگر اتنا تو ہو کہ میں اُس کے لئے آخر میں غدار ' اور نہایت کمینہ غدار تو نہ ثابت ہوں !

برادر

بالکل بجا . میں تسلیم کرتا ہوں . مگر — تاہم ' بطریق سمجھتا ہے کہ — اگر کوئي خاص کام ' جس کے لئے کوئي شخص کسي انسان کا احسانمند ہو ' خود اُس شخص کي خاطر نہ کیا گیا ' تو وہ خدا اور انسان دونوں کي شکرگزاري سے آزاد ہے . اور بطریق کہتا ہے کہ جب ہمیں معلوم ہے کہ صلاح الدین نے صرف اس وجہ سے آپ کي جان

بخشي كي تهي كه آپ كے چهرے مهرے ميں
كوئي ايسي خاص بات تهي كه اُس سے اُسے اپنا
گم گشته بهائي ياد آ گيا ، تو ....

تهپلر

هاں ! تو بطريق كو يه بهي معلوم هے ! اچها
پهر ؟ كاش كه ايسا هي هوتا هے ! آه ، صلاح‌الدين !
اگر فطرت نے ميرے چهرے ميں كوئي ايسي بات
ركهه دي هے جو تمهارے بهائي كے حليه سے ملتي
جلتي هے ، تو كيا ميري سيرت ميں بهي كوئي
ايسي بات نه هوني چاهئے جو اُس كي خصلت
سے ملتي جلتي هو ؟ اور اگر كوئي ايسي بات هو ،
تو كيا ميں صرف ايک بطريق كي خوشي پوري
كرنے كے لئے اُسے دبا سكتا هوں ؟ — هائے فطرت ! نه
تو ايسي جهوتي هے ، اور نه خدا كے كاموں ميں
كهيں ايسا تناقض هے ! — برادر صاحب ! آپ
جائيے . بس اب ميرے غصه كو زياده نه بهڑكائيے .
— جائيے ، جائيے !

برادر

جي هاں، میں جاتا هوں : اور جتنا خوش
خوش آیا تها اُس سے زیادہ خوش هو کے جاتا
هوں . مجهے معاف کیجئیگا . مگر آپ جانتے هیں
کہ هم بیچارے خانقاہ‌نشینوں کو اپنے بطریق کا
حکم ماننا هي پڑتا هے .

چهٹا سین

تمپلر اور دایہ

تمپلر کچهہ عرصہ سے دایہ کو کسي قدر فاصلہ سے دیکهہ رها
تها، اور اب دایہ اُس کي طرف دیکهتي هے .

دایہ

[دل میں]

میں سمجهتي هوں کہ شاید اس راهب نے اُسے
کچهہ خوشي کي حالت میں نہیں چهوڑا هے .

خیر، پھر بھي مجھے ھمت کرکے اپنا کام کر ھي آنا چاھئے .

تھپلر

[دل میں]

واہ، یہ خوب! وہ مثل سچ ھے کہ راھب اور عورت، اور عورت اور راھب، شیطان کے پنجے ھیں . آج وہ مجھے دونوں پنجوں میں پھانس رھا ھے .

دایہ

[دل میں]

خدایا یہ میں کیا دیکھ رھي ھوں .

[آواز سے]

اے حضور نائٹ، یہ آپ ھي ھیں کیا ؟ خدا کا شکر ھے، ھزار ھزار شکر ھے . — مگر یہ تو بتائیے، آپ اب تک چھپے کہاں رھے ؟ — بیمار تو نہیں ھوگئے تھے کہیں ؟

تھپلر

نہیں تو .

دایه

تو آپ خیریت سے تو هیں ؟

تھپلر

هاں .

دایه

اے صاحب، هم لوگوں کو آپ کي طرف سے بڑا فکر لگ رها تها .

تھپلر

سچ مچ ؟

دایه

آپ ضرور کهیں باهر گئے هوئے تهے، آیں ؟

تھپلر

هاں ٹهیک هے .

دایه

اور ابهي آج هي آئے هیں نه ؟

تھپلر

کل آیا .

دایه

ریشع کے ابّا بھي آج ھي آئے ھیں . اور شاید
اب ریشع کو امید ھوسکتي ھے ......

تھپلر

کس بات کی ؟

دایه

اس بات کي جس کے واسطے اُس نے مجھ
سے کئي بار کہا ھے کہ آپ سے پوچھوں . اُس کے
ابّا نے بھي بڑے اصرار سے کہا ھے کہ — آپ ضرور
ھمارے ھاں تشریف لائے . وہ ابھي بابل سے چلے آ
رھے ھیں٬ اور اپنے ساتھ بیس اونٹوں پر جواھرات٬
موتي اور کپڑے اور مصالحہ اور خدا جانے کیا کیا
بھاري بھاري٬ مال لائے ھیں . ویسی چیزیں تو پھر
آپ جانئے ایران اور شام اور چین ھي میں ملیں
تو ملیں٬ اور کہیں تھوڑا ھي ملتي ھیں .

تھپلر

مجھے تو کچھ بھي نہیں خریدنا .

دایہ

اُس کے بھائي‌بند اُس کي ایسي عزت کرتے ھیں جیسے شاھزادوں کي . مجھے اچنبھا اِس بات کا ھے کہ وہ لوگ اُسے "دانشمند ناتن" کہتے ھیں ' دولتمند ناتن کیوں نہیں کہتے .

تھپلر

شاید وہ یہ سمجھتے ھوں کہ امیر اور دانشمند دونوں ایک ھي چیزیں ھیں .

دایہ

یہ تو سب ایک طرف رھا ' اُنھیں تو یہ چاھئے تھا کہ اُسے "نیک ناتن" کہتے . صاحب ' آپ کیا جانیں وہ کیسے اچھے آدمي ھیں . جیسے ھي اُنھیں خبر ھوئي کہ آپ نے ھماري ریشع پر اتنا بڑا احسان کیا ھے ' جو آپ اُس

وقت وہاں ہوتے تو خدا جانے وہ اس شکرانے میں آپ کے ساتھہ کیسا کچھہ سلوک کرتے ' اور کیا کچھہ دے ڈالتے .

تھپلر

ہاں !

دایہ

آپ چاہے آزما دیکھئے . آئیے ' وہیں چل کے نہ دیکھہ لیجئے .

تھپلر

مگر ایسے لمحے کیسی جلدی گزر جاتے ہیں ' آیں ؟

دایہ

آپ خود ہي سمجھہ سکتے ہیں ' جو وہ ایسے مہربان اور ایسے اچھے مزاج کے نہ ہوتے تو بھلا میں اتنے دن اُن کے ہاں تکنے والي تھي ؟ آپ سمجھتے ہونگے مجھے اتني بھي خبر نہیں کہ عیسائي آدمي

کي کتني قدر هوتي هے ؟ نا صاحب ، میں نے اپنے گھوارہ میں کبھي ایسي لوریاں نهیں سنیں تهیں کہ میں اپنے میاں کے ساتھ یہاں فلسطین کو خالي اس واسطے آؤں کہ ایک یہودي کي لڑکي کي خدمت کروں . میرے میاں بڑے شریف آدمي تھے ، اور اُن دنوں قیصر فریڈریک کے مُصاحب تھے —

ٹمپلر

اور وہ اصل جنم میں سویزرلینڈ کے رهنے والے تھے ، اور شهنشاہ معظم کے ساتھ ایک ذرا سي ندي میں ڈوب مرنے کو اپنے لئے عزت بھي سمجھتے تھے اور نعمت بھي : یهي نہ ؟ — اري نیک بخت ! یہ باتیں تو پہلے بھي تم مجھے کئي دفعہ سنا چکي هو . اب آخر کب تک سنا سنا کے میرا سر کھایا کرو گي ؟

دایہ

سر کھایا کرونگي ! اے میرے آسماني باپ !

تھپلر

ھاں ، اور نہیں تو کیا ؟ ناک میں دم ھي تو کر رکھا ھے . اب تو میں نے ٹھان لی ھے کہ نہ تم سے کبھي ملونگا اور نہ تمھاري بک بک سنونگا . اور مجھے یہ بھي پسند نہیں کہ میں بار بار اپنے اُسي ایک کام کا ذکر سنے جاؤں جس کے کرنے کا میں نے کبھي ارادہ بھي نہیں کیا تھا . اُس کا خیال ھي اب میرے لئے بالکل ایک معما سا ھے . یہ تو خیر میں نہیں کہتا کہ میں وہ کام کرکے پچھتا رھا ھوں . مگر دیکھو ، جو آپ کے پھر کبھي ایسے ھي کام کي ضرورت ھوئي اور میں ایسي پھرتي سے اُسے نہ کر سکا ، اور میں نے خوب سا سوچ لینے کے بعد بھي جلنے والے کو جل کے خاک سیاہ ھو جانے دیا ، تو یاد رکھو کہ اس کا سارا گناہ تمھاري ھي گردن پر ھوگا .

دایہ

اُے خدا نہ کرے !

تھیلر

خیر، تو اب تم مجھ پر اتنا احسان کرو کہ آج سے مجھے بھلا دو اور یاد نہ کیا کرو۔ اور اس لڑکی کے باپ سے بھی مجھے بچائے رکھو۔ یہودی آخر پھر یہودی ہے، اور میں ٹھہرا اکھڑ شوابی*۔ اچھا، اب رہی وہ لڑکی خود۔ سو اول تو اُس کا تصور کبھی میرے ذہن میں رہا ہی نہیں؛ اور جو کبھی تھا بھی، تو مدت ہوئی کہ مٹ گیا۔

دایہ

تمہارا تصور تو اب تک اُس کے ذہن سے نہیں نکلا۔

تھیلر

نہیں صاحب، بھلا میرے تصور کا وہاں کیا کام ہے؟

دایہ

کیا خبر ہے! لوگ ہمیشہ ویسے ہی تھوڑا ہی ہوتے ہیں جیسے وہ باہر سے دکھائی پڑتے ہیں!

تھپلر

اُس سے بہتر تو شاید ھي ھوتے ھونگے !

[چل دیتا ھے .]

دایہ

ذرا ٹھہرئے تو سہي : ایسي بھي کیا جلدي پڑي ھے !

تھپلر

اري نیک بخت ' تو کیوں مجھے اِن کھجوروں سے متنفر کئے دیتي ھے ؟ مجھے اِن میں گھومنا بہت ھي اچھا معلوم ھوتا ھے .

دایہ

اچھا جاؤ ' میاں جرمني ریچھ جاؤ ! —

[دل میں]

پھر بھي مجھے اِس جانور کا سراغ رکھنا چاھئے .

[دایہ کچھہ فاصلے سے اُس کا تعاقب کرتي ھے .]

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

سلطان کا محل

صلاح الدین اور ستّہ شطرنج کھیل رہے ہیں ۔

ستّہ

صلاح الدین ، یہ آپ کو کیا ہو گیا ؟ آج آپ کیسے کھیل رہے ہیں ؟

صلاح الدین

کیوں ، کیا اچھا نہیں کھیل رہا ہوں ؟ میں کچھ سوچ رہا تھا ۔

ستھ

میرے واسطے تو اچھا ھي ھے . مگر نہیں ، یہ چال بھی کچھ تھیک نہیں . یہ چال واپس لیجیئے .

صلاح الدین

وہ کیوں ؟

ستھ

آپ کا یہ گھوڑا پٹ جائیگا .

صلاح الدین

ھاں ، سچ تو ھے . اچھا ، لو یوں ھی سہي .

ستھ

اب تو میں اپنا پیادہ آگے بڑھاتي ھوں .

صلاح الدین

تھیک — یہ تو شہ پڑ گئي .

ستہ

بھلا اس چال سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا! لیجئے پھر میں آگے بڑھتی ہوں ۔ اور' اے یہ دیکھئے ۔ اب آپ کی پھر وہی پہلي سی حالت ہے ۔

صلاح الدین

اصل یہ ہے کہ اس گورکھ دھندے سے کچھ کھوئے بغیر بچنا ہی محال ہے ۔ تم میرے گھوڑے کو پیٹ دو' بس اور کیا کروگي ؟

ستہ

میں نہیں پیٹتي ۔ چھوڑے دیتي ہوں ۔

صلاح الدین

تم نے مجھے کچھ بخش تھوڑا ہي دیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ تمھارے لیئے یہ چال گھوڑے کے پیٹنے سے زیادہ ضروری ہے ۔

ستہ

ھاں ' شاید .

صلاح الدین

ھاں ' تو یہ یکطرفہ فیصلہ تو مت کرو . یہ دیکھو! لے چاھے شرط کر لو ' تمہیں میری اِس چال کا نشان و گمان بھی نہ تھا . کیوں!

ستہ

ھاں ' تو میں یہ کیسے فرض کر لیتی کہ آپ اپنے فرزین سے تنگ آ گئے ھیں ' اور پٹوا دینا چاھتے ھیں ؟

صلاح الدین

فرزین کو ؟

ستہ

خیر ' اب تو معاملہ صاف ھے . آج میں اپنے ایک ھزار دینار تو جیت ھی لونگی .

صلاح الدین

وہ کیسے ؟

ستہ

آپ یہ بھي کیوں پوچھتے ھین ؟ — آپ تو خود ھی زور لگا لگا کے اور جان بوجھ کے ھارتے ھیں . اور پھر بھي میں نقصان میں رھتي ھوں . ایک تو ایسے کھیل میں کچھ مزا نہیں آتا . دوسرے اگر میں ھار بھي جاؤں ' تب بھي مجھے بہت کچھ مل رھتا ھے . آپ میري مشق کي کمي کی وجہ سے میري تسلي جو کرنا چاھتے ھیں تو مجھے شرط سے بھي دگنا دے ڈالتے ھیں .

صلاح الدین

میري ذرا سي بہن ! معلوم ھوا تم جب ھارتي ھو ' تو دانستہ ھارتي ھو . کیوں ' ھے نہ ؟

ستہ

ھاں ' بھائي جان ' شاید آپ کی فیاضي ھي

اِس کا سبب ہے کہ مجھے اب تک اچھي طرح کھیلنا نہ آیا .

صلاح الدین

اِن باتوں میں کھیل تو ہمارا یوں ہي رہ گیا . لاؤ ، اسے ختم ہي کر ڈالیں .

ستہ

اچھا ، یہ بات ہے ؟ تو لیجئے یہ شہ ہوئي ؛ اور یہ ایک اور شہ !

صلاح الدین

ارے ! مجھے تو اِس دُھري دُھري شہ کا خیال بھي نہیں تھا . اب تو مجھے اندیشہ ہے کہ میرا فرزین بھي گیا . بلکہ مات بھي ہوئی ہي سمجھو .

ستہ

دیکھیں اب آپ کیسے بچ کے بھاگتے ہیں !

صلاح الدین

نہیں ، نہیں — تم میرے فرزین کو ضرور پیٹ دو .

مجھے اِس مُہرے سے کبھی فائدہ ہوا ہی نہیں .

ستہ

کیا یہی مہرہ ایسا ہے ؟

صلاح الدین

لے لو . پیٹ لو . اس میں کوئي حرج نہیں . اب میرے سب مُہرے محفوظ ہیں .

ستہ

میرے بھائي نے مجھے خوب اچھي طرح سکھا دیا ہے کہ بیگمات سے حسن* سلوک سے پیش آنا چاهئے .

[یہ کہ کے فرزیں کو یوں ہي چھوڑ دیتي ہے .]

صلاح الدین

اب چاہے تم فرزین کو چھوڑ دو ' چاہے لے لو . آپ وہ میرا تو ہے نہیں .

ستہ

مگر ' ضرورت ہي کیا ہے ؟ شہ ! — شہ !!

صلاح الدین

چلي چلو !

ستہ

شہ ! اور شہ !! اور پھر شہ !!!

صلاح الدین

اور مات !

ستہ

نہیں ' پوری مات تو نہیں ھے . --- بھائي ' اب بھي اپنے گھوڑے کو آگے بڑھا دیجئے اور دیکھئے کیا ھوتا ھے --- مگر نہیں اب آپ جو جي چاھے کیجئے ' بات وھی ھے .

صلاح الدین

بہت ٹھیک ! --- تم جیت گئیں . حافی کو چاھئے کہ تمھارا روپیہ ادا کر دے . اُسے جلدي بلاؤ . ستہ ' تم نے غلط نہیں کہا . میں دل لگا کے نہیں کھیل

رہا تھا : کسی اور سوچ میں تھا . آخر یہ لوگ ہمیں یہ صاف بے نشان سے مُہرے کیوں دے دیتے ہیں ؟ نہ اِن میں کسی چیز کی تصویر ہے اور نہ ان سے کسی چیز کا تصور بندھتا ہے . شاید وہ لوگ یہ سمجھ رہے ہونگے کہ میں کسی امام صاحب * کے ساتھ کھیلنے کے لئے منگا رہا ہوں ! — مگر یہ بھی کوئی بات ہے ؟ یہ بھی میں نے ہار جانے کے لئے ایک عذر تراشا ہے . بھلا میرے ہارنے میں اِن بیچارے بے صورتے مہروں کا کیا قصور ہے ؟ تمہاری اعلیٰ ہنرمندی ، تیز نگاہی اور گہری توجہ نے آج تمہیں جتایا ہے ......

سته

آپ ایسی ایسی باتیں کر کے اپنی شکست کا غم غلط کرنا چاہتے ہیں . یہی سمجھ لینا کافی ہے کہ آپ کسی سوچ میں تھے اور مجھ سے زیادہ بیدلی سے کھیل رہے تھے .

صلاح الدین

تم سے زیادہ ؟ تو صاحب ! تم کیوں بیدلی سے

کھیل رهي تھیں ؟ تمھیں کیا فکر تھي ؟

ستہ

خیر ، میري فکر کا سبب آپ کي فکر نہ تھي ؛ مگر بھائی ! اب هم پھر کب اسي ذوق و شوق سے کھیلینگے جیسے همیشہ کھیلا کرتے تھے ؟

صلاح الدین

اب آیندہ سے هم پہلے سے زیادہ ذوق سے کھیلا کرینگے . -- کیا تمھارا خیال هے کہ جنگ جلدي هي چھڑ جائیگي ؟ -- اُنھ ، جتني جلدي هو ، اچھا هے ! -- چاهے ابھي هو جائے ! -- لڑائی میری چھیڑي هوئی تھوڑا هي هے . اور میں تو اب بھي عارضي صلح کي توسیع کرنے کو تیار هوں ؛ بلکہ یہ بھي چاهتا هوں کہ وہ شخص بھي میرے هاتھ لگ جائے جو میری بہن ستہ کا همدم هونے کے قابل هے . میري مراد رچرڈ* کے بھائي سے هے . وهي ، رچرڈ کا بھائي .

ستھ

بس آپ کو تو ہر وقت اپنے رچرڈ کی تعریف کرنے کی ھی پڑي رھتی ھے .

صلاح الدین

اُس کي بہن اگر ھمارے* مَلک کي دُلھن بن جاتی ' تو کیسا اچھا گھر بنتا : اور یہ خاندان رُوئے زمین کا بہترین اور اولین خاندان بن جاتا . سنتي ھو بہن! مجھے اپنے گھروالوں کي تعریف کرنے میں کوئي عار نہیں ھے . میں اپنے دوستوں کے قابل ھوں . — اھو ھو ' ایسے خاندان سے کیسے کیسے جوانمرد پیدا ھوتے!

ستھ

میں ھمیشہ آپ کے اِس مزیدار خواب کا مذاق اُڑایا کرتی تھي کہ نہیں ؟ نہ تو آپ کو خبر ھے اور نہ کبھي ھوگي کہ عیسائی لوگ کیسے ھوتے ھیں . اِن لوگوں کو عیسائي ھونے کا فخر ھے ' انسان ھونے کا

فخر نہیں ھے . اور تو اور' وہ چیز جس نے ان کے پیغمبر کي پیدائش کے وقت سے اُن کو توّھم کے خالص اِنسانی رنگ میں رنگ دیا ھے' اُس کي بھي یہ لوگ اس لئے قدر نہیں کرتے کہ یہ انسان کي فطرت میں ھے بلکہ اس لئے کہ یہ مسیح کا قول ھے مسیح کا عمل ھے . وہ تو کہیئے غنیمت ھے کہ مسیح ایسے نیک انسان تھے' اور یہ لوگ اُن کي نیکیوں کو تسلیم کرتے ھیں . — مگر اِس فضیلت سے بھي کیا حاصل ھے ؟ کیونکہ یہ لوگ اُن کي نیکیوں کي نہیں' بلکہ ان کے نام کي اشاعت کرنا چاھتے ھیں' تاکہ وہ اور بزرگوں کے ناموں پر ابر کي طرح چھا جائے اور اُن کو چھپا دے . یہ لوگ صرف اُن کے نام سے غرض رکھتے ھیں' اور بس .

صلاح الدین

شاید تمھارا مطلب یہ ھے کہ اگر ایسا نہ ھوتا تو وہ لوگ تمھارے اور مَلِک کے عیسائي ھو جانے پر کیوں اصرار کرتے : گویا عیسائي ھوے بغیر

نہ کوئي بیوي اپنے شوھر سے محبت کر سکتي ھے
اور نہ شوھر اپني بیوي سے ؟

ستّہ

ھاں ' یہي مطلب ھے . اُن کے نزدیک صرف
ایک عیسائي شخص ھي اُس محبت کا اندازہ
کر سکتا ھے جو خداے خالق نے بیوي اور شوھر
کے دلوں میں رکھہ دي ھے !

صلاح الدین

عیسائي ایسی ایسي بہت سي بیہودگیوں کے
قائل ھیں ؛ اس لئے اگر اُن کا یہ خیال بھي
ھو تو کوئي اچنبھے کي بات نہیں — مگر دیکھو تو '
تم بھي غلطي پر ھو . اِن میں سے جو لوگ
میرے مقصدوں میں رکاوٹیں پیدا کر رھے ھیں
اور عکّہ کو اپنے حریص پنجوں سے چھوڑنا نہیں
چاھتے ' وہ ٹمپلر ھیں نہ کہ عیسائي . اور
عکّہ ھي وہ مقام ھے جسے رچرڈ کي بہن ھمارے
بھائي مَلِک کے ھاں جہیز میں لے کے آتي .

پھر دوسري بات یہ ھے کہ اپنے سپاھیانہ مقصدوں
کو چھپائے رکھنے کي غرض سے اِن لوگوں کو
راھب بن کے بھي رھنا پڑتا ھے؛ اور راھب
بھي ایسے کہ بالکل سیدھے سادے، بھولے بالے!
اور مزا یہ ھے کہ صرف ایک عارضي فتح
حاصل کرنے کے لئے ان لوگوں نے اس عارضي
صلح کے ختم ھونے کا بھي انتظار نہیں کیا،
— اچھا ھے۔ یوں ھي چلنے دو! — اور کیا۔
چلنے دو اِسي طرح — میرا اِس میں کوئي
حرج نہیں۔ کاش کہ اور سب باتیں بھي
ویسي ھي ھو جاتیں جیسي کہ چاھئے۔

ستہ

بھائي، یہ آپ کو کیا ھو گیا؟ اب آخر
اور کس چیز کي پریشاني ھے؟

صلاح الدین

بات کیا ھوتي، وھي پریشاني جو مجھے
ھمیشہ رھتي ھے۔ میں والد سے ملنے کو

لبنان* گیا تھا . وہ بھي اپنے فکروں میں گھلے
جا رہے ہیں ' اور............

ستہ

افسوس !

صلاح الدین

اُن کا کام کسي طرح نہیں چلتا . ہر طرف
سے تنگي ہي تنگي ہے . کبھي یہاں کمي پڑ
جاتي ہے ' کبھي وہاں ......

ستہ

کاہے کي تنگي ؟ کاہے کي کمي ؟

صلاح الدن

اُسي کي ' جس کا میں نام بھي نہیں
لینا چاہتا . وہي ' جو میرے پاس ہوتا ہے تو
بیکار معلوم ہوتا ہے ' اور جب نہیں ہوتا تو بے

اس کے کام چلتا نظر نہیں آتا — حافي کہاں هے ؟ کوئي اُسے بلانے گیا کہ نہیں ؟ آہ ' یہ کمبخت ' ملعون زر ! — اخّاہ ' حافي تم آ گئے !

[حافي آتا هے]

دوسرا سین

حافي ' صلاح الدین اور ستہ

حافي

غالباً مصر سے روپیہ آچکا هے . خدا کرے بہت سا هو !

صلاح الدین

کیا تمہیں اس کي خبر مل چکي هے ؟

حافي

مجھے ؟ جي نہیں ' مجھے خبر نہیں . میرا خیال تھا کہ آ گیا هوگا ' اور اسي کو دینے کے لئے

مجھے حضور نے یاد فرمایا ھے .

صلاح الدین

بھر حال ، تم ستھ کو ایک ھزار دینار ادا کر دو .

[فکرمند ھوکر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگتا ھے .]

حافي

حضور ، ادا کروں یا وصول ؟ یہ تو کچھ نہ لینے سے بھي بدتر ھوا . — اور ستھ کو ؟ — پھر ستھ کو ؟ پھر شکست ھوئي ؟ — اب کے پھر شطرنج میں ھار گئے ؟ — اخّاہ بساط تو یہیں رکھي ھے !

ستھ

تمہیں میري جیت گوارا نہیں ، آیں ؟

حافي

[بساط کو غور سے دیکھ کر]

کیا فرمایا ؟ گوارا نہیں ؟ حالانکہ — آپ کو

خوب معلوم ھے کہ ......

ستہ

[اشارہ کرکے]

ھونْھ —— حافي —— ھونْھ !

حافي

[بساط کو اچھي طرح دیکھ کے]

سرکار ! آپ کو تو خود ھي گوارا نہیں !

ستہ

حافي ، ھشت !

حافي

[ستہ سے]

یہ سفید مہرے آپ کے تھے ؟ آپ ھي نے شہ دي تھي ؟

ستہ

[دل میں]

شکر ھے ، بھائي نے نہیں سنا .

حافي

یہ اِن کي چال ھے ؟

ستھ

[حافي کے قریب ھو کر]

اِن سے کہ دو کہ مجھے روپیہ ادا کیا جا سکتا ھے .

حافي

[بساط پر جھکے ھوئے]

جي ھاں ، جیسا آپ ھمیشہ لیا کرتي ھیں اب کے بھي مل جائے گا .

ستھ

کیا واھیات ھے ! دیوانے ھوئے ھو کیا ؟

حافي

ابھي کھیل ختم تھوڑا ھي ھوا ھے . حضور ، آپ تو اب بھي جیت سکتے ھیں !

صلاح الدین

[بے پروا ھي سے]

خیر ' خیر ! تم روپیہ دے دو . دے دو .

حافي

دے دوں ' حضور ؟ دے دوں ؟ حضور کا فرزین تو یہ رکھا ھے !

صلاح الدین

[اُسي طرح]

ارے میاں ' اس کا شمار نہیں ھوتا . اس کي چال ھي نہیں ھے .

ستہ

[علیحدہ ' حافي سے]

بس رھنے دو . تم کہ دو کم میں روپیہ منگا سکتي ھوں .

حافي

[بساط کے معاینہ میں غرق]

جي سرکار ، بجا ھے . ھمیشہ یوں ھي ھوتا ھے . — فرزین کي چال نہ سھي . وہ پٹ ھي گیا سھي . پھر بھي کسي طرح مات نہیں ھے !

صلاح الدین

[آگے بڑھ کے ، اور بساط کو زمین پر پٹک کے]

ھاں مجھے مات ھے . میں یوں ھي چاھتا ھوں بس .

حافي

ماشاءاللہ ! جیسا کھیل ویسي جیت . اور جیسي جیت ھے ویسے ھي شرط کا روپیہ بھي ادا کیا جائیگا . بہت خوب !

صلاح الدین

[ستہ سے]

یہ کیا کہہ رھا ھے ؟ کیا بک رھا ھے ؟

ستھ

[بار بار حافي کو اشارہ کرکے]

بھائي آپ تو اسے خوب جانتے ھیں . ھر کام میں روڑے اٹکاتا ھے . چاھتا ھے کہ اس کي منت کي جائے : جل مرنا تو ھے ھي .

صلاح الدین

تم سے جلتا ھے ؟ نہیں بہن ، تم سے نہیں جلتا ھوگا . حافي ! میں یہ کیا سن رھا ھوں ؟ تم اور حاسد ؟ کیوں ! —

حافي

جي حضور ، شاید ! ھو تو سکتا ھے ! — کاش ان کا سا دل اور دماغ میرے پاس بھي ھوتا .

ستھ

مگر آج تک تو بھائي نے میري شرطیں پوري پوري ادا کي ھیں ، اور آج بھي پوري ھي ادا کرینگے . اب تم اِن کو ورغلاؤ مت ! — لے اب جاؤ ، میاں حافي جاؤ ! میں روپیہ خود منگا لونگي .

حافي

جي نہیں ، میں ایسي لغویت سے باز آیا . آخر کبھي نه کبھي تو بتانا هي پڑیگا .

صلاح الدین

کیسے ؟ کیا ؟

ستّه

حافي ، تمہارا یہي وعدہ تھا ؟ تم نے جو مجھے قول دیا تھا وہ یوں هي پورا هوگا ؟

حافي

مجھے کیا خبر تھي سرکار ، کہ بات اتني دور تک پہنچیگي .

صلاح الدین

وہ هے کیا آخر ؟ میں تو خاک نه سمجھا .

ستّه

حافي ، ذرا مہرباني کرکے سوچ سمجھ کے بات کرو .

صلاح الدین

یہ تو کچھ عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے !
وہ کیا بات ہے جس کے لئے یہ ایک اجنبی شخص
سے اس شدومد سے التجائیں کر رہی ہے . اور
تو اور ، ایک درویش سے ! میں آخری اس کا بھائی
ہوں ، مجھ سے کیوں نہیں کہتی ! — حافی ،
دیکھو میں تم کو حکم دیتا ہوں : بولو ، وہ کیا
بات ہے ؟

ستہ

بھائی جان، آپ کو ایک ذرا سی بات پر اتنا
پریشان نہ ہونا چاہئے . بھلا ایسا بھی کیا ہے ،
آپ ناحق کو گھبرائے جاتے ہیں . آپ خوب جانتے
ہین میں پہلے بھی کئی دفعہ شطرنج ہی میں آپ
سے ایسی ایسی رقمیں جیت چکی ہوں . اب اس
وقت نہ مجھے روپئے کی ضرورت ہے ، اور نہ حافی کے
خزانہ ہی میں اتنا روپیہ ہے . اِس لئے میں فی
الحال اسے آپ کے ذمے بقایا رہنے دیتی ہوں . مگر

بهائي جان ، میرا هرگز یه ارادہ نهیں کہ یه روپیه آپ کو دے ڈالوں ، یا حافي کے خزانه کي نذر کروں !

حافي

مگر اتني هي سي بات هوتي تب بهہ غنیمت تها !

ستہ

هاں ایسي ایسي اور رقمیں بهي تو هیں جنهیں میں نے امانت کے طور پر خزانه هي کے صندوق میں چهوڑ رکها هے . اچها ، اور وہ جو آپ نے مجهے چند مہینے تک وظیفه دیا تها وہ بهی ابهي باقي پڑا هے !

حافي

ابهي معامله ختم تهوڑا هي هوا هے

صلاح الدین

ابهي ختم نهیں هوا ؟ — بتاؤ پهر آور کیا هے ؟

حافي

جب سے ہم مصر سے روپئے کے آنے کے انتظار میں هین ، اِنہوں نے ....

ستہ

[صلاح الدین سے]

بھائي ، آپ اِس شخص کي بک بک کیوں سُن رھے ھین ؟

حافي

صرف یہی نہیں کہ اِنھوں نے مجھ سے کچھ نہیں لیا ، بلکہ ......

صلاح الدین

کیسي اچھي لڑکي ھے ! ھاں تو یوں کھو کہ اِنھوں نے قرض بھي دیا ھے ۔ کیوں !

حافي

حضور، اِنھوں نے آپ کے دربار کا تمام خرچ ادا کیا ھے ، اور ھمیشہ سے پ کے تمام خرچ کو اِسي طرح بغیر

امداد کے پورا کرتی رهی هیں ۔

صلاح الدین

[ستہ کو سینے سے لگا کے]

هاں بے شک ٴ میری بہن ایسی هی هے !

ستہ

مگر مجھے ایسے کام کرنے کے لئے اتنا مالدار کس نے بنایا ؟ میرے بھائی نے هی نہ ؟

حافی

اِنہیں بھی وہ بہت جلدی ایساهی کنگال کر دینگے جیسے خود هیں ۔

صلاح الدین

میں کنگال هوں ؟ ستہ کا بھائی کنگال هے ؟ اس وقت میرے پاس جو دولت هے ، تم هی بتاؤ کہ اس سے کب زیادہ تھی اور کب کم : ایک لباس ، ایک تلوار ، ایک گھوڑا — اور ایک آلہ ؟ اور مجھے چاهئے هی کیا ؟ اور یہ دولت میرے هاتھ سے کہاں

حافي

جب سے هم مصر سے روپئے کے آنے کے انتظار میں هین ، اِنهوں نے ....

ستہ

[صلاح الدین سے]

بهائي ، آپ اِس شخص کي بک بک کیوں سُن رهے هین ؟

حافي

صرف یهی نهیں کہ اِنهوں نے مجهہ سے کچهہ نهیں لیا ، بلکہ ......

صلاح الدین

کیسي اچهي لڑکي هے ! هاں تو یوں کهو کہ اِنهوں نے قرض بهي دیا هے . کیوں !

حافي

حضور ، اِنهوں نے آپ کے دربار کا تمام خرچ ادا کیا هے ، اور همیشہ سے پ کے تمام خرچ کو اِسي طرح بغیر

امداد کے پورا کرتی رهی هیں ۔

صلاح الدین

[ستہ کو سینے سے لگا کے]

هاں بے شک ٔ میري بہن ایسي هی هے !

ستہ

مگر مجھے ایسے کام کرنے کے لئے اتنا مالدار کس نے بنایا ؟ میرے بھائي نے هي نہ ؟

حافي

اِنہیں بھی وہ بہت جلدي ایساهي کنگال کر دینگے جیسے خود هیں ۔

صلاح الدین

میں کنگال هوں ؟ ستہ کا بھائي کنگال هے ؟ اس وقت میرے پاس جو دولت هے ' تم هي بتاؤ کہ اس سے کب زیادہ تھي اور کب کم : ایک لباس ' ایک تلوار ' ایک گھوڑا — اور ایک آلہ ؟ اور مجھے چاهئے هي کیا ؟ اور یہ دولت میرے هاتھ سے کہاں

جا سکتي ھے ؟ پھر بھي حافی ' مجھے تم سے شکایت ھے .

ستہ

نہیں بھائي ' اس بچارے سے کیا شکایت . کاش میں اسي طرح ابا جان کے فکروں کو بھي کم کر سکتي !

صلاح الدین

آہ ! تم نے پھر میري خوشي پر پاني پھیر دیا . مجھے تو نہ کسي چیز کي حاجت ھے ' نہ ھو سکتي ھے . مگر ان کو حاجت ھی ھے ؛ اور ھم سب ان کے ساتھ شامل ھیں . اب بتاؤ میں کیا کروں . ممکن ھے مصر سے روپیہ آنے میں ابھي دیر ھو . خدا جانے یہ دیر کیوں ھو رھی ھے . وھاں تو ھر طرح کا امن امان ھے — میں ھاتھ روکنے کو ' خرچ میں کمي کرنے کو ' روپیہ بچانے کو تیار ھوں ' مگر وھیں تک جہاں تک میری ذات کا تعلق ھے اور میرے سوا کسی دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچتی . مگر اِس

سے بھي کیا کام چلیگا ؟ ایک گھوڑا ، ایک چادر ، ایک تلوار ، یہ چیزیں تو میرے پاس ہونی ھی چاھئیں . اور آلہ کے معاملے میں بھی کوئي کفایت نہیں ہو سکتی . وہ تو یوں بھی بہت کم مانگتا ھے : وہ بس میرا دل مانگتا ھے اور کچھ نہیں . مجھے قسم ھے اپني جان کي ، حافی مجھے تمہارے خزانے کي بچت پر بڑا بھروسا تھا !

حافي

بچت ؟ اب حضور خود ھي فرمائیں کہ اگر میں کچھ بچت دکھاتا ، تو حضور مجھے سولي پر چڑھا دیتے یا نہیں ؟ یا کم سے کم میرا گلا تو ضرور گھونٹ دیا جاتا . اس سے تو روپیہ غبن کر لینے ھي میں کم خطرہ تھا !

صلاح الدین

خیر ، تو اب بتاؤ کیا کیا جائے ؟ کیا تم پہلے ھی یہ نہیں کرسکتے تھے کہ ستہ کے سوا کسي اور سے قرض لیتے ؟

ستہ

بھائي ، آپ سمجھتے ھیں کہ میں اپنا اتنا بڑا حق چھوڑ دونگي ، اور وہ بھي اس کے ھاتھہ میں ؟ میں تو اب بھي اپنے اس حق کي دعویدار ھوں . میں بھي ایسي بالکل کنگال تھوڑا ھي ھو گئي ھوں .

صلاح الدین

بالکل کنگال نہیں ھوئیں ؟ ھاں ، بس اسي کی کسر تھي . حافي ، جاؤ جلدي جاکے انتظام کرو . جس سے اور جس طرح سے بنے روپیہ جمع کر کے لاؤ . جاؤ ، وعدے پر قرض لو . بس اتنا خیال رکھنا کہ اُن لوگوں سے قرض نہ لینا جن کو خود میں نے دولتمند بنایا ھے . اُن سے قرض لینا تو ایسا ھي ھے کہ گویا میں اُن سے اپنے انعامات واپس لئے لیتا ھوں . جو لوگ سب سے زیادہ کنجوس ھوں اُن ھی کے پاس جاؤ . ایسے ھي لوگ جلدي سے روپیہ دینگے بھي . وہ خوب جانتے ھیں کہ ان کا روپیہ میرے پاس کتنا کچھہ پھلتا پھولتا ھے .

حافي

حضور ، میں تو ایسے کسي شخص کو نہیں جانتا .

ستہ

آے ھے ، مجھے ابھي یاد آیا . حافي ، میں نے سنا ھے تمہارا دوست واپس آ چکا ھے .

حافي

دوست ؟ میرا دوست ؟ وہ کون ھے ؟

ستہ

وھي یہودي جس کي تم بڑي تعریفیں کیا کرتے ھو .

حافي

یہودي کي تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟ میں تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟

ستھ

ھاں ، وھي جسے خدا نے — دیکھو مجھے تھیک تھیک تمھارے لفظ یاد آگے — جسے خدا نے دنیا کي بڑي سے بڑی اور چھوتي سے جھوتي سب طرح کي بے شمار نعمتیں دي ھیں .

حافي

کیا میں نے ایسا عرض نہیں کیا تھا ، سرکار ؟ میرا اس سے کیا مطلب تھا ؟

ستھ

سب سے چھوتي نعمت ، دولت : اور سب سے بڑي نعمت ، عقل .

حافي

کیا سرکار ؟ ایک یہودي کے بارے میں ؟ میں نے کسي یہودي کے بارے میں ایسا کہا تھا ؟

ستھ

اچھا ، تم نے اپنے دوست ناتن کے بارے میں ایسا

نہیں کہا تھا ؟

حافي

جي هاں سرکار ، بجا هے . اُس کے بارے میں -- ناتن کے بارے میں ! --- مجھے اُس کا خیال بھي نہیں آیا ، سرکار . --- تو یہ سچ هے کہ آخر وہ اپنے گھر واپس آ گیا ؟ هاں ! تب تو ، سرکار ، معلوم هوتا هے اس کا کام خاصہ چل رها هے . --- جي هاں ! اُسے لوگ کسي زمانے میں دانشمند کہا کرتے تھے ، اور دولت‌مند بھي .

ستہ

اب تو لوگ کہتے هیں وہ ایسا امیر هو گیا هے کہ پہلے کبھي نہ تھا . شہر بھر میں غل مچ رها هے کہ وہ بہت سي دولت بڑي بڑي قیمتي چیزیں لایا هے .

حافي

خیر ، اگر وہ پھر امیر هو گیا هے تب تو سمجھئے کہ وہ عقلمند بھي ضرور هو گیا هوگا .

ستہ

حافي ، تمھارا کیا خیال ھے ؟ تم اُسي کے پاس
کیوں نہ جاؤ ، آیں ؟

حافي

اُس کے پاس کیوں نہ جاؤں ؟ قرض مانگنے ؟
سرکار ، آپ اُسے کیا سمجھتي ھیں ؟ بھلا وہ قرض
دینے والا ھے ! اُس کي عقلمندي اسي میں تو ھے
کہ وہ کسي کو قرض نھیں دیتا .

ستہ

تم نے تو پہلے میرے سامنے اُس کا بالکل اور
ھي نقشہ کھینچا تھا .

حافي

سخت ضرورت کے وقت وہ چیزیں دے دیگا ،
مگر روپیہ تو وہ ھرگز نہ دیگا . — پھر بھي ،
اور باتوں میں وہ آور یہودیوں کي طرح نھیں
ھے . وہ عقل رکھتا ھے ، زندگي بسر کرنا جانتا

ھے ' اور شطرنج خوب کھیلتا ھے . مگر صرف اچھي باتوں میں نہیں بلکہ بري باتوں میں بھي وہ اور سب یہودیوں سے بڑھا ھوا ھے — سرکار ' اس پر کبھي بھروسا نہ کیجئیگا ! — یہ سچ ھے کہ وہ محتاجوں کو دیتا ھے ' اور شاید اتنا ھي دیتا ھے جتنا ھمارے سرکار دیتے ھیں . یا خیر ' اگر اتنا نہیں بھي دیتا ' تو اُسي طرح خوشي سے ضرور دیتا ھے . مگر ھے عجب قماش کا آدمي . عیسائي ' مسلمان ' آتش پرست ' اُس کے لئے سب برابر ھیں .

ستہ

وہ ایسا آدمي ھے تو پھر ......

صلاح الدین

مگر یہ کیا بات ھے کہ میں نے اِس شخص کا حال نہیں سنا ......

ستہ

تو کیا وہ بھائي جان کو بھي قرض نہ دیگا ؟

سلطان صلاح الدین کو بھي نه دیگا ؟ یه تو بچارے اوروں کے لئے مانگتے ھیں ' کچھ اپنے واسطے تھوڑا ھي لیتے ھیں ۔

حافي

سرکار ' یہودیوں میں یہي بات ھے ' اور وہ بھي ایسا کم ظرف یہودي ! — یقین جانئے حضور ' میں سچ سچ عرض کر رھا ھوں کہ جہاں فیاضي سے واسطه پڑتا ھے اُسے آپ سے بے حد حسد ھے ' اور ایسا معلوم ھوتا ھے کہ دنیا میں جتنی دفعه " خدا تیرا بھلا کرے " کہا جائے ' وہ یه چاھتا ھے کہ وہ سب اُسي کے واسطے ھو ۔ اور یہي وجه ھے کہ وہ کبھي کسي کو قرض نہیں دیتا ' اور اپنے پاس ھر وقت اتنا رکھنا چاھتا ھے کہ لوگوں کو خوب سا دے سکے ۔ مگر ' چونکه اُس کي شریعت نے خیرات کا حکم دیا ھے مگر میٹھے بول کا حکم نہیں دیا ' اس لئے اِسي خیرات نے اُس کمبخت کو دنیا میں سب سے زیادہ اکل کھرا کر رکھا ھے ۔ یه تو صحیح ھے کہ کچھ دنوں سے مجھ میں اور اس میں کچھ کشید گي

سي ھے ؛ مگر اس سے یہ خیال فرمائیے کہ میں اُس کے ساتھہ بے انصافي کرتا ھوں . اس میں اور تو سب باتیں اچھي ھیں ، بس ایک یھي خرابي ھے کہ وہ قرض نہیں دیتا . تو اب میں جاکے اوروں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ھوں ...... اھا ھا ، خوب یاد آیا . مراکش کا ایک مسلمان ھے . وہ امیر بھي ھے اور کنجوس بھي — اچھا ، اب میں چلتا ھوں .

ستہ

حافي ، ایسی بھي کیا جلدي ھے .

صلاح الدین

جانے دو ، جانے دو .

[حافي جاتا ھے .]

تیسرا سین

ستہ اور صلاح الدین

ستہ

[حافي کو جاتے ہوے دیکھہ کر]

وہ تو ایسي جلدي جلدي جا رہا ھے جیسے بھاگنا هي چاهتا تھا ۔ آخر وہ کرنا کیا چاهتا ھے ؟ سوال یہ ھے کہ اُس نے ناتن کے بارے میں خود دھوکا کھایا ھے یا همیں دھوکا دینا چاهتا ھے ؟

صلاح الدین

یہ کیوں ؟ اور مجھ سے کیوں پوچھتي هو ؟ مجھے تو اب تک یهي نہ معلوم ہوا کہ تم لوگ کس کے متعلق باتیں کر رھے تھے ؛ میں نے تو آج تک تمھارے اِس یہودي ناتن کا نام هي نہیں سنا تھا ۔

ستہ

یہ کیسے ممکن ھے کہ آپ ایسے شخص سے واقف

نہ ہوں جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اُس نے حضرت سلیمان اور حضرت داؤد کي قبروں کو بھي تاراج کر ڈالا ہے . کہتے ہیں اُس کے پاس اسم اعظم ہے ' اور ایک خفیہ عمل ہے جس سے وہ اُن کي مُہریں توڑ سکتا ہے ' اور وہیں سے آئے دن ایسي ایسي قیمتي چیزیں نکال نکال کے لاتا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہیں کي ہیں اور کہیں کي نہیں .

صلاح الدین

اگر فرض بھي کر لیا جائے کہ اُس نے اپنی تمام دولت قبروں ہی میں سے کھود کھود کے نکالي ہے ' تب بھي یہ ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان یا داؤد کي قبر میں سے نہیں نکلی ' بلکہ اُن قبروں سے نکلی ہے جن میں بیوقوف گڑے ہوئے ہیں .

ستہ

یا بدمعاش ہونگے ! — بہر حال ' کہیں سے پیدا کی ہو ' مگر اتنا ضرور ہے کہ اُس کي دولت قارون کے خزانہ سے زیادہ ہے ' بے انتہا ہے .

صلاح الدین

یہ تو ظاہر ھے ' کیونکہ میں نے سنا ھے وہ سوداگر ھے .

ستہ

اُس کے بار بردار جانور ھر راستہ پر دکھائي دیتے ھیں . اُس کے قافلے ھر صحرا میں چلتے ھیں . اُس کي کشتیاں ھر بندر میں کھڑي رھتي ھیں . اِسي حافي نے مُجھ سے اکثر یہ بیان کیا ھے . بلکہ وہ یہ بھي کہا کرتا ھے کہ اُس کا یہ یہودي دوست اپني اِس عقلمندی اور محنت سے کمائي ھوئي دولت کو بڑي شان و شوکت اور شرافت سے صرف کرتا ھے . اُس کا دل تعصب سے بالکل پاک ھے ' نیکي حاصل کرنے پر آمادہ اور نیک کام کرنے پر تُلا رھتا ھے .

صلاح الدین

مگر باوصف اِس کے وہ ابھي اِس قدر مشکوک لہجہ میں اور ایسي سرد مہري سے اُس کا ذکر کر رھا تھا .

ستّه

نہیں ، سرد مہری تو نہیں تھی گھبراهت تھی . اُسے شاید شک تھا کہ کہیں وہ اُس کی حد سے زیادہ تعریف تو نہیں کر رہا ہے . پھر یہ بھی خیال ہوگا کہ اُس بیچارے کو ناحق الزام بھی نہ دے . — کیا واقعی یہ بات ہے کہ اُس کی قوم کا بہترین آدمی بھی اپنی قوم کی کمزوریوں سے بچا ہوا نہیں ؟ شاید یہی وجہ تھی کہ حافی کو شرمندگی سی ہو رہی تھی . — خیر ، جو کچھ بھی ہو ، وہ اور یہودیوں سے زیادہ ہو یا کم ، امیر تو وہ ضرور ہے . اور ہمارے لئے یہی کافی ہے .

صلاح الدین

مگر بہن ، تم اُس کی دولت جبر کرکے تو نہیں لے سکتی ہو .

ستّه

خوب ! جبر سے آپ کی کیا مُراد ہے ؟ آگ اور تلوار کے زور سے ؟ نہیں ، ہرگز نہیں . کمزور

صلاح الدین

یہ تو ظاہر ہے ' کیونکہ میں نے سنا ہے وہ سوداگر ہے .

ستہ

اُس کے بار بردار جانور ہر راستہ پر دکھائي دیتے ہیں . اُس کے قافلے ہر صحرا میں چلتے ہیں . اُس کي کشتیاں ہر بندر میں کھڑي رہتي ہیں . اِسي حافي نے مُجھ سے اکثر یہ بیان کیا ہے . بلکہ وہ یہ بھي کہا کرتا ہے کہ اُس کا یہ یہودي دوست اپني اِس عقلمندی اور محنت سے کمائي ہوئي دولت کو بڑي شان و شوکت اور شرافت سے صرف کرتا ہے . اُس کا دل تعصب سے بالکل پاک ہے ' نیکي حاصل کرنے پر آمادہ اور نیک کام کرنے پر تُلا رہتا ہے .

صلاح الدین

مگر باوصف اِس کے وہ ابھي اِس قدر مشکوک لہجہ میں اور ایسي سرد مہري سے اُس کا ذکر کر رہا تھا .

ستہ

نہیں ، سرد مہری تو نہیں تھی گھبراھت تھی . اُسے شاید شک تھا کہ کہیں وہ اُس کی حد سے زیادہ تعریف تو نہیں کر رہا ھے . پھر یہ بھی خیال ہوگا کہ اُس بیچارے کو ناحق الزام بھی نہ دے . — کیا واقعی یہ بات ھے کہ اُس کی قوم کا بہترین آدمی بھی اپنی قوم کی کمزوریوں سے بچا ھوا نہیں ؟ شاید یہی وجہ تھی کہ حافی کو شرمندگی سی ہو رہی تھی . — خیر ، جو کچھ بھی ھو ، وہ اور یہودیوں سے زیادہ ھو یا کم ، امیر تو وہ ضرور ھے . اور ھمارے لئے یہی کافی ھے .

صلاح الدین

مگر بہن ، تم اُس کی دولت جبر کرکے تو نہیں لے سکتی ھو .

ستہ

خوب ! جبر سے آپ کی کیا مُراد ھے ؟ آگ اور تلوار کے زور سے ؟ نہیں ، ہرگز نہیں . کمزور

آدمیوں کے لئے جبر کی کیا ضرورت ہے؟ خود اُن کی کمزوری ہی کافی ہے۔ — اچھا، بھائی جان چلئے، حرم میں چلیں۔ میں نے ابھی کل ہی ایک مغنیہ خریدی ہے۔ آپ کو اُس کا گانا سنواؤنگی۔ اور ہاں، میں نے ناتن کے بارے میں ایک تدبیر سوچی ہے۔ اتنی دیر میں اُس پر بھی غور کر لونگی۔ آئے چلیں۔

چوتھا سین

ناتن کے مکان کے سامنے جہاں کھجوروں کا جھنڈ ہے۔

[ناتن اور ریشع باہر آتے ہیں۔ دایہ باہر سے ان کی طرف آتی ہے۔]

ریشع

ابّا تم نے بڑی دیر کر دی۔ اب تو وہ نہیں

مل سکتا ۔

ناتن

خیر ؛ جو وہ اِن کھجوروں میں نہ ملا ، تو ہم اُسے کہیں اور ڈھونڈینگے ۔ ذرا صبر کرو ۔ وہ دیکھو ! دایہ ہماري هي طرف آرهي هے ؟

ریشع

اُس نے اُسے کہیں بھي نہ پایا ہوگا ۔

ناتن

نہیں شاید ایسا تو نہیں ۔

ریشع

تو وہ ایسے آهستہ آهستہ کیوں آرهي هے ؟

ناتن

اُس نے همیں اب تک نہیں دیکھا ، اور ......

ریشع

اب تو دیکھ لیا ۔

ناتن

اور تیز بھي چلنے لگي ھے ۔ دیکھو ، وہ دیکھو ! ——
ذرا دم لو ، تھہرو ۔

ریشع

ابّا ، تم ایسي بیٹي چاھتے ھو جو ایسے وقت
میں بھي صبر کرے ، اور اُس بچارے کي پروا بھي
نہ کرے جس نے اُس کي جان بچائي ھے ؟ —— وہ
جان جو اُسے اس لئے عزیز ھے کہ خدا نے تمہارے
ذریعے سے عطا کي ھے ۔

ناتن

نہیں میں تو ایسي ھي بیٹي چاھتا ھوں جیسي
تم ھو ۔ مگر میں خوب سمجھتا ھوں کہ اِس وقت
تمہارے دل کو کچھہ اور ھي طرح کے خیالوں نے بے
چین کر رکھا ھے ۔

ریشع

وہ کیا ابّا جان ؟

ناٹن

مُجھ سے پوچھتي هو ' اور اتنا شرما کے ' آیں ؟ تمہارے دل میں جو کچھ گزر رها هے وہ سب قطري بات هے ' پاک هے ' بے لوث هے . تم کسي طرح کا فکر نہ کرو . مجھے خود کوئي فکر اندیشہ نہیں ' مگر — مجھ سے اتنا وعدہ کرو کہ جب تمہارا دل تم سے کچھ صاف صاف کہے ' تو تم اُس کي چھوٹي سي چھوٹي آرزو کو مجھ سے نہیں چھپاؤ گي . سمجھیں ؟

ریشع

میں تو آپ هي اِس ڈر سے کانپي جاتي هوں کہ کہیں ایسا نہ هو میرا دل تم سے اپني کوئي بات چھپائے .

ناٹن

خیر ' اب اِس کا ذکر جانے دو . اس کا تو همیشہ کے لئے فیصلہ هو گیا . — یہ لو ' دایہ آ پہنچي . کہو کیا خبر هے ؟

دایه

وہ اب تک کھجوروں هي کے تلے ٹہل رها هے ' اور ابهي تهوڑي دیر میں اس دیوار کے پاس سے گزریگا . — اے وہ دیکھو ' وہ آ رها هے !

ریشع

اُهو ' معلوم هوتا هے وہ اِس سوچ میں هے کہ جاؤں کدهر ؛ آگے بڑهوں یا واپس چلا جاؤں ' داهني طرف جاؤں کہ بائیں طرف .

دایه

نهیں ' نهیں . وہ کبهي کبهي خانقاہ کے پاس سے هوکے جایا کرتا هے . اگر اب بهي ادهر جا رها هے تو یهیں سے گذریگا . چاهے شرط کر لو .

ریشع

ٹهیک ! ٹهیک ! تم نے اُسے باتیں بهي کیں کہ نهیں ؟ آج اُس کا خیال هے ؟

دایہ

جیسا ہمیشہ ہوتا ہے ' اور کیسا ہوتا .

ناتن

دیکھو وہ کہیں تمہیں دیکھ نہ لے . ذرا اور پیچھے کو ہو جاؤ . بلکہ اندر ہی چلی جاؤ تو اچھا ہے .

ریشع

بس ایک دفعہ اور دیکھ لینے دو ' ابّا . توبہ ! اِس کمبخت جھاڑی نے اُسے اوجھل کر دیا .

دایہ

آؤ آؤ ' تمہارے ابّا ٹھیک کہہ رہے ہیں . جو کہیں اُس نے تمہیں دیکھ پایا ' تو وہ ابھی غائب ہو جائیگا .

ریشع

ارے یہ کمبخت منحوس جھاڑی !

ناتن

خرابي یه هے که تم ایسي جگه کهڑي هو که اگر وہ ایک دم سے اِس جهاڑي میں سے نکل آیا تو تمهیں ضرور دیکھ لیگا . فوراً چل دو .

دایه

آؤ آؤ ' میں تمهیں ایک کهڑکي بتاؤں . هم وهیں سے اُسے دیکهینگے . آؤ !

ریشع

سچ ؟

[دونوں اندر چلي جاتي هیں .]

پانچواں سین

ناتن اور اُس کے بعد هي تمپلر آتا هے .

ناتن

[خود هي]

میں اس عجیب و غریب شخص سے بچند

چاھتا ھوں . اُس کي اس سخت اور درشت نیکي سے مجھے گھبراھت ھوتي ھے . عجیب بات ھے کہ ایک آدمي میں ایسي طاقت پوشیدہ ھو کہ وہ کسي اور شخص کے دل و دماغ میں ایسي ھل چل مچا دے ! — یہ لو ' وہ آپہنچا ! — خدا کي قسم ھے گبھرو مگر بڑا جواں مرد . مجھے یہ شخص بہت پسند ھے . اُس کي یہ دلیرانہ نگاھیں ' یہ بھاري بھرکم قدم کیسے اچھے معلوم ھوتے ھیں ! ظاھر میں تو یہ شخص خشک اور سخت معلوم ھوتا ھے ' مگر مزاج ھرگز ایسا نہیں ھوگا . —

[غور کرکے]

میں نے اسي حلیہ کا شخص کہیں اور بھي دیکھا ھے ! —

[تمپلر سے]

شریف فرنگي ' مجھے معاف کیجئیگا ......

تمپلر

کیا ؟ کاھے کي معافي ؟

ناتن

اگر اجازت ھو ......

تھپلر

کیا ، یہودي ؟ کیا کہتے ھو ؟

ناتن

اجازت ھو تو کچھ کہوں .

تھپلر

میں تمہیں کیسے روک سکتا ھوں . ھاں کہو ؛
مگر مختصر .

ناتن

ایک ذرا تھہرئے ، خدا کے لئے جلدي نہ کیجئے ؛
اور ایک ایسے شخص کے پاس سے ابھي نہ جائے جو
آپ کے احسان کے بوجھ سے دبا ھوا ھے .

تھپلر

وہ کیسے ؟ اچھا ھاں ، میں سمجھ گیا . میں

شاید ٹھیک سمجھا ہوں کہ آپ ......

ناتن

جي هاں ، مجھے ناتن کہتے هیں . میں اُس کا باپ هوں جس کو آپ جان پر کھیل کر اپنی دلاوری سے آگ کے شعلوں سے نکلا هے . اور میں اس لئے یہاں آیا هوں کہ ......

ٹمپلر

اگر آپ میرا شکریه ادا کرنے آئے هیں ، تو مہربانی فرمائیے --- معاف کیجئے . اس ذرا سي بات کے لئے میں پہلے هي شکریوں کا اتنا بڑا بوجھ اُٹھائے پھرتا هوں . میں نے آپ پر احسان هي کیا کیا هے ؟ کیا مجھے یه معلوم تھا کہ وہ لڑکي آپ کي بیٹي هے ؟ یه تو هر ٹمپلر کا فرض هے کہ جس بنی نوع کو ضرورت هو وہ اُس کی مدد کرے . علاوہ اس کے اُس وقت خود میری هی زندگي میرے لئے ایک بار هو رهي تھي . اس لئے میں بہت خوش هوا اور یه موقع مجھے بہت هي غنیمت معلوم هوا کہ میں کسی

اور کے لئے اپني جان خطرہ میں ڈال دوں —
خواہ وہ ایک یہودي کی بچی هي کے لئے هو .

ناتن

کتنی بڑی بات کہی ھے ! مگر کیسی نامعقول
بات ھے ! اور ان دونوں کا تعلق سمجھ میں بھی آتا
ھے . حیا اور مروت اکثر ایسی صورتیں اختیار کر
لیتی هیں جو بظاهر مکروہ معلوم هوتی هیں ؛
اور یہ صرف اس لئے کہ لوگ اُن کي تعریف نہ کر
سکیں . — لیکن جب میرے شکریہ کي ایسي یہ بے قدری
کرتے هیں ، تو کسي اور طرح کے معاوضہ کو کتنا کچھ
حقیر نہ سمجھینگے ؟ — نائٹ صاحب ، اگر آپ
همارے هاں ایک اجنبي اور قیدی نہ هوگے ، تو شاید
میں هرگز ایسي همت اور دلیری سے کفتگو نہ کرتا —
تاهم ، اب یہ فرمائے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر
سکتا هوں ؟

تہپلر

آپ ؟ کچھ نہیں .

ناتن

میں دولتمند آدمي هوں .

تهپلر

زیادہ دولتمند یہودي کو میں کچھ زیادہ اچھا یہودي نہیں سمجھتا هوں .

ناتن

تاهم ، کیا اِس بات کے باوجود بھي یہ نہیں سمجھتے کہ اُس کے پاس جو کچھ بھي اچھي چیز موجود هے وہ آپ کے لئے مفید هو سکتي هے ؟ — یعني اُس کي دولت .

تهپلر

بہت اچھا ، میں اِس معاملے میں آپ سے قطعی انکار نہ کرونگا . ایک عبا قبول کر لونگا ، بس ؟ اور جب میري اس عبا کے چیتھڑے لگ جائینگے اور اس میں رفو اور پیوند کي بھي گنجائش نہ رهیگي ، تب میں آپ کے پاس آؤنگا ، اور آپ سے کپڑا یا نقدي

لے کے ایک نئي عبا بنوالونگا . اب اور آپ کیا چاھتے ھیں ؟ — نھیں ' آپ گھبرائیے نھیں ' ابھي تو آپ محفوظ ھي ھیں — ابھي معاملہ دور تک نھیں پھنچا ھے . دیکھئے نہ ' ابھي تو اس کا کچھہ اور بھي بندوبست ھو سکتا ھے . بس صرف اِسي ایک کونے پر بدنما داغ لگ گیا ھے . اور یہ بھي یوں لگا کہ جب میں آپ کي لڑکي کو شعلوں میں سے نکال کر باھر لا رھا تھا ' تو یہ حصہ آگ میں جھلس گیا .

ناتن

[عبا کے جھلسے ھوئے حصہ کو ھاتھہ میں لے کر ' اور اُسے غور سے دیکھتے ھوئے]

واہ وا ! کس قدر حیرت کي بات ھے کہ یہ بدنما داغ ' یہ آگ کا نشان کسي کي بھادري کا خود اُس کے ھونٹھوں سے بھتر گواہ ھے ! — جناب ' میرا جي چاھتا ھے کہ میں اسے بوسہ دوں : اِس دماغ کو . اے توبہ ' معاف کیجئیگا — میں نے جان بوجھہ کے ایسا نھیں کیا .

تھپلر

کیا ؟

ناتن

یہ کہ اِس عبا پر آنسو کا قطرہ گراؤں . .

تھپلر

کیا مضایقہ ھے ' اس پر ایسے ایسے بہت سے قطرے گر چکے ھیں .

[دل میں]

یہ یہودي تو مجھے بے طرح پریشان کرنے لگا .

ناتن

صرف اتنا کرم کیجئے کہ مجھے اس عبا کو اپني بیٹي کے پاس لے جانے کي اجازت دے دیجئے .

تھپلر

وہ کس لئے ؟

ناتن

تاکہ وہ بچاري اِس جگہ کو چوم سکے ؛ کیونکہ اُسے اب یہ امید تو ھو ھي نہیں سکتي کہ وہ آپ کے قدموں کو بوسہ دے سکیگي .

تھپلر

مگر ، میاں یہودي ! — تمھیں ناتن کہتے ھیں نہ ؟ خیر ، تو ناتن ! تم بہت ھي نفیس ، نازک اور پرزور الفاظ استعمال کرتے ھو . میري سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کیا کہوں . شاید ، شاید —

ناتن

آپ اپنے خیالات کو جس طرح چاھیں دبائیں اور چھپائیں ، میں آپ کو بخوبي سمجھ گیا ھوں . آپ نے اُس وقت جیسي فیاضي ، نیکي اور شرافت کا برتاؤ کیا ، اُس سے اور کیا زیادہ ھو سکتا تھا . آپ کے سامنے ایک لڑکي تھي ، جو سراپا جذبات تھي ، اُس کا پیغام لانے والي عورت سراپا اطاعت تھي ، اور اُس بیچاري کا باپ بھي گھر سے دور

تھا. ایسے وقت میں آپ نے اُس کي نیکنامي کا اتنا خیال رکھا! آپ اس آزمائش سے دور رہے — اس لئے دور رہے کہ آپ کو فتح کا یقین تھا — اس معاملے میں مجھے اور بھي زیادہ آپ کا شکر گزار ہونا چاہئے.

ٹمپلر

میں مانتا ہوں کہ آپ کو کم از کم اتنا تو ضرور معلوم ہے کہ ٹمپلروں کو کیسے خیالات رکھنے چاہئیں .

ناتن

کیا کہا! — صرف ٹمپلروں کو؟ — اور وہ بھي صرف اس لئے کہ اُن کي جماعت کے قاعدوں کي رو سے ایسا ہونا ضروري ہے؟ مجھے خوب معلوم ہے کہ نیک آدمیوں کے خیالات کیسے ہوتے ہیں، اور یہ بھي جانتا ہوں کہ نیک آدمي ہر ملک میں ہوتے ہیں .

تھپلر

مگر شاید کسي قدر فرق کے ساتھ ' آیں ؟

ناتن

جي ھاں ' بس اتناھي کہ رنگ روپ میں فرق ھوگا ' شکل صورت اور لباس میں فرق ھوگا ' اور کیا ؟

تھپلر

اور یہ بھي تو ھے کہ نیکي کہیں کم ھے اور کہیں زیادہ .

ناتن

یوں ذرا سا فرق تو کوئي بڑي بات نہیں ھے . ھر جگہ بڑے آدمي کو بہت سي زمین کي ضرورت ھوتي ھے . ایک ذرا سی تنگ سي جگہ میں بہت سے بڑے آدمي ھوں تو ان کے آپس میں اسي طرح تکڑیں ھوا کرتي ھیں جیسے گنجان لگے ھوئے درختوں کي شاخیں ایک دوسری سے رگڑ

کھاتي رهتي هيں . درمیاني قسم کے نیک لوگ ، جیسے هم هیں ، گروہ در گروہ ملا کرتے هیں . مگر ایک کو دوسرے سے نفرت نه کرني چاهئے . بڑي بڑي گروهوں کو چھوٹي چھوٹي گروهوں کے ساتھ اچھي طرح مل جل کر رهنا چاهئے ؛ اور کسي سبب سے اونچي پھنگي کو یه خیال نه کرنا چاهئے که صرف ایک میں هي ایسي هوں جو زمین سے نهیں اُگي .

تمپلر

آپ نے بهت ٹھیک کها — تاهم ، آپ کو پهلے یه معلوم کرنا چاهئے که وہ کون لوگ هیں جنھوں نے سب سے پهلے اپنے انسان بھائیوں کي برائیاں کرني شروع کیں . کیا آپ کو معلوم نهیں که وہ کون لوگ تھے جنھوں نے سب سے پهلے اپنے آپ کو "خدا کے برگزیدہ بندے" کهنا شروع کیا تھا ؟ گو میں اُس قوم سے نفرت نهیں کرتا ، مگر اُن کي یه نخوت مجھے ایک آنکھ نهیں بھاتي ؛ اور یهی نخوت اُس قوم نے عیسائي اور مسلمان دونوں کو ترکه میں دي هے . نتیجه یه هوا که یه دونوں قومیں بھي ڈینگیں مارتي هیں که

صاف ان هي کا خدا سچا هے . آپ کو حیرت هوتی
هوگی که میں تمپلر هوکے ایسی باتیں کر
رها هوں : اول تو عیسائی ، اور پهر تمپلر ! مگر میں
یه پوچهتا هوں که اُن کا یه گمان که سچا خدا
صرف اُنهیں کے پاس هے ؛ اور اُن کا یه دینداراته
جنون که اپنے خدا کو باقی سب کے خدا سے بهتر
اور برتر سمجهیں اور ساري دنیا کو اُس کے ماننے
پر مجبور کریں ، یه سب باتیں کہیں ، کبهی اِس
زمانے اور اِس مقام سے زیاده بدنما صورت میں بهی
دکهائی دی هیں ؟ — کیونکه ایسا کون شخص
هے ، جس کی آنکهوں سے یهاں یه پرده نه اُٹهہ
جائیگا ؟ * خیر صاحب ، جانے دیجئے . جو چاهے
اندها بنا رهے ، همیں کیا . جو کچهه میں نے کہا
هے اُسے بُهلا دیجئے ، اور مجهے اجازت دیجئے .

ناتن

میرے نوجوان مهربان ، آپ کو نهیں معلوم کہ اب تو
مجهے آپ سے اور بهی زیاده ربط ضبط بڑهانا
چاهئے . اب هم دونوں کو دوست هو جانا چاهئے ، ضرور

هو جانا چاهئے —— آپ جتنا جی چاهے میري قوم سے نفرت کیجئے —— هم نے خود تو اپنی قوم کا انتخاب کیا نہیں . کیا اپنی اپنی قوموں میں صرف آپ اور میں هی هیں ؟ پھر قوم کسے کہتے هیں ؟ کیا عیسائی اور یہودي صرف عیسائي اور یہودی هی هیں ' انسان نہیں هیں ؟ —— هاں ! میں آپ کو ذات میں اپنے ایسے هم‌خیال شخص کو پا گیا هوں ' جس کے لئے صرف اتنا هی کافی هے کہ وہ صحیح معنوں میں انسان کہلائے !

تمپلر

هاں ' خدا کی قسم ' اُسے آپ پا گئے ' واقعی پا گئے ! —— بس پھر لائے هاتھہ ' مصافحہ کر لیں —— مجھے اس خیال سے شرم آتی هے کہ ایک لمحہ بھر کے لئے مجھے آپ کي نسبت غلط فہمی هو گئی تھی .

ناتن

اور مجھے اس کا فخر هے —— کیونکہ معمولی آدمیوں

کی نسبت کسی کو غلط فہمي نہیں ہوا کرتی .

تہپلر

اور غیر معمولي آدمیوں کو کوئی بھول بھی تو نہیں سکتا . ھاں ' ناتن اب ھم دونوں کو ضرور دوست ھو جانا چاھئے .

ناتن

دوست تو ھم ھیں ھي . اُھوھو ! اس سے میري ریشع کو کیسي کچھ خوشي ھوگي ! اھاھا ' میري آنکھیں بھي کیسا اچھا نظارہ دیکھ رھي ھیں ! کاش آپ اِس لڑکي سے واقف ھوتے !

تہپلر

مجھے خود بے حد تمنا ھے . -- مگر دیکھئے تو یہ آپ کے مکان میں سے کون نکلا چلا آ رھا ھے ؟ یہ آپ کي دایہ ھي ھے نہ ؟

ناتن

جي ھاں وھي ھے — کچھ گھبرائي ھوئي

آرهي هے !

تهپلر

خدا کرے هماري ریشع خیریت سے هو.

چهٹّا سین

[دایه جلدي جلدي آتي هے.]

دایه

ناتن ، اے ناتن !

ناتن

هاں ، هاں . تم اتني گهبرائي هوئي کیوں هو ؟

دایه

نائٹ صاحب ، معاف کیجئیگا : میرے آنے سے

آپ کي باتوں میں خلل پڑا .

ناتن

بات کیا ھے ؟ بولو تو .

دایه

سلطان نے تمھیں بلایا ھے — سلطان تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ھے — سلطان — خدا یا !

ناتن

مجھ سے ! — سلطان ! — غالباً میں جو کچھ مال اسباب لایا ھوں ، وہ اُسے دیکھنا چاھتا ھے . اُس سے یه کہلا دینا چاھئے که ابھي میرا لایا ھوا کوئي مال نہیں کُھلا ھے ، اور کھلا ھے تو بہت کم .

دایه

نہیں ، نہیں — وہ کچھ بھي نہیں دیکھنا چاھتا . وہ تو بس تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ھے : جتني جلدي ھو سکے .

ناتن

خیر، تو میں اُس کے پاس ہو آؤنگا — تم گھر جاؤ.

دایہ

حضور ناتن، میں عاجزي سے کہتی ہوں کہ ہمیں معاف کر دیجئیگا. یا خدا! ہم لوگ بہت پریشان ہیں کہ آخر سلطان کیا چاہتا ہے!

ناتن

جلد معلوم ہو جائیگا. تم گھر جاؤ.

[دایہ چلي جاتي ہے.]

ساتواں سین

ناتن اور تمپلر

تمپلر

تو معلوم ہوا کہ آپ ابھي تک سلطان سے

واقف نہیں ہیں : یعني آپ اُن سے کبھي ملے نہیں ؟

ناتن

کس سے ؟ — سلطان سے ؟ — نہیں ' اب تک ملاقات نہیں ہوئي . یہ نہیں ہے کہ میں اُن سے بچتا تھا . مگر میں نے کبھی اُن سے ملنے کی کوشش بھي نہیں کی : کیونکہ لوگوں کي زبان سے اُن کے بارے میں اتنا کچھ سنا کہ میں نے بے دیکھے مان لینا دیکھنے سے بہتر سمجھا . لیکن اگر وہ واقعہ ' جو آپ کي نسبت بیان کیا جاتا ہے ' صحیح ہے ' تو آپ کي جان‌بخشي کردینے سے —

تمپلر

جي ہاں ' بالکل صحیح ہے . میں اِسے کبھی نہیں بھول سکتا کہ اب جو میں جي رہا ہوں ' یہ زندگي ان ہي کي دي ہوئي ہے .

ناتن

اور اِس زندگي سے انہوں نے مجھے بھي دوگني '

نہیں بلکہ تگنی ' زندگی بخشی ھے . اب اس سے میرے اور ان کے تعلقات بالکل نئی قسم کے ھو گئے ھیں — صرف اسی سے انھوں نے مجھے ھمیشہ کے لئے اپنا حلقہ بگوش کر لیا ھے . میں اُن کی خواھش معلوم کرنے کے لئے سراپا فکر اور حیرت ھوں . میں ھر کام کے لئے تیار ھوں ' اور اُن سے صاف صاف اقرار کر لونگا کہ میں جو اس طرح ان کی خدمت کے لئے مستعد ھوں یہ صرف آپ کی خاطر سے ھے .

تھپلر

مجھے خود بھی کبھی ایسا موقع نہیں ملا کہ ان کا شکریہ ادا کرتا . یوں ھونے کو تو میں کئی دفعہ اُن راستوں کے پاس سے گزرا ھوں . جن سے وہ گزرے ھیں . معلوم ایسا ھوتا ھے کہ میرا جو اثر ان پر ھوا تھا وہ پیدا ھونے کے بعد جلد ھی مٹ بھی گیا . ممکن ھے وہ اب مجھے کبھی یاد بھی نہ کرتے ھوں . تاھم ' ایک نہ ایک دن تو یاد کریں گے ھی ' تاکہ وہ میری قسمت کا فیصلہ کر دیں . یہ کافی نہیں ھے کہ اب تک میں صرف ان کے حکم سے اور ان کی خوشی

پر جي رها هوں : اب مجھے یه معلوم کرنے کي ضرورت ھے کہ جو زندگي انھوں نے مجھے بخشي ھے اُسے آئندہ مجھے کس کي مرضي کے مطابق ڈھالنا چاھئے .

ناٹن

بہت ٹھیک . —— اچھا ، تو مجھے جلدي ھي ان کے پاس پہنچنا چاھئے . ممکن ھے —— شاید ، ان کے مُنه سے اتفاقیه کوئي بات ایسي نکل جائے جس سے مجھے آپ کا ذکر کر دینے کا موقع مل جائے . معاف کیجئیگا ، مجھے بہت جلدي ھے . — اب میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا . اچھا ، اب آپ همارے هاں کب آئیںگے ؟

ٹمپلر

جب اجازت ھو .

ناٹن

یه تو آپ ھي جب چاھیں تب ھو سکتا ھے .

ٹمپلر

تو آج ھي سہي .

ناتن

اور ، بے ادبي معاف ، آپ کا اسم مبارک ؟

تمپلر

میرا نام تھا — خیر یوں کہئے کہ — هے : کُرد فون اشتاؤفِن — کُرد .

ناتن

فون اشتاؤفِن ؟ — اشتاؤفِن ؟ — اشتاؤفِن ؟

تمپلر

آپ کو اس سے اتني حیرت کیوں هو رهي هے ؟

ناتن

فون اشتاؤفن ؟ میرا خیال هے کہ اس نام کے اور بھي کئي .....

تمپلر

هاں ، کیوں نہیں ۔ — ضرور تھے . اس خاندان

کے بہت سے آدمیوں کي هڈیاں یہاں پڑي گل رهی هیں . خود میرا چچا -- بلکہ کہنا چاهئے کہ باپ -- مگر آپ تو مجھے اور بھي زیادہ گُھورنے اور غور سے دیکھنے لگے : یہ بات کیا ہے ؟

ناتن

جي نہیں ، کچھ نہیں -- کچھ بھي نہیں . بھلا آپ کو دیکھنے سے میري کیونکر سیري هو سکتي ہے ؟

تمپلر

اچھا ، اب آپ جائے -- غور سے دیکھنے میں اکثر ایسا هوتا ہے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاهتي ہے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتي ہے . ناتن ، میں اس نظر سے ڈرتا هوں . بہتر یہ ہے کہ آپ میرے حالات کے معلوم کرنے میں تجسس سے کام نہ لیجئے بلکہ وقت اور موقعہ پر چھوڑ دیجئے .

[چلا جاتا ہے]

ناٹن

[اسے حیرت کے ساتھ دیکھتے ہوئے]

وہ کہتا ھے کہ "غور سے دیکھنے میں اکثر ایسا هوتا ھے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاھتي ھے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتي ھے" . یہ تو کچھ ایسا معلوم هوتا ھے کہ اُس نے میري رُوح کو کتاب کي طرح پڑھ لیا — سچ کہتا ھے . ممکن ھے مجھے خود کچھ ایسي هي صورت پیش آئے — وهي وُلف کا قد ' وهي چال ' وهي بالکل اُسي کي سي آواز . وُلف بھي تو اسي طرح سر هلاتا هوا چلتا تھا . وُلف بھي اسي طرح بغل میں تلوار رکھ کے چلتا تھا . بالکل اِسی طرح وہ بھي آنکھوں پر سایہ کرنے کے لئے هاتھ کو ماتھے پر رکھا کرتا تھا ' جیسے اپني نگاهوں کي بجلي کي چمک کو چھپاتا هو . اخوہ ' دیکھو یہ پُراني پراني باتوں کي یاد کس طرح هماري طبیعتوں کي گہرائیوں میں سوتي رهتي هیں ' اور کبھي کس وقت صرف ایک لفظ ' ایک لہجہ کے بدلنے سے وہ ایک دم سے جیسے جاگ اُٹھتي ھے !

کیا سچ مچ ایسا ہو سکتا ہے ؟ فون اشتاؤفن ! —
ہاں ، ٹھیک . فلنک اور اِشتاؤفن — ٹھیک ،
ٹھیک ! اچھا اس معاملہ میں میں ابھي اور غور
کرونگا . اب اس وقت تو صلاح‌الدین کے ہاں چلنا
چاہئے . مگر ، اُفوہ ! دایہ سن رہي تھي ! اے
دایہ ، یہاں آؤ !

آٹھواں سین

ناتن اور دایہ

ناتن

لو ، میں شرطیہ کہتا ہوں کہ اب تم دونوں کو
یہ معلوم کرنے کي اتني پریشاني نہیں ہے کہ سلطان
مجھ سے کیا کہنا چاہتا ہے ، جتنی کسي اور بات
کے کھوج لگانے کي فکر ہے .

دایہ

مگر اِس میں اُس بچاري پر کیا الزام ھے ؟ تم نے نائٹ سے اب اور زیادہ دوستانہ طریقہ سے بات چیت شروع کی ھي تھي کہ اتنے میں صلاح‌الدین کي طرف سے یہ کمبخت بلاوا آگیا اور ھم لوگوں کو کھڑکي چھوڑ کے ھٹ جانا پڑا .

ناٹن

اچھا تو اُس سے کہ دو کہ اب نائٹ کسی وقت کسي لمحہ میں آ پہنچیگا .

دایہ

سچ مچ ؟

ناٹن

دایہ ! میں سمجھتا ھوں کہ میں تم پر بھروسہ کر سکتا ھوں . مہربانی کرکے ذرا احتیاط رکھنا . تم کو اس کا پھل ملیگا . اِس معاملے میں تمھاري ضمیر کي تسکین کي بھي صورت نکل آئیگي .

مہرباني کر کے میري تدبیروں پر پاني مت پیھر دینا. تم اُس سے جو کچھ کہو یا پوچھو، ذرا سوچ سمجھ کے، آگا پیچھا دیکھ کے، سنبھل کے کہنا.

دایه

تمهیں یه بات اب تک کیونکر یاد رهي؟ اچھا، اب میں جاتي هوں، تم بھي جاؤ. وہ دیکھو، معلوم هوتا هے کہ سلطان کا دوسرا قاصد بھي تمهیں بلانے کے لئے آ رها هے. وہ دیکھو، تمهارا درویش، تمهارا حافي اِدھر هي کو آ رها هے.

نواں سین

ناتن اور حافي

حافي

اخاہ! میں تمهاري هي طرف جا رها تھا.

ناتن

کیا واقعي ، ایسا ضروري کام هے ؟ آخر وہ مجھ سے کیا چاهتا هے ؟

حافي

کون ؟

ناتن

صلاح‌الدین — میں اُسي کے پاس جا رها هوں.

حافي

کس کے پاس ؟ صلاح‌الدین کے ؟

ناتن

کیا تم صلاح‌الدیں کے بهیجے هوئے نهیں آ رهے هو ؟

حافي

کیا کها ؟ میں ، صلاح‌الدین کا بهیجا هوا آیا هوں ؟ — نهیں جي ، بالکل نهیں . کیا اُس نے

تمھیں بلایا ھے ، آیں ؟

ناتن

ھاں ، بلایا ھي تو ھے .

حافي

تب تو معلوم ھوتا ھے کہ داؤں چل گیا !

ناتن

داؤں کیسا ، حافی ؟

حافي

لے اب بتاؤ اِس میں میرا کیا قصور ھے ؟ خدا جانتا ھے میرا کوئي قصور نہیں ھے . وہ کون سي بات ھے جو میں نے نہیں کہي . تمہاري نسبت کتنا کچھہ جھوت بھي بولا کہ کسي طرح یہ بات تل جائے !

ناتن

کیا بات تل جائے ؟ یہ کس چیز کا ذکر کر رھے ھو ، بھئي ؟

حافي

اس کا کہ اب تم سلطان کے خزانچی ہو جاؤگے . مجھے تم پر رحم آتا ہے - مگر اپنی آنکھوں سے یہ نہیں دیکھنا چاہتا . میں ابھی ابھی جاتا ہوں —- تمہیں خوب معلوم ہے کہ میں کہاں جاؤنگا ' اور کس راستے سے جاؤنگا . اچھا یہ بتاؤ کہ میں جہاں جا رہا ہوں ' وہاں میرے لائق کوئی کام ایسا ہے جس سے میں تمہاري خدمت بجا لا سکوں ؟ میں تمہاري خدمت کرنے کو تیار ہوں . بس اتنا خیال رکھو کہ مجھ پر اتنا ہی بار ڈالنا جتنا مجھ جیسے ایک کمبخت ننگے آدمي سے سنبھالا جا سکے . بس میں جاتا ہوں . بتاؤ تمہاري کیا مرضي ہے .

ناتن

حافی ' ہوش کی باتیں کرو . میري تو خاک بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ تم یہ کیا بک رہے ہو .

حافي

تم اپنی روپئے کی تھیلیاں تو اپنے ساتھ لے ھی جاؤگے .

ناتن

میري روپئے کی تھیلیاں ؟

حافي

ھاں ھاں ' آخر تمھیں سلطان کو کچھ روپیہ قرض دینا ھوگا کہ نہیں !

ناتن

بس اتني ھي بات تھي ؟

حافي

تم ھي ذرا انصاف سے کہو کہ وہ ھر روز تمہارے صندوقوں میں سے روپیہ نکال نکال کے تمہیں بالکل کنگال کر دے ' اور میں چپ چاپ دیکھا کروں ! آیں ؟ تم ھي کہو ' مجھ سے کیسے دیکھا جا سکتا ھے کہ وہ اپني فضول خرچي کے لئے ھر وقت

دل کھول کے خزانوں میں سے روپیہ قرض لے جائے ، اور اتنا لے ، اتنا لے ، اتنا لے کہ خزانوں کے چوھے بھي بھوکے مرنے لگیں ؟ ایسی حالت میں ، کیا تم سمجھ سکتے ھو کہ جس شخص کو تمہارے روپیہ کي ضرورت ھو وہ تمہاري نصیحت پر عمل کریگا ؟ — ھاں ، وھي تو تمہاري نصیحت مانیگا ، ضرور ! ھمارا صلاح الدین بھلا کبھي کسي کي نصیحت سنا کرتا ھے ؟ جانتے ھو ناتن ، آج میں نے سلطان کو کیا کرتے ھوئے دیکھا ھے ؟ بتاؤ .

ناتن

ھاں ، کیا دیکھا ؟

حافی

آج جب میں اُس کے ھاں گیا ، تو وہ اُس وقت بیٹھا ھوا ستہ کے ساتھ شطرنج کھیل رھا تھا . ستہ شطرنج خوب کھیلتي ھے ۰ صلاح الدین نے یہ سمجھا کہ مجھے مات ھو گئي . اور سمجھا کیا ،

اُس نے کھیل ختم ھي کر دیا . مگر بساط میرے پہنچنے تک یون ھي بچھي تھي -- میں نے جو اُسے غور سے دیکھا ' تو معلوم ھوا کہ ابھي کھیل ختم نہیں ھوا —

ناتن

اُھو ھو! تم تو بڑے خوش ھوئے ھوگے کہ بڑي چیز ھاتھ آئي .

حافي

ھاں ' بس اتني کسر تھي کہ اگر سلطان اپنے شاہ کو آگے بڑھا کے پیادے کے پاس لے آتا ' تو آساني سے شہ رک سکتي تھي -- ارے وہ تو اتني صاف چال تھي . لاؤ ابھي نقشہ بناکر دکھا دوں!

ناتن

نہیں مجھے اس میں کچھ شک نہیں ' ضرور ھوگي .

حافي

اچھا ' اور کیا : رخ سے راستہ روک کے ستہ کو

مات دي جا سکتي تهي . — خیر ، میں نے سلطان
کو سمجهایا کہ ایسي ایسي چال بڑاهي هے ، اور
میں نے اس سے کہا کہ — سوچئے تو !

ناتن

اور غالباً اُس نے تمہارا کہنا نہیں مانا ،
آں ؟

حافي

کہنا مانا ، خوب ! ماننا کیسا ، میري بات
تک تو سني نہیں ، اور مارے غصے کے اُتها کے
بساط پٹک دي !

ناتن

سچ مچ ؟

حافي

اور بڑے زور سے کہا کہ "هارنا هي چاهتا
هوں ! " یہ لیجئے : هارنا چاهتا هوں کي خوب
رهي ! بهلا یہ بهي کوئي شطرنج کهیلنا هوا ؟

ناتن

واہ ری شطرنج! یہ بازی کیا ہوئي ' مذاق ہو گیا .

حافي

اور شرط بھي یہ نہیں کہ ایک حقیر ہي کي کوڑی کي ہو .

ناتن

ارے میاں لعنت ہے شرط پر؛ شرط چیز ہي کیا ہے — مگر تمہاری نصیحت پر کان دھرنا — تمہاری بات نہ سننا ' اور وہ بھي اتنے بڑے معاملہ میں؛ پھر تمہاری عقاب کي سي آنکھ کي داد نہ دینا : یہ غضب ہے . اِس کا تو ضرور بدلہ لینا چاھئے ' آیں ؟

حافي

اُنْھ ' میں نے تو یہ واقعہ تم کو اس لئے سنایا تھا ' کہ تم اُس کے مزاج کا اندازہ کر سکو . غرض

یہ کہ اب میری اور اِس کی کسی طرح نہیں
بن سکتی ۔ یہاں میں اِن موٹے تازے چکنے چپڑے
لوگوں کے ہاں گھومتے گھومتے چکر لگاتے لگاتے
پریشان ہو گیا کہ شاید اِن بھلے مانسوں میں سے
کوئی اُس اللہ کے بندے کو روپیہ قرض دے دے ۔
اور تم جانتے ہو، میں نے اپنے لئے کبھی کسی
کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا ؛ اِن حضرت کے واسطے
مجھے یہ بھی کرنا پڑتا ہے ۔ ارے میاں، قرض
لینے اور بھیک مانگنے میں کچھ فرق تھوڑا ہی
ہے ۔ اسی طرح قرض دینا، اور وہ بھی بھر پور
بیاج پر، چوری کرنے سے شاید کچھ ہی اچھا ہو
تو ہو ۔ بس اب گنگا کنارے ہی چلنا چاہئے ۔
وہاں جو میرے داتا ہونگے اُن کے واسطے نہ
مانگنے کی ضرورت ہوگی نہ دینے کی ۔ بس گنگا
کنارے ہی اصلی انسان بستے ہیں ؛ ہاں بس،
گنگا کنارے ۔ اور میں سچ کہتا ہوں، یہاں کے
سب رہنےوالوں میں صرف تم ہی ایک ایسے
ہو جو وہاں جا کے بسنے کے لائق ہو ۔ چلو، میرے
ساتھ چلے چلو : یہ اپنا روپیہ بھی چھوڑو، اور

سلطان کو بھي دور سے سلام کرو . اور وہ تم سے چاھتا ھي کیا ھے ' بس یہي چمکتي دمکتي تکلیاں اور کیا . اور دیکھہ لینا وہ آخر کار تم سے لے کے رھیگا . اِس سے یہي اچھا ھے کہ اُس جھگڑے کو ختم ھي کرو ' اِس کا پاپ ھي کاٹ دو . میں تمھیں حاجي کا چغہ دے دونگا . آؤ چلو ' چلیں یہاں سے .

ناتن

نہیں حافي ' ایسي کیا جلدی پڑی ھے ' جب چاھینگے چلے جائینگے : یہ تو ھر وقت ھو سکتا ھے . تو ذرا صبر کرو : میں اتنے اس معاملے پر غور کر لوں .

حافي

ھائیں ' غور کیسا ! ایسي باتوں میں سوچنا ھي کیا ؟

ناتن

اچھا اتني دیر تو دم لو کہ میں ذرا سلطان کے

ہاں ہو آؤں، اور اُسے آخری سلام کرتا آؤں .

حافي

جو اس طرح دَم لیا کرتا ہے وہ اصل میں ٹالنے کے واسطے بہانے نکالتا ہے . جو ایک دم سے اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ بس اب میں آزاد ہوکے رہونگا، وہ ہمیشہ دوسروں کا غلام رہتا ہے . جو تمہارا جي چاہے کرو، بھائي . لو ہمارا تو سلام ہے : خدا حافظ ! میرا راستہ یہ ہے، اور تمہارا وہ .

ناتن

مگر حافي، جانے سے پہلے خزانہ کا حساب کتاب تو تمہیں ٹھیک کرنا پڑیگا .

حافي

اُہو ہو ہو، کیا کہنے ہیں حساب کتاب کے ! میرے صندوق میں جتنا روپیہ بچا پڑا ہے وہ گننے جوگا ہي نہیں . رہا حساب، سو اُس کے ضامن ستہ اور تم ہو . خدا حافظ .

[چلا جاتا ہے .]

ناتن

[حافي کو جاتے هوئے دیکھ کر]

هاں ، بے شک . — بڑا اکھڑ — مگر بهت هي
شریف هے ! — ارے حافي ، اب اور کیا کهوں —
سچا فقیر هي اصلي بادشاه هے !

[ناتن بھي دوسري سمت میں چل دیتا هے .]

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

لمحے میں آ پہنچیگا ." اس کے یہی معنی ہوے
نہ کہ بہت جلد آئیگا ؟ ایک کیا ' اتنے سارے
لمحے یوں ہی گزر گئے ! مگر ہاں ' میں جو
ناحق گزرے ہوے لمحوں کا خیال کر کر کے اپنا دل
تھوڑا کئے جا رہی ہوں ' اس سے تو یہی اچھا ہے
کہ اپنے جی کو ہر آنے والے لمحے میں لگا دوں :
آخر کبھی نہ کبھی تو اُس کے آنے کا لمحہ بھی
آ ہی جائیگا ' ایں ؟

تم نے یہ سوچا کہ میرے جو پیارے یہاں ہیں اور جنھیں میں روز دیکھتی بھالتی ہوں، جن کی باتیں سنتی ہوں، جن کے ساتھ میرا اُٹھنا بیٹھنا ہے، میرا دل اُن کے واسطے نہیں تڑپیگا ؟

دایہ

نا بی‌بی، تم چاہے جو کچھ کہو، خدا کی باتیں خدا ہی جانتا ہے. لے بھلا اب کسی کو کیا خبر ہے جو تمہارے اس بچانےوالے کو خدا جس کے لئے وہ اپنی جان لڑاتا ہے، اسی واسطے یہاں بھیجا ہو کہ تم اسی کے ہاتھوں ایسی جگہ اور ایسے لوگوں میں پہنچو جن میں تمھیں اپنی عمر گزارنی ہے ؟

ریشع

اچھی دایہ، تم آخر کب تک ایسی باتیں بنایا کروگی ؟ تمہارے دماغ میں خدا جانے کیا کیا اُلٹی سُلٹی باتیں بھری ہوئی ہیں. لو اور سنو، اُس کا خدا ! جس کے لئے وہ جان لڑاتا ہے ! واہ کیا خوب ! ! بھلا خدا بھی کسی کا بندھوا ہے ؟ نہ جانے وہ

کیسا خدا ھے جسے کوئي یہ کہ سکے کہ بس میرا ھي ھے اور کسي کا نہیں . اور کیا اُسے کسی خاص بندے کي بھي ضرورت ھے کہ اُس کا فوجدار بنا پھرے ؟ اور یہ تو ظاھر ھے کہ جہاں جس کا نال گڑا ھو وھیں کا رھنا اس کي قسمت میں لکھا ھوتا ھے . جو یہ نہیں ' تو کیسے معلوم ھو کہ زمین میں وہ کون سي خاص جگہ ھے جہاں ھمیں رھنا بسنا ھوگا . چھي چھي ! دایہ ' جو ابّا تمھیں یہ کہتے سن لیتے تو کتنے خفا ھوتے ! اچھا ' تم ھي ایمان سے کہو ' اُن بچاروں نے تمھارا کیا لیا ھے جو تم ھمیشہ ناحق بن ناحق یہ کہا کرتي ھو کہ میري خوشی اسي میں ھے کہ میں ان سے دور رھوں ؟ اُنھوں نے آخر تمھارا کیا بگاڑا ھے جو تم ھمیشہ کوشش کر کر کے اپنے نہ جانے کیسے کیسے پھول پتے اور گھاس پھونس لا لا کے عقل کے اُن بیجوں میں ملا دیا کرتي ھو جو ابّا نے میري روح میں بو دیئے ھیں . اچھي دایہ ' یہ نہ سمجھنا کہ وہ تمھاري رنگارنگ کلیوں کو میرے دل کي زمین میں خوشي سے کھلنے دینگے . اور ھاں ' یہ بھي سن رکھو